

DATA ENTERED

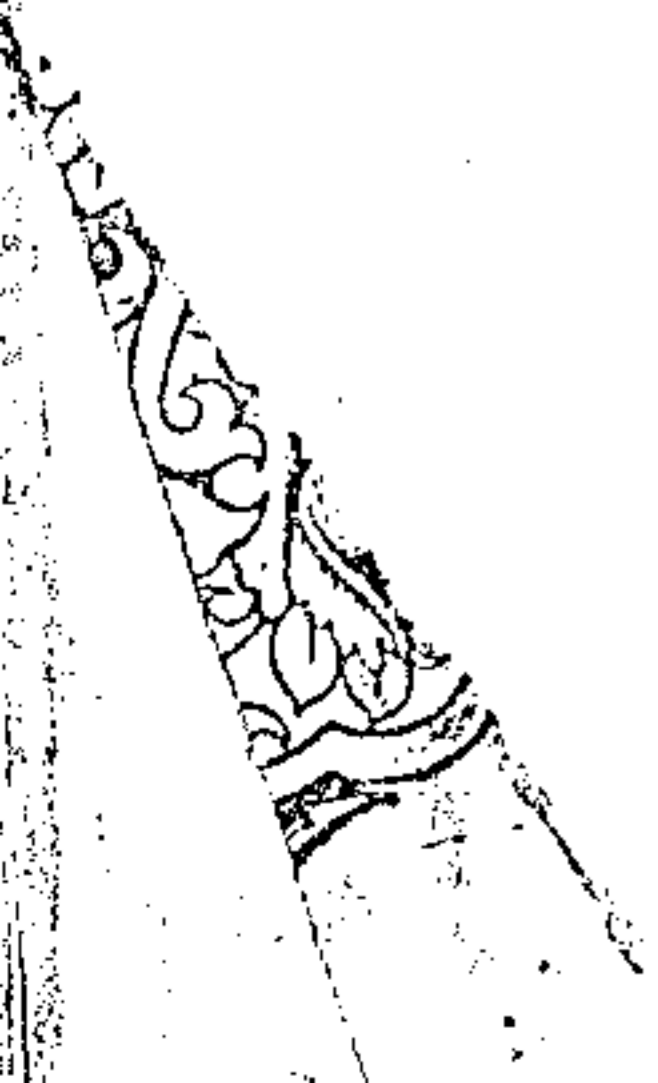


گلزار  
235  
توسلی علیہ السلام

زرکبینی ناشران قرآن پاک کشمیری بازار لالہ پورہ



REVISED AND



ما شاء الله لا قوة الا بالله

الحق المصطفى

يعني

كلارو می جلیب

من علام حسین

تجلیت

مورد شہید عالم پر حسین ۶۹۱

۱۹۹۲ء

# مذہبی مطبوعات

۱۸۰۹۱

فتوح البغیث | تصنیف شیخ عبدالقادر جیلانی والیے جیلان

کیمپ کے سعادت | امام غزالی فلسفہ اخلاق و تقصوف اور عقائد کے حید

خوش الا عظم کی پر لاندوال مقالات کی کتاب جو تشنگان علم و معرفت اور طریقت اور مسائل تقصوف کا بے بہا خزانہ ہے۔ فیض یابی نے کئے لئے ہر مسلمان کے گھر اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت - ۲/- روپے

اور جیلان فقہ عالم گذرے ہیں تاریخ انسانی نے مشرق مغرب میں ان کے پایہ کا ایک بھی فلاسفر و مفکر اعظم پیدا نہیں کیا۔ یورپ میں امام غزالی کی تصانیف کو انتہائی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی تمام کتابیں یورپ کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ان تصانیف میں کیمپ کے سعادت انفرادیت کی حامل ہے جس میں اجتہاد اور آزادی رائے کے زیر اثر اسلامی فلسفہ کو عقلی استدلال و بنا کے خیال نقطہ فہم و ادراک کی سطح پر پہنچا ہے۔ سنجیدہ اور پڑھنے کے طبقہ کیلئے دعوت عمل ہے۔ بہترین کتابت و طباعت۔

جنت کی کنجی | اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ہے کہ نیک بندوں کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں مگر جنت کی کنجی حاصل کرنے کیلئے کتاب جنت کی کنجی ضرور پڑھیں۔ اس میں اسلام کے حقوق کی نگہداشت ارکان عقائد پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے عمل پسند حضرات کے لئے حصول جنت ہے۔ قیمت ۱/۲۵ روپے

جنت کی کنجی | اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نیک بندوں کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں مگر جنت کی کنجی حاصل کرنے کیلئے کتاب جنت کی کنجی ضرور پڑھیں۔ اس میں اسلام کے حقوق کی نگہداشت ارکان عقائد پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے عمل پسند حضرات کے لئے حصول جنت ہے۔ قیمت ۱/۲۵ روپے

خوش الا عظم پرانی پینا اور والی | قیمت - ۱۰/- روپے

کا شخصیت سے کون واقف نہیں۔ اسلام کی میچان ہر رنگ میں اور اسلامیات پر مکمل روشنی ان ہی بزرگان دین جناب شیخ الا عظم جیلانی کی تصنیف تحفہ دستگیر ہے ہر نقطہ پر بحث کی گئی ہے اور تمام علماء کے نزدیک غنیۃ الطالبین کا اردو ترجمہ صحیح ترین ہے کیونکہ یہ ترجمہ مشہور ادب نواز ڈاکٹر اے آر قریشی اور اربان سرحدی مرحوم کے قلم سے ہوا ہے اس ترجمہ کی اہلیت بھی بہت زیادہ ہے۔ ہر یہ صرفاً نو روپے ۹/-

## ارکان اسلام (کامل)

اسلام کے ضروری ارکان پر احادیث نبوی کے حوالوں سے مزین کتاب جس کا ہر موضوع اپنی وسعت و ہمگیری جامعیت افادیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے قیمت ۲۵/- روپے علاوہ مصروف لٹریچر

بازار لاہور















جانا جہ فرعون نے ایسے سب سے مقبول  
 سجدہ کرنے کے لئے جو لوگ اس سے شہید  
 ہو کر اسی جہ جنت کے لئے سجدہ  
 کیا اور جنت میں نہیں لے سائے منظور  
 نہیں رہا اور اس لئے کہ اس لئے حال  
 اور نہ اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 تو اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 زب نہ اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 جے سادگی کے لئے اس لئے کہ اس لئے کہ  
 بہت شایا اور اس لئے کہ اس لئے کہ  
 کسی ایسی حکیم و آیا وقت قریب

طمان نہ وحدت رب کے لئے کہ اس لئے کہ  
 اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 باقی دے سب کے لئے کہ اس لئے کہ  
 رازق جانوں کے لئے کہ اس لئے کہ  
 حیوان کے لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 تینوں سالوں کے لئے کہ اس لئے کہ  
 میرے لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 مرزا اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 اک ل اندر اس لئے کہ اس لئے کہ  
 مظلومان کے لئے کہ اس لئے کہ  
 اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ

### خواب ویدن فرعون

اک رات فرعون نے دیکھا اندر خواب  
 سب سے اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 کلی جس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 کھڑی اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 اور اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 نائے اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 رکھ آئے اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 لگی اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 دینا اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 دیکھا اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 سب سے اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 کھڑی اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ

نکلیا شعلہ آگ اور دیکھا مویا بنیاب  
 وچہ اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 محل اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 تخت اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 تخت اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 جہوں اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 جہاں اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 دو اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 رت اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 و لو اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 دیکھا اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ  
 کہ اس لئے کہ اس لئے کہ اس لئے کہ



و کچھ کتاب بخو میانی دستھی ایہ تبہیر  
 مروے گا پاک مہر و چہ لڑ کا پیداوار  
 بیٹھے پتری فوج لے غالب موسیٰ اور  
 اوسدی پاروں تکرہ لے اوسدی وڈا زوال  
 سنہاں جدر فرعون نے ایہہ تبہیر میان  
 سد منگایاں شہر قفس ایال اوس تمام  
 جو کوئی عورت حاملہ سبطیاں اندر ہو  
 جہکولی لڑکا اونہاں لہو وے پیدوار  
 لڑکی مول نہ کسے دی سرگز بار و آب  
 سجد و ایمال لول سد کے کتا حکم سنا  
 جسے میرے حکم دی خوب پستی کھیل  
 قفس کو تارہ و ایمال کبھی ایہو کار  
 قدرت ہوئی رب دی حکمت خاطر حکم  
 کسی زرار الیٰہنہاں قفس سطلی ہو گئے فوت  
 کہیں لگے فرعون لول پاک دن قسلی آر  
 چھوٹے بچے اونہاں کے زندہ کیے قتل  
 جہک وادھا اونہاں لہو تکرہ و تارون  
 گوا گویرا آب لول سنا پوسی سب  
 ایگل سن کے فرعون لول گیا اول قیاس  
 کہن لگا پاک سال لے لڑکے کرو معاف  
 اس قفس بعد فرعون لے لکھا ایہ سمول  
 اندر سال معاف دے قبیال ہی ہارون  
 قتل کرے جس سال وچہ ازہ مروود لیسم  
 و وہاں لول تبہیر کی بخشی پاک خب سا  
 بنا کیستہ جس سال لول جہرے پختل

سند کے پچھے اوسدے مہر امیر وزیر  
 اسر کی قوم قفس و و اقبال کار  
 اک انکلا تکرہ قفس با و تارہ لسی کھورہ  
 تو مہر میں اوہ جہو کی لسی ملک سہماں  
 فکر یہاں اول اوسدے کنت گیا شیطان  
 حکم سنا یا سجد لول سنول خواص تمام  
 سر و کم اوسدے گل دی پوری خبر کھو  
 اوسے و لے اوسنول جلدی دینا مار  
 نال محبت اوسنول پان مانی باپ  
 پتر امیر ایلیاں جہرے وہیو گو آر  
 دلیساں ہیٹ انعام دین نہیں تال کر ل  
 ستم زرار الیٰہنہاں لگا دتا مار  
 اندر انہر ایمال پئی و بار عظیم  
 فکر یہاں اقبطیاں غالب مہر کی موت  
 پسی و با وچہ سبطیاں دے موت کھیا  
 و وے مارے موت لے مہر لول سنج تمام  
 با حوا اونہاں لے اساندری خودت کر سون  
 تو کھی گھر وچہ بیٹھے زبن بسماں رب  
 خناساں دی بات لول سیندے سن خناس  
 قتل کرو پاک سال لے حکم سالوس صاف  
 سال جہرے لے سال لے لے قتل  
 بھائی نبی کلیم دا و طاہت خناسون  
 تمہا اوسے سال وچہ موسیٰ نبی کلیم  
 قادر دی تقدیر لول سکدا کون سا  
 پچھے رب لے رحیم اوسے سال











## تولد شہدین حضرت موسیٰ علیہ السلام

پاک دن گھر وچہ اپنے مائی بنی کلیم  
 نرم جہسا کچھ دروزہ محکم ہو یا آہ  
 عرش فرشتے تک روشنی موسیٰ وچہ جہان  
 روشن گھر گھران دا ہو یا نور و نور  
 اپنی سسی فرعون دا دل وچہ خوف کمال  
 جیکر کوئی آگیا کرن تلاش پلید  
 کرے دعائیں رہنوں یارب پاک خدا  
 بیٹھی اسے فکر وچہ سہی حضرت خاتون  
 پورے اوپر کھڑے سن بی بی سنی آواز  
 تیرے ہاتھوں کس لوں و سال میں حوال  
 اچھ گل اکھ زبان تھیں بی بی قدر تلبند  
 خالی ویک نمودرتے دتی پاک پھر ہا  
 والی لوں سدروائیکے معلوم کیتا حال  
 و کھا وچہ تند و رڈے و نہال پائے کھا  
 حال اوہ سارے دیکھ کے و کھوں ہو کھو  
 یا بی جہات تنور وچہ بی بی نال مصال  
 قدرت رب میں ہو کئی کنش ٹھنڈی کھا  
 ویکہ حضرت خاتون نے اندا شکر و بجا  
 سو نہ ہر قسم عزیز و لایا سینے نال  
 کس تا کرم کمال تدرہ ہا ہر حد میان  
 اپنی طرفوں بیت لوں مسطی ساک میں مار  
 پھر کھی تدرے پالنا میرا اچھ ہمزین  
 بیٹھی اسے فکر وچہ کردی سو وچہ و چار

روٹیاں بیٹھیکا وندی سنتوں پار فہم  
 اوسیوٹے جیساں موسیٰ بنی خدا  
 نازل ہو یا زمین کے چن بالا آسمان  
 حضرت خاتون دیکھ کے بہت ہوئی مشکو  
 روز سپاہی آیکے گھر گھر کرے بھال  
 دیکھ میرے فرزند لوں کرن رہا پسید  
 بیٹا میرا نہیں لوں ظالم کنوں بجا  
 آگے دیکھن واسطے اوہ کافر ملعون  
 آگے یارب تدرہ میں ہو رہا نہیں سراز  
 تو ہاں میرے بیت و احافظ میں ہر حال  
 بلندے وچہ تنورے وال و تا فرزند  
 اچھال تائیں آگے ظالم اہل جفا  
 کہن لگی وہ دیکھ کے شہزاد لوال  
 بی بی تائیں دیکھ کے چلے گئے بد وقت  
 ہا حضرت خاتون نے وٹھا آن تنور  
 کنش وچہ کھید والا کا امن امان  
 جو نکرا ویر خلیل سے نار موسیٰ گلزار  
 یا کے سمجھ تنور تھیں کھڑا لیا او کھا  
 قدرے تیری ذات تھیں یارب حل حلال  
 یارب تیری قدر لوں میں صدقے قربان  
 فضلوں پھر خباب تھیں ما تدرہ و بار  
 تیرے ہاتھوں مارا کاتون کرے کچور  
 نالے خوف فرعون تھیں لوں کے زار و زار



اور سے وقت خاتون اول رب کیتا اہما

جیونکر شاید حال سے بدی پاک کلام

فَاَوْحَيْنَا اِلٰى اِمِّم مُّوسٰى اَنْ اَشْرَحْ صَعِيْدِهٖ جَ فَاذْا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقَيْتِهٖ فِي الْمِيْمِ  
وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي جَ اِنَّا مَرٰدُوْهُ الْاَلَمَكُ وَجَاعَلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

یعنی طرف خاتون اولیٰ بھیجا حکم خدا  
جاں پھر سنوں اور سدا ہونے خوف ہلال  
خطرہ نہیں نہ اور سدا نہ ہو ویں دلگیر  
اسیں لیا وال پرست کے استوں تیر کر کوں  
سنکر حکم خدا تمیلا بی بی صاحب دین  
رات پئی اتالی بیچہ کے کر دی اچھ بچو نہ  
را لورات مند و چھ دیوے اور ہنار  
نکل گھسوں تر کھان لوں چلی جدول بلان  
شکل و ڈیرے سے روئی پھٹال چہ مختیار  
کہیا اوس لوں سدا کے بھائی اوستا کار  
بہت اچھا فرمایا حضرت جبرائیل  
سارا کم صندوق و اکیتا ترت تیار  
ہو رہا وایت اس جگہ سگی پاک مشہور  
اندا حد خاتون کے اور تر کھان بکلا  
معلم ہو گیا اور سنوں سارا حایل احوال  
ستر مہراں پختیاں اور سنوں قسم چوا  
نالے اوس تر کھان لوں ستر مہر نکال  
جا کہ مسائے اوٹھائے کیر لے و سدا  
و سناں جے فرعون لوں میں یہ نصبت کا  
کر کے قصد فرعون دل مریا جڈل تیار  
گل نہ مہر لوں نکلا می ہو یا سخت حیران  
پھر چلیا پھر ہو گیا گنگا اوسے دم

اچھ چوائے بالی اول اپنا وودھ پلا  
ویوں اوس فرزندوں و چہ دریا کے مال  
لے تم ہو گئے اور سنوں والی و سنی چہ نہ  
کر ان مہر اور سنوں بیمانا جو چہ لوں  
موتی کر دلا بے کے کیتا اولوں تقسیم  
گھمے جے تر کھان کو صاحب عقل پیر  
یا اوس و چہ فرزندوں دیوال ندی لڑا  
خبر اسل فرشتہ آیا بن تر کھان  
جا تا با بی لی دیکھ کے بے ایہ کوئی سجاد  
کر دے یک مند و چھ سنوں جلد تیار  
آ کے گھر خاتون دے ترت کشتی تمہیں  
کنڈے بے بے لے کے گیا اور اسی دار  
و چہ خلا سے اپنا جیونکر بے بند کر دے  
یک ہمسایہ و نہا نرا اور سنوں مہر گیا  
گی بی جاتا مثال ایہ دیوے بھیت نکال  
بصیت اسادا کے لوں با کیر سن چہ  
اجرت دے کے کو با بری اور اسی مثال  
گھر جانے رہت ہو گا کرن و چار  
و دی دولت بچہ لوں کسی اور العام  
گنگا کیس تار بے لوں کھیں لاچار  
تو یہ کشتی جڈوں پھر کھولی رب زبان  
کران روایت سدا و فرعون سنوں ہو کم



ہوئے بعد بدینت اوہ مول نہ سکرا بول  
 پھر سچے رب کے لیے آیا ایمان  
 پہلے نبی کلیم واپس آیا یہو مرید  
 مانی نبی کلیم لول خوب نوبول و سوال  
 کیتا نرم صندوق لول روئی مسرہ و چھا  
 آخر اوہ صندوق کر کے بچا بہت  
 مریم بھین کلیم وی جی جو  
 مگرے مگر صندوق کے کوئی رنج و مصان

جال پھر تائب ہووندا کرا سخن اول  
 دیکھو نبی دا مچرہ ہو یا مسلمان  
 دیکھو تماشا نہ قدر کی لبیا ایمان خرید  
 اوپر سونار لشمی و تارک رو مال  
 لائے غطر کلیم لول و تا و چہ سوال  
 رو سونار و چہ پیل کے بی بی نے فرزند  
 حضرت خالول او سنول کیتا اہ فران  
 جیوں ایہ ایت رب کے بچی و چہ فران

وقالت لا خیرہ قصیدہ نبضات سخن جناب و ہکا کیشہ عربیہ

یعنی بھین کلیم لول کہندی او سدی مار  
 پاسول یا رسول و یکدی کوئی کی صمان  
 حیرت خالول کے و چہ دریائے تیل  
 اول اوکی دریائے تھیں کی اک نروان  
 روز ہو کے اوہ صندوق تھل کنول وریا  
 ٹکریا اوہ صندوق نال محسول ووار  
 کافر اول دم تخت کے بیٹھا ورج محل  
 جلدی بی بی اسپی بھی فرعون بھین  
 کیا و بھین صندوق پاک لگانا ل دیوار  
 لگا پھرن صندوق لول وہ کافر فرعون  
 پھرنائے ایمان وانا لارب منظور  
 پھر نبی بی اسدی رب وہی برکت نال  
 کافر صندوق لول کھولن لگا آہ  
 پھر نبی بی بی اسدی بھین کلیم لول  
 و بھین صندوق لول لگا سورت  
 ایسی صورت او سنول نبی رب منظور

مگرے مگر صندوق کے لول کی مگر کی جار  
 کافر کے نہ و سدی کیتی مول کھمان  
 پاوتا صندوق اوہ کر کے بڑی و تھیل  
 اوکی اوپر فرعون وانا محسول مکان  
 اوکی پھر کے و چہ اسپا جینا حکم خدا  
 وانا ک اوہ صندوق کے ایسی کھکار  
 کٹس او سدی اسپا اوہ آوارہ چل  
 آئے اوڑ محسول بھین ول و چہ کر لقیں  
 کھیں ساوی سپا کے واکھکار  
 نٹھا وور صندوق اوہ مٹھنہ و کے لول  
 اوہ صندوق فرعون بھین تاپس ہو گیا اور  
 پاسے کے سدی صندوق لول آنا جلد نکال  
 لول نہ کھلا اوکی بھین سورہ سا بھول لول  
 اوہ صندوق فرعون لول بھین لول لول  
 ہو کے و سدی سا کے و لول نہ سکد اچند  
 گھبر سا فرعون و ہو گیا لول و لول



# حکایت و شرفِ فرعون

اسی باس وھی فرعون دی موسیٰ پانچویں  
کارن کرن علاج دے اے کی حکمت  
م فرسند بچھریاں کھیلے کن والی  
اس روگن دے روگ واکوئی نہ ہو ووا  
جاسی مرنی تمام یہ لبیا و سدھی و میال  
نبی کلمہ صندوق تھیں مویا جارا طہار  
نال محبت چاوندی و شرف فرعون  
لگا او سدے ہان کے اوسرا جہیل لعاب  
ٹی ٹی آسید ویکھے کے بہت ہوئی خوجال  
اس لڑکے وال لہال وچہ کیٹی مری تاثیر  
صاحب و دے کمال دامونہ الیہ کے علم  
گے فرعون نعین دے ناما کوئی فرزند  
سل بچوئی آکھدے مرنی سنو سے کار  
تیریاں اپہ و دیاسیاں و سی کھول تھاکم  
اسدے قتل کران تھیں نہ کرے کر دیر  
اپہ لگ سن فرعون پھریاں اسیہ باس  
بیتوں کھیا بچھریاں قتل کرے اپہ لگ  
بی بی کہیا اسانوں نہیں یہ بات قبول  
یے فریاں نہ جایدا جائے فرمالی وار  
م کھے لگ کے او نہا تھے اسکول ہول ناما  
اپہ خیر قرآن وچہ وئی جسک جلال

بہن مرن تھیں چھریاں لہاسی ہی بہار  
اپہ و سدھی مرنی لول آخر نہ کرن ووا  
کہن بچھریاں مویا و لہاسی اہمہ احوال  
زندہ شہرک کی سی نسل کنوں وریا  
حل پذیرا دیکھے قدرت جل جلال  
سورہ مری صورت ویکھے کے مرنی کرے بہار  
حضرت موسیٰ او سکھے لالال رنگا و مرنی  
مرنی تھامی ہوئی اوساری وور شتاب  
کس لگی فرعون لول بہت محبت نالی  
جس تھیں تیری دھی واما ہو گیا اس شہر  
سٹا کر کے پائے الہ سویرا مستصوم  
سٹی بھلا لول ایہ بات اوس بہت ہو یا خور  
اپہ لڑکے کال لڈی رٹی کسے تھوار  
تھکے جاسی تکرہ وار من نہ و سی تمام  
جے من قتل نہ ہو تھیا بچھریاں تھاکم  
م کر حال بہت نارندال وچہ کرے تھیاں  
اپہ لڑکے کا و تھیں کسی تھیں تھاکم  
اسدے قتل کران تھیں لول لول لول  
اسی وھی مرنی تھیں تھیں تھیں نالی  
بیا کر کے پائے اسکول نالی پیار  
سندو تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں نالی

وَقَالَتِ الْفِرْعَوْنُ قِرَّةٌ عُيِينِي وَكَذَلِكَ لَا تَقْتُلُونَ عُسَىٰ أَنْ يَنْقُضَ  
أَوْ تَجِدُهُ قَلًا أَوْ هَمًّا لَيْسَ مِنْهُ



کہیں لگی فرعون وی بی بی نیک اصول  
 شاید سالوں گذیں یہ دلوے تفتح یوحنا  
 نہیں کسی معلوم او نہا منوں ہرگز اکی حال  
 کرن زہرا بیت اسنہ تال یہ لاسیا زہر  
 چاچے جانی کھین اوہ حضرت موسی وی  
 آخر او سہرے قتل تھیں مٹ رہیا فرعون  
 لوندیاں کھل کے شہر تھیں اماں کیاں بلا  
 ایسے اوس نے کسید انمول نہ پتیا شیر  
 حکم تھیں کلیم وی او تھے کسی موجود  
 شہدہ والی واسطے کرو شہر فرمان  
 و دی قابل کار اوہ والی نیک ہنیر  
 ورا حکم فرعون نے جلدی نال خوشی  
 کہندی ساوے حال تے کیتا کریم خدا  
 واپاں بہت بکریاں اوس فرعون شہر یہ  
 کہیا میں فرعون نول بجز نیا رسنا  
 کہیا اوس بلا تے کے جلدی لے انال  
 تال میں وسدے حکم تھیں آئی تارہ بلان  
 تو کھی اپنے حال نول کرتی نہیں اظہار  
 سنے مان کلیم وی بہت مولی خوشحال  
 کیا دیکھے جو واپاں بیٹیاں جمع کثیر  
 جا موسی نول انبیری موسی دودھ پلان  
 تہ حضرت خاتون نے کیتی دلوں و قیل  
 ہاتھ کیتا رب لے چہ ہونست نول  
 دلوں ہر زبان نول کرتی نول کنول  
 سن کر حکم خاتون نے رکھی بند زبان

اس اکتیں و می ٹھنڈوں قتل نہ کر لومول  
 یا پھر سنوں اپنا بیٹا لوال بنا  
 وواہو کے کرے گا کیا کچھ ساو سنال  
 موسی وی اوہ ساک سی بات نہیں کوئی ہو  
 تاہیں بڈ سفارشاں او سدال کر وی سی  
 کرے ویل میں السنوں و وہ پلاے کون  
 موسی نول اتار میاں شہر پلا  
 تک حالت فرعون یہ بہت ہو یا دلگیر  
 کہیں لگی فرعون نول و لوجیم ہونو شنود  
 سا لیا وال جا سکے والی یک سنجان  
 نال محبت اس نول خوب پلا سی شہر  
 تال پھر پینا کلیم وی مانی نول کسی  
 چل اپنے فرزند نول اماں و دودھ پلا  
 انسر و دودھ نہ کسے واپس پلا میر ویر  
 م کھنڈال یک مور میں والی لوال بلا  
 مت کے اوسدا شیر اہ موسی نے ہونو تھال  
 ایسے تیر احوال میں کیتا تھیں بیان  
 مت کچھ او تھے جائے کے ظاہر کریں بیار  
 گھر فرعون کھین دے آئی دختر نال  
 حضرت موسی کسے و انمول نہ موسی شیر  
 حضرت موسی کی لیا واہ قدرت سجان  
 و سال کھیت فرعون نول باواں قدر خلیل  
 رکھ دے وی دے وچہ کھیت نہ کر کھول  
 انہی تھیں یا مسین بیٹا اپنے کول  
 نہیں تال جتہ بولدی ہوندا کچھ نقصان



ڈٹھا جد فرعون نے پندرہ روزہ کلیم  
 دو وہ بلا کر س گول استوں نالی مبار  
 ایہ گل من خالوں نے لٹکا لسا او ٹھا  
 دو وہ بلاوے بہت گول پائے خوشی نال  
 یارب تیری ذات سے سمجھ نہیں بہت بلند  
 صحیح و غلط تہہ دے سجائوں حمان  
 خے بکھر رسال کراں میں تیری حمد ثنا  
 پہلوں و چہ تنور دے پایا میں فرزند  
 پھر روٹا یا ندی و تیرے تیری آس  
 جس ظالم کے خوف تھیں پھر ہی چھپا ندی  
 کے لئے اس سے قتل گول پھر واوہ تیار  
 افع اوک گولوں دیکھ کے ہوندا میں قرآن  
 واہ واہ تیراں حکمتاں یارب پاک راہ  
 کر دی شکر خدایا ابی بی نیک لقا  
 نالے بیٹا اپنا پالے نال مبار  
 برات دے فرزندوں کے چھپائی نال  
 بہت پیار کما وندا کافر بد اسخام  
 بریں نال واجدوں پھر موسیٰ نبی کلیم  
 پاکہ دن چھک فرعون کے گو دسی لیا اٹھا  
 بڑے پیار سے چدا بہت ہوندا تھو سجال  
 حضرت موسیٰ کے چھوٹی نال و اسیل قوی  
 جھوسا دیکے وال کھنڈ و پڑوں لیکے او کھنڈ  
 کافر دیکھ کلیم ول ہونسا لو لال  
 دشمن جاپے جھو وال ہوا بال فرور  
 سے اساوٹے نال ایہ لگا شور جگال

کہن لگا خالوں گول نال زبان حلیم  
 و لسیاں تینوں روز میں نصرت یک و نثار  
 نال خوشی دے گھراں گول کی تڑت رٹھار  
 کر کر شکر خدایا ابی ہوندا ہی بہت نال  
 کیسی حکمت نال بلکہ کھیل و تافر زند  
 یارب تیری وحدتوں میں صدقے قرآن  
 شکر شرے احسان و اموندا انہی او ا  
 امن او ان کا لیا تہہ ہمیں سرا و لبث  
 کیسی حکمت نال تہہ سارا میرے پاس  
 او ہا اس د ا خیر خواہ فتنوں کیبتا میں  
 اس دے تھے مار یا لڑکا ستمہ نثار  
 نصرت ویکے پرورش لگا آب کراں  
 دشمن کے گھر ساندھی لالی جس تھخواہ  
 جس لے گھر و چہ بیٹھیاں وئی ہوج بنا  
 نالے نت فرعون تھیں لے لیندی نثار  
 اٹھوں دن فرعون گول او سے ادا کھال  
 او سے نبی کلیم و موسیٰ ر کھسا نام  
 پاکہ گھٹ و دھوپیں کھنڈ جانے تہہ حلیم  
 کر کے شجرت وں میں سینے نال لگا  
 ایہ فرزند پیار اٹھ تھسی سادے نال  
 ستمہ او ٹھا کے او سادھی اسیر کراں لسی  
 دو سے تھوں وں گول وئی کھنڈ جھنڈ  
 گنڈا سدا و اول جلدی تھ نال  
 جھنڈ تھیرے ملک چہ پانانت فتور  
 جسکے سورا و ڈیر بہت کرے نصرتان







کے ساتھ فرعون نے شامی و سامان  
پتھر و کلیم کے پیدا ہونے کے بعد  
موسے سے پاس فرعون کے رہا تیرہ سال

و تا دیاہ کلیم لوں نال ہنراں شان  
ہک دانام ہنراں کی وجہ و ابقار  
انگوں سنہیوں و دستہ ہجرت الاحوال

## ہجرت کردن حضرت موسیٰ علیہ السلام از مصر

کرن روایت مصر و چہ موسیٰ بنی کلیم  
نال کفار و دشمنی کرے اجور ہنراں  
اور اسرائیلیاں کو اظلم ہمیش  
اوہ موسیٰ دی قوم تے کروا ظلم پید  
یکدن اندر مصر کے ہو یا بنی روان  
مسی پاک قبطی قوم واکافر بے ایمان  
نام اوس داسی سامری مومن نیکو کار  
پامو کے پیمہ چھ تے کروا ظلم یہود  
حضرت اوسنوں اکھالے قبطی بدکار  
ہیں نہیں لکریاں چھوڑو اکھالے کان  
چھ حضرت نے اکھالے کروا سدنی گل  
چھوڑو کہہ اسدیاں لکریاں من میر فرمان  
مکا تک کلیم تے بار ما تعضے ناک  
ڈگریاں سار لکریاں نکل گئی سی جان  
چھوڑو بنی کلیم نون ہیش نکا اسدس  
تو یہ تائب ہو ورا اس کے پاک جناب

اور اسرائیلیاں کو دارحم عظیم  
تے فرعون کلیم والٹ کرے بدکار  
اکھالے ویکھو کلیم دی کوئی نہ جاندی پیش  
موسے اوسدی قوم دی لینا خوب سید  
کیا دیکھے ووادھی لڑے کس مکان  
اسرائیلی دوسرا صابر مسلمان  
اوس نے دیکھو کلیم لوں کھنڈا لہو کار  
لکریاں میراں ظلم تمہیں صبر سے دو  
چھوڑو کہہ اسدیاں لکریاں خیکا نکلے تکرار  
مانی تیرے فرعون واسے ہنوں فرمان  
حکرت تہاں فرعون وازوری لڑیاں گل  
کھنڈی کہیا نہ منیاں کافر بے ایمان  
کافر اورین دے ڈکا ہو بجا مال  
یا لہن لیکے سامری ہو یا تیرت روان  
ناحق انہوں بار یا چھ قبطی پید و نس  
جیو نہ جہاں و لوندی راہی با اسما

سربانی خلدت نفسی فاعفرتی ففعلہ اذہ هو الفقور الیخیم

بخش گناہ تقیہ لوں شیش والہ

بارب اپنی جان تے ظلم کما سیایں



حال ایہ نبی کلیم نے کبھی زار یو کار  
 ماریا جدول کلیم نے قبطنی نام مقبول  
 چپ چائے مار کے سو گئے جا رکھن  
 یونہی چتر فرعون لولہ نبی اوس سیاہ  
 دور سپا سیال شہر وچہ کبھی بہت ملاش  
 دو جے دن پھر روح لولہ موسیٰ سے اتنی خلد  
 اور سبطی سامری پھر مکہ قبطنی نال  
 دیکھو نبی لولہ سامری پھر کبھی فریا و  
 نال وناٹھے تھو دا زور نہ سکر اصل  
 اوگری جات کلیم نے اوس قبطنی وے دن  
 اوجی لولہ پکاروا سبطی موسیٰ شیار  
 معنی جھول تھو ما سیال وں قبطنی لولہ  
 چا منڈا اوس لولہ پھر وچہ موسیٰ میرا زور  
 حال ایہہ کلال کبھی تھال مریا چا لولہ  
 نالی تھالی دور یا اوہ قبطنی بدوات  
 قتل ہو یا اوہ گل جو کہند اوہ بلعون  
 کہیں لگا فرعون جے اوس دا ایہہ فتور  
 نال لولہ یسول آن کے کستا اوس بدنام  
 بدلہ اوس دے خوندا اوس مقہس لولہ اقصام  
 خبثی جان فرعون نے پکی ایہہ تجویز  
 لے موسیٰ دربار وچہ موئی ایہہ صلاح  
 فاضل جہ لیس لولہ نکل جائسے موسیٰ  
 موسیٰ اوس جون جھیں سکر اتنی بات  
 نیک وچہ منہ اچانک اورا نکل گیا

بخشد تاربا و سنوں ہو وہ بخشہ مار  
 حضرت موسیٰ ماروا کسے نہ پھانسی لولہ  
 پھول مروہ اوسد الوکال دکھا ان  
 پکڑ لیا و و صوند کے قاتل لولہ ہمراہ  
 پتہ نہ لگا اوہنا سنوں پھیلا لولہ  
 درد اورا شہر وچہ اوویں پھر ما آ  
 لڑوا وچہ بازار دے دکھا نبی لولہ  
 حضرت کہیا کریں لولہ انہوں نہت فساد  
 روز طرائی مار کے سینوں پاویں گل  
 سامری جاتا مجھ لولہ لگا کرن قتل  
 مارن لگولہ مجھ لولہ گل گئیوں جھول مار  
 سینوں بھی اوس وانگ آج مارن ایوں لولہ  
 کوئی میرے سامنے لولہ نہ سکے پھر  
 قبطنی دشمن دن واسندہ مسیٰ کول  
 وسی جا فرعون لولہ وں کلوکی بات  
 اچ اوہ تیرے پتے تے ثابت ہو گیا خون  
 بھاویں میرے پتے کرسال قتل ضرور  
 پس نہیں اوسنوں اکھا کردا کہ قتل احم  
 جمع ہوئے اس بات تے گل میرا خواہ  
 موسیٰ لولہ وچ دور کے دسیا کسے پھر  
 سینوں اچ فرعون نے کرسن مار فناہ  
 چنگے کارن تارہ لولہ میں پھر کہن لولہ  
 بھرت کر کے مقہس ٹریا عالی ذات  
 نالے لگے رب دے کر دا ایہہ دعا

قال رب نجی من القوم الظالمین



کرے سوال جناب چہ یارب یا ک خدا  
 مدین شہر کس مہر کھیں آہاوس کوہ دور  
 قصد فیما اوس شہر و موسیٰ نبی خدا  
 اوپر توکل شہر یا یہ گل مہر مہر بول  
 سنت زماں چہ بخیر کمال کئی و اہم و اہ

ظالمات می اس قوم کھیں مینوں بسین بچا  
 پاک کھن سنت روز و آہا پندھ ضرور  
 امیر و سد سے راہ کھیں مہر و واقف سما  
 مینوں رب دکھاوسی برتہ راستہ لولی  
 سد یا مدین شہر نول آندا پاک الہ

سیدنا حضرت موسیٰ پر جاہ شہر مدین و ملاقات  
 حضرت شعیب علیہ السلام

مدین و اناب کھوہ کسی شہر لیا ہر بار  
 کساو کھے کچھ آدمی نے کے ایزناں  
 مہر و کھیاں دور لکھیاں صورت مہر بول  
 سیدے کئے اوو آدمی یانی جلدوں بظلا  
 بچھیا حضرت و نہاں کھیں دستوینا حال  
 نا کھیر و کسی نبی کول و نہاں حقیقت مہر بول  
 نائے کھیر و مال جو دشمن اسمال قدیم  
 عالی بندے مہر لکھے پھر وہ او کھان  
 اس میں نہ مہر لکھیاں پھر وہ او کھان  
 چھپو پھر لکھ داسا و اناب شہر لکھ  
 اوس کولوں کھیں بالہ می و کئے نہ مہر سمال  
 سنکے حالت او نہاں می کھے سے اتنی ظلم  
 اک کڈیاں کھوہ کھتیں پھر لکھیا او کھان  
 پھر وہ پھر ہائے کے کھیاں مہر بول  
 کھنکھانہ راہ فراتے سی رب و شہر  
 پر کھیاں اوہ لکھیاں مہر کے خوشی مہر ام

سنتوں لکھوں کھوئے مہر بخیاں ہی کھان  
 کھیلے پلا و نہاں مہر بول یانی و مہر بول  
 اوہ کھیں لکھ کے کھیاں او کھنکھان لکھ  
 کھلیاں و لکھوں لکھیاں کھیاں ہی خدا  
 کیوں نہ مہر لکھیں پلا نہاں اپنا لکھیاں  
 ملاقات نہاں لکھیاں مہر بول کھنکھان لکھ  
 رکھیاں اوہ کھوہ لکھے پھر وہ او کھنکھان  
 نال اوہ لکھے مال مہر بول یانی ان پلان  
 و کھیاں کھیاں مال مہر بول یانی لکھیاں پلان  
 نام شعیب لکھے و سا لکھیاں مہر بول  
 اس میں لکھتے مال کی جلال کھنکھان لکھ  
 آیا مہر لکھوہ لکھے لکھتے لکھتے لکھ  
 سا لکھیاں او نہاں و او کھنکھان لکھ  
 اوہ لکھے کھوہ لکھے لکھتے و لکھتے لکھ  
 نائے لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے  
 مہر بول لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے

Marfat.com



کرے وہاں سے رب نول پارب یا ک قیر  
گماں حلوہ لڑکیاں اپنے بائیل کول  
سنکرئی شعیب نے دتا اہر جواب  
تاہک لڑکی اونہاں تھیں کی موسیٰ ل  
تا جو دیوے تارہ نول اجرت میرا باب  
نال جمانے اتنی کہتی اوس کلام  
سنکرئی تھلائی دہمویا اٹھروان  
کیا حضور اراکدی تینوں خبر نہ سول  
چھ مہرے لگ کے اول مسیال  
کسیا ہی کلم لے سچی تیری حیل  
جے میں تھکے لگ کے چلاں با و ستورہ  
اڑیاں تیریاں اوس میری وجہ نگاہ  
اک کارن میں چل داگے کسندولا  
سنکرئی بی بات ایہ کہتی دلوں حیار  
حسن نے اتنی بات داکتا دلوں خیال  
اورک و تھوئی چل کے آئے اہل مقام  
جھل اسلام شعیب نے مت تو اضع نال  
کون کوئی کس شہر تھیں لول اس مکان  
تیرے اہل و عیال دس یا حال مقام  
پلپیا کھر فرعون کے باب میرا عمر ان  
کارن میرے فعل ہوئے ہو یا فرعون تیار  
سنکرئی شعیب نے کہا خوف نہ کھا  
بولی پھر شعیب دی بیٹی زیاد حضرت سال  
ہا ہا اپنے کوئی اسے رکھے لول ضرور  
کے یہ شخص امانی نالے صاحب

میں تیرے انعام داہاں محتاج فقیر  
آکھ سنایا باب نول کر تھانی کھول  
سنکر لیا او سنول جا کے اسی کتاب  
سنکر یا میرے باب نے کھسائے لول چل  
جو تارہ سادے نال لول پانی لیسا آب  
آسی خرم حضور اوہ کس حضور انام  
اگے اگے اوس دے ٹران تک جو ان  
مستکے کے ٹرن کھنیں لول تھیں کھول  
تا جو تینوں راہ دی گئی لول تھیں نال  
ایہ تھکے تارہ دے ملنیں سنکر چل  
لوئی تیرے بدن کے تیری نظر ضرور  
نا محرم لول دیکھنا مہکا سخت گناہ  
جسکے بھلان راہ تھیں بکول و عیس بتا  
مے ایہہ کوئی پارساندہ نیکو کار  
ایوں اسدے موومن تھیں نیک افعال  
موتے انہی شعیب لول کہنیا ان سلام  
انے پاس ہمارے کے کھیا سوال  
وکن بزرگ اسال لول اپنا نام نشان  
آیا ہاں میں مہر تھیں موتے میر نام  
قبطی والا ما جسر اکیلہ سیر بیان  
تال میں اس تھیں نس کے لیا کھسی مار  
ظالماں دی لول قوم کھس لول جان بجا  
حسن نے نبی کلیم لول سدا تارہ اسی نال  
جنگی و سنی لوکر کی جھپوے منظور  
اس تھیں بہتر سائول لوکر کوئی نہ مور



کہیا بنی شعیب نے تک کے بیٹی دل  
اک اکلہاں کھوہ نکھیں پھر لہو اوٹھا  
ایسے کوں بانہی استوں جاتا نہیں  
چھوے پیر کے ٹرن نکھیں کیسا انس انکار  
ناخرم لوں دیکھنا روانہ جاتس مول  
سنگرنی شعیب نے کیتی دلوں چار  
کر کے سوچ شعیب پھر کسند موسیٰ لوں

بیشک اسدے زور وی من لسی میں گل  
حسنوں چالی آدمی مشکل سارے چا  
کھے صفوراہ وچہ معلوم کیسے تباہیں  
تا جو تیرے سرس دیکھاں نہ اشکار  
تاہیں جانا شخص اس لیے کوئی شہ قبول  
دیوے گا پتھیری استوں ایسا خوار  
جوہل ہران مجید وچہ پڑسیا موسیٰ لوں

قَالَ اِنِّي اَمْرِيذُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَا ابْنَتِي هَا يَدِي عَلٰى اَنْ تَاْجِسَ بِي شَهْمَانِي  
عَشْرَةَ اَنْ اَتَمَّتْ عَشْرَ فَيَسِرْ عِنْدَكَ وَمَا اَسْرِيذُ اَنْ اُنْكِحَ اَوْلَادِي  
سَاجِدٌ وِنِي اِنْ تَمَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّبَا حَالِي

کہیا شعیب کلیم لوں سے میرا منشا  
کراں نکاح اس شرط لے او سدا پیر مال  
جے دس برس سال کریں لوں خدمت توں جانا  
نہیں چاہندا میں تادہ لوں پوراں کیجہ تکلیف  
کیسا بنی کلیم نے او سنوں نال بیار  
بچہ پھری بارت ورواں نکھیں میں باکلاں او  
لے جے میں لوکری کلاں تیری اٹھ رسال  
اس نکھیں وودہ نہ لوکری سیدوں دستوں  
کہیا بنی شعیب نے سو جاتوں بے علم  
کہیا بنی کلیم نے نکھیں رکھ ورواں  
اور کیا شعیب نے سوکھی نکھیں لکھوا  
لکھ لکھا کرے کے ساری گل شام  
نال صفوراہ موسیٰ او سدا عقدا نکاح

تینوں بیٹی اپنی دلوں تک پیرار  
ایکھ پتھیری لوکری او کرے کھ سوال  
سوسی و پیرا نڈے او تیرا احسان  
انشار اللہ پادیں تینوں مرد و خیر اہل  
تیرے میرے وچہ پھو سو جکا اقرار  
میرے او پیر زیادتی پھیر نہ ہووے کار  
یا دس برس سال دہاں میں لسی پھری مال  
متکے اپنے قول لوں پھیر جاتوں لوں  
پھر نا اپنے قول نکھیں نکھیں سوکھ واکم  
نہے ساٹھے اس قول واکہ باک واکل  
اٹھ برس سال میں وچہ پیرا ورواں پیرار  
بانی کلیم لوں کر وئی اکرا ہم  
بی بی بنی کلیم لوں ای شعیب وخواہ



اس شخص کے سینوں جو باقی دلاؤ کار  
 آیا یاں شعیب دے حتیٰ یک عصا  
 رفت رفت آیا یاں شعیب بنی  
 آیا بنی شعیب لوں ول دے اندر چا  
 موسیٰ لوں فرما و نارا اوہ لقبول خدا  
 کرو ایساں میں تکرہ لوں عاصا اور عطا  
 اوس عاصی و صحیح ایوی حکمت و فی کمال  
 و ایو کر امت نبی نے کہا موسیٰ لوں  
 لیجا ارا سر بکریاں عاصا کہیں کول  
 طرف نظرانی جوہ دے لے جاویں مال  
 ججا وری یا سے بکریاں لوں لے کول حیران  
 لے کے اتر گیا موسیٰ بنی خدا  
 اپنی طرفوں مال لوں رسا بتیرا موڑ  
 بیٹھ گیا اک جگہ لے اوڑک مو لاجار  
 جے کوئی آوے اتر دلا ماریں مندر سول  
 ایسے گل کر کے سول گیا موسیٰ او سے دم  
 موگنا نانگ شمال اوہ عاصا فرما ندر  
 حال پھیرا و گئے جاک کے ڈٹھا بھی کلیم  
 نال جوئی و سے کوہ انمول آندا مال سلجھال  
 سنگری شعیب نے کیسا یک یقین  
 جیتل چلے پھیرا وہ مال اچھا ہے چھیر  
 رساں چا کہیم لے جا سول پھرا یا مال  
 لے موسیٰ لوں رساں جو کراں دیون کھل  
 یو کوئی بکر جسکی پیرا رساں مال  
 تدرت رہی لیم دی ایسی موسیٰ آ

ایڑ جبارن واسطے موسیٰ موسیٰ مہار  
 آدم ذنب اللہ لوں اول بلایا سار  
 پینھراں کے ورتیوں و سنوں بلایا سی  
 عاصا ایہ کلیم لوں میں دیواں حیا  
 عاصا ایہ زمین اقصیٰ جے لوں لوں و کھا  
 سنگریات کلیم نے عاصا لیا او کھا  
 نیساں باجھڑہ او سنوں سکا کوئی کمال  
 ملیسی تکرہ نغمیری مرسل موسیٰ لوں  
 چالیں اتر جائیے جوہ چنگیری لوں  
 رسدے او تھے اتر دلا شک نارک کمال  
 کھا جبارن اوہ مال لوں بہت کرن قصمان  
 منع موسیٰ جس طرف تھیں او تھنک لیا جا  
 ایسے سے جوہ و چہ کس زور و زور  
 عاصی لوں فرما و ندر اچوب بلایا  
 ایڑوے و چہ و سنوں لوں دیون لوں  
 آیا انا شک نانگ یک دیکھ خا دے کم  
 اعلیٰ با شک نانگ لوں او سنے سٹا مار  
 موسیٰ ایسا میں ان شعیب و واسطے کلیم  
 اگے تھی شعیب دے و نیساں احوال  
 ایڑوے موسیٰ رب و انھیں ایڑوے  
 تھنک لیا و سے زالتوں کوئی نسا کھیر  
 کیا بنی شعیب نے کیا پختوں رساں  
 تر شعیب لے باویاں پ لیاں میں مل  
 چھیراں چکر بکریاں لیاں آپ سبھال  
 رجا سے سبھ کار میں ما دھی موسیٰ کا



لے لی سارے سال وی موسیٰ پیدا اولہ  
 جو الواسی بکریاں سو یاں نال سبب  
 ایہ بھی سال کلیم نول آیا ڈاڈھا وڑ  
 حضرت موسے ماویاں لیاں سبب  
 بچے کالے رنگ وے جن گے ہن جو  
 ات وارمی بھی رب نے کپتا لیا تم  
 نل گئے بھی کلیم نول اوہ بھی سارے کول  
 سو ورن جو اس سال وے بچے ابلتی رنگ  
 پھر بھی ولادت ربی جو بچے اس سال  
 چوں برسال وچ کھل جو پیدا کیے رب  
 وونا ہی شعیب کھن ہو یا اوسدا مال  
 جہاں وٹ برسال مہر وچ وٹا مال پھرا  
 نال ہنھور الو نڈیاں بہت ہو یا اگرام  
 ایڈ بھیدال بکریاں لیاں باجو شمار

چھپوں سال شعیب لے اٹ کپتا اولہ  
 نہ مہرے لے ماویاں لیاں لیاں سبب  
 جو جن سبب ماویاں ہک نہ جہاں نہ  
 اگول نہی شعیب لے گیا ستوں سال  
 سارے پسنوں ولو سال لیں نہیں لیا کو  
 بچے کالے رنگ وے پے کپتا ہی تم  
 اگھوں سال شعیب لے لیا کپتا ہی گل  
 اوہ کھتی سارے لہو لول لیاں بکریاں  
 سبب ابلتی رنگ وے کپتا ہی لال  
 موسیٰ ہی کلیم وادیک ہوئے اوہ سب  
 دو برسال تک مہر لیا اوہ مہر وال  
 رخت لیا شعیب کھن نالی مہر وٹا  
 کتنا مال شعیب کھن مہر وٹا لیا  
 رخت کپتا سوسہ یاں لیا لال ہر

مراجعت موسیٰ علیہ السلام از شہرہ دین اہم جانب شہر  
 و مشرف شہر دین اہم شرف ہوت

شہر دین اہم و وطن و اٹھیا لول نال  
 بھی جہاں ہا رول واکر بچے لیاں جہاں  
 ورت ہوئی نکریاں لند گئے وہ سال  
 بدلے مہر وٹا لیا کپتا ہی و مال  
 ہو گئے اسنے کپتا ہی شہر دین اہم

چل کے اپنی وال لول لیا لیا لیا لیا  
 نال کے چل کے لیا شہر دین اہم  
 ویکھا لیا کپتا ہی لیا لیا لیا لیا  
 یا اوہ لیا لیا لیا لیا لیا لیا  
 ویکھا لیا لیا لیا لیا لیا لیا



سبب سے ساؤ کے کس طرح کرے ہو جن جبال  
 دشمن سخن ہو جو آئے محرم حساب  
 ا کے نبی شعیب نے گیتا عرض سوال  
 ورا حکم شعیب نے جا ہو خیری نال  
 نالے دتیاں لوڈ نال بھی لوڈ کے کھول  
 کرے سلام دعائیاں نال اسباب نکال  
 جیو نکر سنوں گوریا کر کے مالا نال  
 اللہ ہی اکبر کے چلے قدم اوٹھال  
 اک منزل جال چل کے شہر میں آؤ دور  
 لے گی رات انہر ٹی رسنہ ملے نہ کا  
 گنڈا حکم خدا کے تھیں ڈا انہر طوفان  
 سرور ہوا بلک چلیاں بارش یا بارور  
 نالے آبی حاملہ بی بی نیک صفات  
 سرور می چارے طرف تھیں کر می ہار و مار  
 پتھراں اویر مار واپتھری خیرا  
 بھی جھماقال جھاٹ کے رسیا پتھیر اکل  
 غصے تھیں جھماق لوں برٹو و گا یادور  
 لے موسیٰ لوح پچھ لوں نالیں حکم خدا  
 سنکر نبی خدا پیدا بیٹھا ہو حیران  
 چھکپا تھعلہ نور و اطرف پہاڑ گروہ

تنگ کرے سن و ہنا نونوں قسطی گھنڈ گوبال  
 معلوم کرے چل کے مراک و احوال  
 رحمت بخشہ پچھ لوں ہو کے تھیں نہال  
 ایہ لے بی بی انہی ایہ لے مال سنہ نال  
 راٹھی کر کے نوز یا موسیٰ لوں بسیر ال  
 شمالا قائم تساندار سے سدا افسال  
 ایوں شمالا تھیں بھی سدا ہو نونو شمال  
 آن پئے راہ مصر نے پتھری مسافر حال  
 جیوں و پر قصص الانبیا لکھیا ہو نونو کوز  
 اوڑاوسے جگر کے ڈیرا کیتا حیار  
 سخت انہیر امو گیا وچہ تھیا مہمان  
 نالے و لوں بد کال آ پانی گھنڈ گور  
 در و جن و او سنوں ہو یا او سے رات  
 اک نہ تھئے نہ ڈھونڈ نال بہت ہو کر لاچار  
 مت کے نکلے کسے کش کچھ ذرا  
 ایہیر مول نہ نکلیا گی واپک پھیل  
 حکم زبے تھیں بولیا اوہ تھماق ضرور  
 جے میں اک نکالے تھنوں دیوال جا  
 چاروں طرف و کھو کے لگا کر ان مہمان  
 حضرت موسیٰ سمجھا کش پے پر دور

قال لاھلہ امكنوا ائی اکتسك ناسا لعتی ایتكم منھا بخیرا و جندو  
 من النار لعلکم لصطلون

کہتے اپنے اہل لوں موسیٰ نبی خدا

تھیں تھامی پتھری کے لسن کرو اس جا



طوطی سے جس چمکدی آتش شعلے مار  
یا انگیار اگک والسا وال پاک اوکھا  
ایہ گل کسکرو نہال تھیں ہو یا بنی روان  
بکونیا صا اپنا لیگیا طرف اور حساب  
ایہ پیر و سہول جانریاں دیر نہ لگی نول  
جہاں نیڑے اوس آگ سے پہونتا ہی کلیم  
وانگ فرحت عنایت کے پوسدی کہن مثال  
اور سر وال دے حکم رہیا سی نور  
پن کھنکھ کے لکھیاں بدھیال ویر عضا  
بہنے کے ٹھہرا اورا نول کستا ہی حضور  
حال کستا اوس شاخ ول عا صا دو جی  
ایویں چھری شاخ ول عا صا کرے نبی  
کرے تجب ولے وچہ موسے امولا چار  
نالے اچن چیت پاک کنیس سیا آواز  
چار ول طرف دیکھیا کر کے خوبھیان  
کنیس والیہ آواز ہے دل وچہ کرےھیان  
موسے تجب بحمد اللہ و امشب مول  
اگول سنی آواز اچھ موسیٰ نبی کلیم

اور تھول جا کے راہ وی لے آواں میں سار  
تھیں تھامی سیک کے جانال ہو تیار  
ایڑا لکھیاں لول چھوڑیا اوس مکان  
چھٹی کوہ اوس جگہ تھیں سی طور بہا  
پاک ایل اندر ہو چھا اللہ و امشب مول  
گیا دیکھے اک لکھنے ڈالین نظم  
سوسنا سر درخت سی سنبہ تھامی ال  
موسے ول وچہ سمجھیا ہے یہ آگ فرور  
تا جو انہال نال میں لیکھاں اک جلا  
کھچکے موسیٰ شاخ لے جا چڑیا وہ نور  
اور تھکے شاخ لے جا ماری چھکار  
تھیں کے موسیٰ شاخ لے نور چمکداسی  
خبر میں یہ کیا ہے اس جگہ امیر  
جہیہ تکر کوئی بلا وندا دوست محرم راند  
تھری کوئی نہ اونداجن ملک انسان  
اوسے طور آواہ آ پادون وار  
میں لول لول بلا وندا لول لول  
تھول کر وچہ قرآن دے کھیاب کلیم

فلما اکتھا فودجی پیوسہی ائی انا سر باک فاخلم کفلیاک انکے  
یا اللہ اید المقدس صلوی

بہنے موسیٰ آواز جو میں نال تیرا رب  
میں لول پاک سزان وچہ جسم لکھام طور  
بڑی تھک جگہ ایہ لول وچہ حرفہ

پس لول سنی انہی لہ کھکوں تجبت  
تھیں پاک کے آونا لکھنے تھیں روا  
چاہیے اس مکان واکرنا اوت فرور



دیکھاں میرے نور و اسیر جا ہوا ظہور  
 جدموٹے نول کثیب کھیں ہوئی یہ پیکار  
 بیتس نال پیاروے سجدہ خیزاوا  
 او سید وقت پیغمبری بخششی رب رحمان  
 جو کجہ و جی سناوسی نینوں حکم احکام  
 برحق میں معبود ہاں منیاں ہونو خوشنود  
 کہ میری نول بندگی قائم رکھ نماز  
 معجزے ہی کلیم نول کیتے رب سوطا  
 تا جو کھر جہ وقت ایہ موٹے سبھی ڈول  
 کیتا حکم خدائے نے سفیر شہولی نول  
 عاصیے کجھ کجھ و اکسا بنی خدا  
 نالے پتھر و رخت میں جھاڑ لوواں اس نال  
 مور علاوہ انہاں کھیں ویندا کتنے کم  
 کیتا حکم حق مور کھیں تا ورجل حلال  
 سبیا عاصا اپنا موسے او میر زمین  
 یعنی بن کے سیا وہ ٹرن لگانی احوال  
 حکم مورانہ ڈرن نول اسنوں پکال سنگ  
 سنگ حکم خدایا پتھر یا بنی کلیم  
 اس جگہ اک ہو کھی ڈوٹھی میں تقریر  
 آیا خوف کلیم نول دیکھ جدرول رحمان  
 اگول جتیاں بنی نول سخت ڈرا سیا ہور  
 اسوچہ حکمت رب دی ایسی پاک کھیاں  
 آیا جگہ کور طور نول آتش دیکھ کلیم  
 سب کھو کھو کھو وندے اندر اس عدا ان  
 موسے کے فرمایا عاصا میرے کول

تینوں اسال دکھا میا تھے اپنا نور  
 او سے پلاوے کھیں جتیاں کھلا اوتار  
 سجائے اندر نول آرب دی حمد خدا  
 اے موسیٰ میں تدرہ نول جتیاں پوجھیاں  
 او سے اور جتیاں کرنا تمہیں مستام  
 میرے باجھوں ہور نہ ہے کوئی معبود  
 مور علاوہ ایس کھیں کھوٹے کتنے راز  
 عاصا سب بنائے کے تابیش دکھا  
 موسیٰ اسنوں دیکھ کے کول کھائے مول  
 کیا ہے تیرے تھو وچہ میں اسنوں نول  
 او میرا سدی ٹنگ نے تکیہ لوواں لگا  
 کالن اترانے جو سے میرا مال  
 کراں و ساہ زہ اسدا کول کھال ہرم  
 اے موسیٰ نول اسنوں او پر سینہ ڈال  
 او سے ملے ہو گیا اوہ تعساں مبین  
 حضرت موسیٰ ڈر گیا اسدی نصرت نال  
 کر لو انکے اسپں اوہ عاصا سب لنگ  
 پھر وہ عاصا ہو گیا قدرت سب کریم  
 وچہ خلا سے انبیاء ذکر جوں کھریہ  
 کتا وورن واسطے جتیاں طرف رحمان  
 دو لوں لوں ہو گئے کجھ کالے محور  
 سنوں تسال نول کھو لکے وہ بھی کالین  
 تارول صفورا تھی نول کبیا با تظہیر  
 رکھنا پیر سبیاں کے جانانا رحمان  
 نالے پیریں جتیاں تینوں کبیرا مول



جتنی عاصی اور جان نبی کیتا دھرو اس  
 اوپر پھر سے پھر سے خنہاں ہے پھیری کالی رات  
 موسیٰ نے لولہ لعلہ ایچہ وئی رب غفارت  
 میسرے باجھونہ کسے واکرے زونہ مہول  
 سندرہ بیان اوہ سپاہا موگیا پھر  
 جاسا پھو کوئی ربتا آہا بنین اسرا  
 پھر موسیٰ لولہ زب نے کیتا ایہ فرمان  
 یعنی وجہ گریبان جے گھڑیا لولہ ڈال  
 موسیٰ خوب سفید اوہ سوہنا با جھ شہار  
 الیہا پھر کلیم نے موجب حکم خدا  
 سورج نالوں اوہ سدا غالب ہو یا لولہ  
 موسیٰ نے لولہ ایچہ پھرے کیتے رب عطا  
 کرن روایت جدول اوہ عاصی نبی کلیم  
 ست شو وند ڈراونے موسیٰ نے کیتا  
 برتھیاں واکرے بدن لے سخت کر وال  
 اوں عاصی وچہ پھرے آسے مور نہرا  
 موسیٰ نے لولہ جال رب نے کیتے ایچہ نشان  
 اے موسیٰ میں تمہرے لولہ وتا بنی بنا  
 اے اوہ میسرے حکم کھنیں کسکھن لے گراہ  
 جیکر تیں کھنیں پھرے طلب کرے اوہ کا  
 تالے بدبھیاد واکھار کرنی نشان  
 سکر حکم پھریا موسیٰ نے کیتے سوال  
 تالے موسیٰ پھر وئی سے کی اوکس مکان  
 جے میں جادواں موسیٰ لولہ طرف فرعون مکار  
 حکم موسیٰ لولہ اوہ سا مارا کزہ کر پھول

اللہ صاحب وماندی توڑ دکھالی اس  
 اوہ پار ڈراونے موسیٰ نے کیتے برمی آفات  
 میسرے باجھونہ کسے لولہ جانے مد وکار  
 بنال لولہ رب نے کیتا ایہ کھن پھول  
 حضرت موسیٰ نے کیتے کسے موسیٰ و لیر  
 کامل قدرت ایسی کیتا رب نے کیتا ایہ  
 اسئلک یدک فی جدید کیتا جوں  
 نکالے گا اوہ موسیٰ نے کیتا ایہ مثال  
 پھر گزہ مہول نہ اوہ مہول موسیٰ کوئی انرا  
 موسیٰ کیتا رب سفید اوہ خوبی حد نہ کا  
 اوہا وچہ جہا لکے بدبھیاد مشہور  
 پاک عاصی تے دو مہر پھر بدبھیاد  
 حکماں نال خدا پیدا ہے بند اسب کلیم  
 پیر نہرا و سدا ہے کھنیاں انک کھنیاں  
 پھر لولہ کھنیں کسے چور کرن فی النحال  
 بدبھیاد کھنیں موسیٰ لولہ کل سنسار  
 وے کے نشان پھر پھیری کیتا ایہ فرمان  
 جا کے تو فرعون لولہ میرا حکم سکار  
 گول موسیٰ لولہ کھنیں کرا و مہول آگاہ  
 ناہا سب بنایا کسے لولہ مہول کھنیاں  
 کالی تیرے داسٹا ایہ و لولہ بڑھان  
 آہا پھرے کرا و جہاڑ وچہ پھری اپنا سبال  
 اک لکھی بار وچہ موسیٰ لولہ حیران  
 پھیرے کھنیاں کولہ کولہ لولہ گاسار  
 میں نال حافظ اوہ نال لولہ کھنیاں



جنت تھیں ہیں بھجیاں حورال خوش رخسار  
 وایاں وانگول اوسدا کرن بسو کم کار  
 باقی بھیکراں بکریاں جو سے تیر احوال  
 کرن حفاظت و نہا لڑی فیر لے بکھیاڑ  
 ایہہ گل سن کر اکھڑا موسیٰ نبی کلیم  
 ایہیں میں فرعون و اکیٹا کی تک خون  
 پائے وقت کلام دے پیری اڑے زبان  
 گھل لوں میرے نال و وہ محرم پار رفتی  
 ہو یا حکم حضور تھیں کہیا جل جلال  
 غالبہ کر سال لسانا اور اوس مجھوں  
 غالبہ موسیٰ و نہا لے دلوں کس بھرا  
 سن فرمان جناب تھیں موسیٰ نبی کلیم

لی بی تیرے کول اوہ رسن خدائے کار  
 نائے بیٹا تہہ و ایاں نال بسیار  
 کل جنا و اونہا نائے کیتے میں کھول  
 تیکر نالوں وہ وہ بسن و چہ او جاڑ  
 یارب تیکر حکم لوں کیتا میں تسلیم  
 خوف کران مت مجھ لوں مارن او ملعون  
 ویر میرا رون سے بڑا فصیح المنسان  
 تال جو میری بات لڑی اوہ کرسی تصدیقی  
 قوت و لسان تدرہ لوں بھائی تیر نیال  
 سن لشکر اوہ لسانوں پنچ نہ کے مول  
 نالے جو کوئی لسانہی نال موسیٰ آ  
 کیتے پنچ سوال ایہ اگے رب رحیم

سُرَّتْ اَشْرَافِي صَدْرِي لِيَسْتَرِي اَمْرِي وَ اَحْلَى عَقْدِي كَمِثِ لِسَانِي  
 لِقَدْرِي اَقْوَمِي وَ اَجْعَلْ لِي ذَمِي رَأْمِي اَهْلِي هَامِرِي اَخِي اَشْدَد  
 بِه اَمْرِي وَ اَشْرَكْ لِي اَمْرِي هِي كَيْ لَسْبِحَكَ كَثِيرًا وَ ذِكْرَكَ كَثِيرًا  
 اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا

یارب میرا جو صلہ کریں فرارخ کمال  
 یارب اپنے فضل تھیں سبب میرا کھول  
 تیرے سجا اپنے فضل تھیں کرے صا زبان  
 سمجھیں میری بات لوں لوں خاص مومن  
 کرنے یارب اسنوں میرے مثل وزیر  
 پنچواں سبب جو میرے کراؤ سنوں پنچواں  
 اسنوں بھی کر تیری لوں یارب یا ک خدا  
 دیتے جا فرعون لوں جو تیرا فرمان

پہلوں و چہ جناب دے کیتا یہ سوال  
 تنگ نہ ہواں جلد میں سنکر مندے بول  
 و و جا کریں جناب تھیں میرا کم اسان  
 اڑاں نہیں میں بول ا وقت بیان کلام  
 چوٹھا جو ہارون ہے میرا لگا ویر  
 لور میرا مضبوط کراؤ سدھی منگت نال  
 میںوں کچھ بھی میری کبستی تدرہ عطا  
 تا جو پاکی تدرہ موسیٰ کرے بہت بیان



دونوں تینوں ریل کے یادگراں بسیار  
 حال یہ سفر سال کیسیاں موسیٰ فریاد  
 قَدْ اَوْقَيْتُ سُرُكًا قَدْ اَوْبَا جِلْ جِلَالِ  
 سینہ تیرا کھولیا کہتا تم آسان  
 کہتا بھائی تارہ وا پیرے پیش و زیر  
 کرو فصاحت و سنوں دووں کسبیں بھرا  
 سنکر حکم خدا میدا موسیٰ مویار وان  
 و کھا ایل عمیال وان کسائی حالی  
 سوہنا بیٹا رب نے کہتا پیدا وار  
 بی بی نول پھر نبی نے کہتا حال بیان  
 کہتا حکم جناب تمہیں تینوں پاک خدا  
 ہن میں و سنوں چلیا ردا حکم نشان  
 اذرا حکم خدا اپنے دے ویزہ کر لو نول  
 تال پھرا و کھول ٹریا موسیٰ نبی قراب  
 بنو عاصا مسد و چہ آذرا اپنے نال

میں تو ساڈے حال وایار ویکھیں ہار  
 حکم موسیٰ درگاہ تمہیں عرض تیری منظور  
 اے موسیٰ میں تلووں نے تیرے سوال  
 اس میں نہیں کلام وچہ کہتی ہوا بیان  
 جا ہوں دونوں ریل کے طرف فرعون تیر  
 مت کے اس سرور و نول کے خوف خدا  
 چھٹے مہر چھوڑا آیا اس میں مکان  
 تیرے درندے مال ہے تیرے مہر کھول  
 آیاں و کد واسطے حورال خود شکار  
 تینوں کے پھر تیری بخشی رب رحمان  
 جا فرعون نصین نول میرا حکم سنا  
 بی بی کے فرما بیا جا موسیٰ قرابان  
 کرو حوالے ردا ہے سوالوں یا قبول  
 سوہنا اللہ پاک نول سارا مال اسباب  
 چھوڑا و چھا و جاڑوے باقی ایل عمال

آئین حضرت موسیٰ علیہ السلام در مہر و نبوت

گردن فرعون را

آوڑیا و چہ مہرے موسیٰ وقت عشا  
 طسا پھر لڑون بھی نالی کسال پار  
 مہر تیرے حکم دی تالے باب کمران  
 و نالی بھاسیاں بیٹھ کے کہتی بات کلام  
 حال نبوت اپنا دس بیا نبی قسیم  
 نالے تیرے واسطے کہتا حکم خدا

پہلوی نبی مال دی قدریں لگا کر  
 اک دوئے نول ایک کہوئے شکر کلام  
 و نولوں ہو گئے فوت بن راوی کرے بیان  
 جو کچھ حالت سفر وی دستی کھول شام  
 کہتا پھر تیرا مہر نبول رب رحیم  
 او سنوں کچھ تیرے مہر کا بیٹا رب اسطا



وچہ نبوت و مال نول کیتا رب شریک  
 نبشیا بلینول رب نے مچھڑہ یاد نبضیا  
 حال تیں نے مستحق نول ڈالال وچہ کرمان  
 عاقبے نول تیں زمین تے جکر دلو ان ڈال  
 ایڈ اسپ اوہ نے گا قدرت نال خدا  
 ہوو نہرا ان مچھڑے اس فقیر ہون ظہور  
 تینول پینول دوٹا نول کیتا رب فرما  
 حکم اسار ڈاوسنول حالے دیہو سنا  
 بھائی نول جدیدی تے دسیا ایہہ احوال  
 دم دم شکر گزار و اہرت ہو یا مستکو  
 مچھڑی نال اٹو کے دونوں ویر بھرا  
 اکول اوک علیہ نے کیتی الہہ تلمیر  
 سننے وچہ پیش اوہ بدھی رکھدا شہیر  
 جو کوئی اوک مسکان دے نیڑے لنگہ و اجا  
 نوے تے ہارون جان پورا وکس مقام  
 وانگ سریداں بہ نے آندا ادب بجا  
 اوہ مسکان فرعون نے ہونے حال مقبول  
 کنڈا پکڑا لاسیا موسے صاحب زور  
 نگر پیا فرعون نول کتب گیا بار ذات  
 گیا دیکھے جو کھڑے میں دو کوئی عجیب جوان  
 کون تیں کہول آئیے آتھے رے کھلو  
 حضرت موسے آکھیا سنکرا اور دئی گل  
 بھجیا سا نول رب نے دے اپنا فرمان  
 من لے وحدت رب می جو سچا معبود  
 پاک وایت ہوو ہے وچہ قصص الانبیا

دونوں اسپں خداے نول بہت ہرزو یک  
 نالے تختے مچھڑے پاتے وچہ عطا  
 روشن و سداے نور تھیں ہوئی نہ جہان  
 وڈا سپ عظیم اوہ بن جاسی فی الحال  
 جتنے کافر مصرے سبھو جاسی کھاو  
 غالب ویر کافراں موساں اسپں ضرور  
 دونوں جان فرعون نول کبیر و عظیمیاں  
 کرو نقیحت و سنول میری طرف بلا  
 سن حضرت ہارون بھی بہت ہو یا خوشحال  
 فضل اسار دے حال تے کیتا رب غفور  
 چلے طرف فرعون و می کر کے یا و خدا  
 بندہ جس مسکان تے آا اوہ تشریر  
 تیا جو دتھن او سنول کوئی نہ جاوے کبیر  
 تجھے کوئے تیر اوہ دورن دین ڈورا  
 اکول خیر نول کے کیتا ادب سلام  
 امن سلامت و نہاں تھیں لنگھے نبی خدا  
 بالا خانے وچہ وہ بیٹھا سا مجھسول  
 بلیا سبہ مسکان اوہ پیا محلیں مشور  
 جلدی پر وہ کھول تے سہول یا ندا جھا  
 چھین لگا و نہاں تھیں او پر و و شیطاں  
 اے کس دے حکم تھیں نول جلد کہو  
 اسپں رسول خدا تیرے تیرے دل  
 اے اوسدی طرف تھیں نول اسپں بلاں  
 شکریات کلیم و می چپ ہو یا مردو  
 آیا جان فرعون ول موسے تھی خدا



دراوسکے تھے بیٹھیاں گزرتے گئے اور سال  
 آجکھو جا فرعون نول ساڈھی اتنی گل  
 امر نصیحت اونما نڈا سنتوں باسرا  
 جو دربان فرعون تھے نالے مور غلام  
 سکرانگول مسخری کڑے اوہ مجھوں  
 کھٹھیاں تھے وجہ انہا نڈی نول گل کھٹھیا  
 یک دن سی رک مسخرہ پاس فرعون غلام  
 کس نکا ویاوے بن کوئی سرکار  
 تیرے باجھوں ونہاں لے گیا ہوا  
 کھن ساوارب ہے یالن ہار جہاں  
 اچھو گل سن فرعون لے گیا ہوا ہتھاب  
 حال پھر اونہاں پلڑے کے حاضر کئے آن  
 کھن لگا بیٹی نول فرعون کے بہت خوف

خ

کتنے لوگ فرعون ول کرچکا ارسال  
 دو بیٹھیاں نے بکھے تیرے نول  
 یا پھر اونہاں نول نول پنے کول بلا  
 مسخر نول ہی خدا سے اوہا نڈت منہام  
 اندر جا فرعون نول کوئی نہ کھن کھنوں  
 کھن سے کوئی انہا نڈوں مرض بری ہوا  
 و سہا جا فرعون نول سنے حال تمام  
 دو برس تھیں آئے کے پھوڑے ہار  
 جان اپنے رب نول تھیں صاحبے و  
 پیدا کئے جس نے زمیاں لے آسمان  
 نکل لیا اوہا نڈا نول میرے کول تھاپ  
 منو کے آتا تھی ویکر کے لہا فرعون کھان  
 جو کر وچہ قرآن سے ولی تھو خدا

اَلْحَمْدُ لِرَبِّكَ فِينَا وَ لِيَدَا وَ لِبَيْتِكَ فِينَا مِنْ عَمْرِكَ سَيْنُونَ وَ فَعَلْتَ فِدَتِكَ  
 الَّتِي فَعَلْتَ وَ اَنْتَ رَمِيتَ الْكَافِرِيْنَ

کیا میں نہیں سی پالیا تینوں کتنے سال  
 کتنی مدت سوچ وچیر میں نول ساڈھی کول  
 کھیتا تھو اوہ کم جو کر گنوں ساڈھی خون  
 قدر نہ پائے نول اسکی و نول نول نول  
 اکت ساڈھی نول نول پاون اول نول شور  
 حضرت موسیٰ نے آکھیا او سنوں کرا سوال  
 کوئی ارادہ تھی و تھیں نول نول  
 مار یا سی میں ار سنوں نول نول نول  
 ایسے اوکھ تھو و الازم تھیں قصا میں  
 کھن سا نول رب نے پھیا بیٹھا

م

بیٹھا کے اپنا کھیا نے نال  
 اورک لگول نول نول نول نول  
 میں وڈا لے نول نول نول نول  
 قسطی ساڈھی نول کے نول نول نول  
 کس نصیحت اس نول نول نول نول  
 بلشاک میں تھیں نول نول نول نول  
 نول نول نول نول نول نول نول  
 سرکرا او سے نال اوہ ہوا ابیر تھو  
 کھیا اوکھ نے نول نول نول نول  
 اسے طرف فرعون دی تھیں حکم خدا

مخندہ فی تقصیر اوہ بینوں رب غفار  
 نٹھا سال اس شہر تھیں تال میں جلدی نال  
 من وہ میر رب کے دتا خوف ہٹا  
 نالے میںوں بخشا اوسنے حکم احکام  
 چھبیا پھر فرعون نے کون تیرے رب  
 یالن ہار جہان دا ہے اوہ رب رحمان  
 مشرق مغرب تک ہے اوہ یالن ہار  
 خالق رازق خالق دئے اوہ رب غفار  
 اوسکبا جھول ہونہ ہے کوئی معبود  
 ٹول بھی اوسے رب ہی من دلوں تو حید  
 سستی جداول فرعون نے موسیٰ وی تشریر  
 سے اچھ کوئی باولا یا گل تے بے کار  
 جو کچھ اگے تے انوں معلوم میرا دین  
 نا اچھ کوئی رسول ہے نا کوئی مور خدا  
 جو ایھا کھے مونہہ تھیں جانوسہ اسپات  
 جیکہ ہوندا ہی اچھ دل و چہ کرو دھیان  
 دولت سزت شرم ہوندا اس کمال  
 کچھ فوجیت اسدی نظر تہ اے مول  
 موسیٰ لول پھر آکھدا اوہ پلید بلا  
 بندری خانے تددہ لول کر سالی ندیوان  
 موسیٰ کسپا بات اپہ سرگ سوگ نہ مول  
 اوپر رسولال کے داسول نہ جلدار وور  
 ہکوں خوف خدا تیرا کھن اوہ مدام  
 میں کھتی تھیںوں ربدے آیا حکم زمان  
 کلمہ پیکر نام واپر لول نال یقین

نخت نولا اوگناں سے اوہ بخشن ہار  
 منسی ہرے قتل و اگت تادہ خیال  
 ہرسل کر کے پھبیا بینوں پاک خدا  
 داخل وچہ پیمبر ال کیتا تیرا نام  
 حضرت موسیٰ آکھیا جسدی خلقت سب  
 جاری جس دا حکم ہے وچہ زمین آسمان  
 اوسے دا محتاج ہے کل عالم سنسار  
 تیرا میرا سبہ وادھا سہر جنسار  
 لاتی ہر ایک واسطے اوسنوں کرن سجود  
 آئے تیرے واسطے کرن میں تاکید  
 مجلس اندر اپنی رگا کہیں شریہ  
 متے اسدی بات لول کو کوئی اعتبار  
 اوسے اوپر اپنا رکھنا تساں یقین  
 میرے نا جھول کس نے تابہی بنا  
 منن لالو البیدی مول نہ کوئی بات  
 میرے نالوں سدا ہوندا اوہ چا نشان  
 نالے فوج فرشتہاں ہوندا زینال  
 مونہہ تھیں کہاں مار کے بند اکوں مول  
 جیکہ متے ناچھ تددہ پیر یا مور خدا  
 نہیں نال نال یقین دئے نبول بکھان  
 کیتا بینوں رب نے اناخاں رسول  
 مولانا جھول اوسال نے غالب کون ہو  
 و سن اپنے ربدے رات دئے احکام  
 من لے وحدت ربدی اوسنوں بک کھان  
 من رسالت مجھ وی پکڑا سا و اوین



ابھول سنا کہ اگھدا اوہ کافر مجھوں  
 کلہ تیرا کھال میں نال بھین صفا  
 حضرت موسیٰ اکھیا نال سلیم زبان  
 رن چیراں رب تہہ ٹول دسی اس جہان  
 دو جا گل جہان تے مشرق مغرب تیک  
 تیرا تیرا تیرا تیرا دسی رب و دہا  
 جتنی غنیش اوس تیرا چہرے میں ہو تہا  
 چو تھیا ابراخیم تینوں رب سلام  
 جیکر ایہ بہ نعتاں ہوں تینوں منظور  
 سنا کہ اول اکھدا اوہ سرو و و خراب  
 من تیرا ہو قوف اوج مہرت کرو عطا  
 سنا کہ تہی بات ٹول موسیٰ تے مارون  
 پھیراں لوں فرعون تے سدہ مان زیر  
 کہنرا میںوں سور کیر حاجت تیرا میںوں  
 بھاری جواں شیش اہم تیراں پھیر جواں  
 سنا کہ اول اکھدا اوہ کمان شاہ  
 اگے میںوں سنا وندا آپ خدا استیور  
 رب سدا کے پھیر من بندہ گول سداں  
 نال تیرے ملک و چہرے پوسی و و اشور  
 جیکر تینوں تیرا تہہ ہوزاں پھیر جواں  
 دے جواں تیرا تینوں اسی کراں دوا  
 اسی اوہ تیرے تیرے تیرے تیرے یاد  
 من کیا فرعون تے اہم میںوں تیرا  
 رابیس اوس کمان تے تیرا تیرا  
 تیرا جواں تیرا تیرا تیرا تیرا

جے میں تیرے بہانی حدت کراں میںوں  
 کیا دلوے کا کچھ ٹول تیرا پاک خدا  
 جے ٹول تیرے رب تے اے اول اچان  
 اول تیراں تیک ٹول میں تیرا جواں  
 کسی تینوں بادشاہ و اجداد تیرا  
 سویر سال دمی رنگی کسی سور عطا  
 رور قیامت اور سدا موسیٰ میں حساب  
 دسی و چہرے تیرے تیرا تیرا مقام  
 نال تیراں میں ٹول واحد رب منظور  
 نال وزیراں سورج کے دسی کل جواب  
 بھولے میں اسبات دا دباں جواب سنا  
 ریا کے تیرے میںوں کیا بلعہ لوان  
 آپس و پوچھ نہ مشورہ لگا کر تیرا  
 صرف جواں واسطے و حدت کراں میںوں  
 اس کارن میں بے تے اول امان  
 میں تینوں میں بات دسی دینا میںوں  
 میں ٹول اگے تیرے تیرے کو میںوں  
 کچھ تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
 تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
 کراں میںوں تیرا تیرا تیرا تیرا  
 نال جواں تیرا تیرا تیرا تیرا  
 جواں میںوں تیرا تیرا تیرا تیرا  
 میںوں تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
 تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا  
 تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا

راضی ہو یا دیکھ کے حال ہو رہی ہو  
شما بس تیرے عقل لوں کستو خوب جوان  
یے سہی لوڑ شباب می اوہ موی ہول  
جاں من موسیقی آئیے کرے سوال جواب

سدا ماں شیطاں لوں کسدا آفرین باد  
ہن سینوں کچھ موی نہ لوڑ رہی ایمان  
ہن میں کامیوں مننا ہیگارٹ رسول  
جھوٹھا کرے اسنوں کرساں مارا ضرب

مقولہ مصنف و مخفی اللہ عنہ

بہر منکر و اہل ہوسے دنیا تے دستور  
خستوں و چہ ہمانے دیوے یہ آرام  
مطلب و تباہا و شے سرگی کرن قبول  
حال کوئی ہمشکل اوہا نٹوں جاو وورش  
اللہ اللہ کرواں گذر و تھے دن رات  
بھوسے اوس شخصوں دیوے یہ نکال  
ہو یا وانگ فرعون کے مطلب حل قبول  
گذر گیا طاعون جاں بچ رہے بیمار  
نہ کس نال علاج دے سالوں ہوئی شفا  
یا دنیا دے و نہا نٹوں اللہ وا احسان  
جہ تک و ساری طرف تھیں صا حکم نہیں  
بیکرا وں جناب تھیں ہوئے با فرمان  
کیتا سہی فرعون تے دل و پیرا ہوساں  
اس کم اندر رب وا حل نہیں کچھ قبول  
اپر و طرہ اوہا نڈا ہوں جو و وقت  
جان ساڑے کول بے واقف دولت مال  
چتر کے وی ہوں نہ گھر ساڑے چہ شہور  
پیر تھیں نال لیاں جو ہوں محتاج  
ایسے لوگ فرعون دے نال برابر جان

امن اشیا لیش دیکھ کے ہو جاو ان ہوشور  
وکر عبادت رب دی پیدا چھوڑ طمٹا م  
ہو جاوے جگم وہ پھرنہ منن موی  
تسبح یک طلست دے بن کہند فریش  
با جھوٹ یا و خدا تے بھولے کوئی نہا  
اوسویے اوہا نٹوں آون بڑے خیال  
یا و نہ رساں تسبیاں بھلا رب قبول  
پھیر تھی ورن کھیں کرن نہا تے عار  
نہیں نال ہا وری مرض اپریدی کھم او کھا  
نال عنایت اپنی دی جس ایساں  
با جھوٹ فر خدا تے کم نہ ہوندا کو  
کوئی چیز نہ کہے لوں بندگی نفع زبان  
ہو کے نال جناب سے میرے گائے نال  
ہن میں کاہے واسطے نال رب رسول  
رب تھی دے حکم لوں کرے نہیں نسید  
طرف عبادت رب دی ہوں نال خیال  
روزے نالے نماز دی کہری سالوں لوڑ  
سالوں گھروچہ اپنا و صیا حکومت  
توبہ با جھوٹ نال نال و ترخ طے مکان





جیکر سانوں دُنا سے تدر حکم خدا  
 رکھیا تہہ اول سب کے پیغمبر نے المصور  
 دیکھ کر بھی ذابجزہ خلتی موسیٰ نے تیسرا ان  
 بیٹھا اور تخت دے جا فرعون نکار  
 سو راج نالوں چائنا ہوا ورن سوار  
 طاقت بری نہ کسے نول پچھے اکھیں کھول  
 کہند ابی کلم نول منت نال نرالہ  
 تالی کھریسا کلم لے تھو کر کے وچہ پار  
 دیکھ تماشہ اکھلا وہ فرعون بلیڈ

وگ لے آفت اپنی تخر نہ ساڈا چا  
 او سے ویلے سو گیا عا صا ہلے طور  
 ایسین کوئی اوہ جو کھا سے شیطاں  
 کینا بد بیٹا پھر پاک بنی اظہار  
 فخر و انگوں خلتی وچہ شور ہو یا ہر پار  
 آن سیا فرعون دلوچہ ڈاڈا ہول  
 جلدی تہہ چھار اچھ خلتی لول مار  
 اگے و انگوں سو گیا اوں داں بیٹا  
 جیوں آئی خبر ایہہ وچہ قرآن مجید

قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ وَحَوْلَهُ إِنَّ هَذَا السَّاحِرُ عَلِيمٌ بِغُيُوبِنَا إِنَّ مَجْرَحَكُمْ مِنِّي  
 أَسْرَضْتُكُمْ فَمَا تَدْرَأُونَ قَالُوا أَمْرَجَهُ وَأَخَاهُ وَالْعَثَّ فِي الْمَكَائِنِ  
 حَاشِرِينَ يَا قَوْمِ بَكْرٍ سَعَاهُمْ عَلَيْهِمْ

مجھ سے فرعون دے لے ہے جو سردار  
 ہے کوئی جاو و سازا ہ صاحب عقل شعور  
 چاہند ابی ہے ایسے سانوں و پسوں فرعون  
 کیا سن و سنے واسطے تھیں کرو قرآن  
 کہن لگے فرعون نول کل وزیراً سر  
 نالے قاصد نے تھیں بھیج فرود  
 ہر ایک جاو و ساز جو کائل نے شہیار  
 آئے در کے و نہال تھیں ہوں ایز بلون  
 ایہ جو فرعون کول آئی بہت پسند  
 رخصت ہو فرعون تھیں رید اچاں رسول  
 پھیلوں وک مرد و لے قاصد تہہ کھیا  
 جمع کیتے فرعون نے ساھر چار ہزار  
 کینا حکم تمام لول سد کے وچہ حضور

آنکھ لگا و نہا نول اوہ مرد و و مکار  
 لے شک جاو و کیدا اسنوں کلم فرود  
 کھسے ملک تساڈا اپنے جاو و نال  
 و ستو پینوں سوچے کہند انے ایمان  
 و و بال بھرا وال نال کو مہلت کچھ پھرا  
 جمع کرن ہر ملک تھیں ساھر جو مہتمم  
 کر کے جمع تمام لول لیا وں چہ ہر کار  
 نس جاو وں گے ہار کے موسیٰ لے ہارن  
 مہلت بنی کلیم تھیں لئی دیہا کے حید  
 وچہ عبادت ریدی ہو یا عا شغول  
 ساخر نے ملک تھیں لے تمام سدا  
 یک دو تھیں سدا وہ جاو و وچہ شہیار  
 تن سو رساں تسانوں کھیا ہن سرور



پرورش کیتی تسال دی ونا خرچ تمام  
 آج من مہرے مہرے تے نئی نصیبت آ  
 موئے سالوں تے کے کشتا بہت خوار  
 ہوندا وڑی بلا اوہ سب عظیم کسال  
 جیکر او سنوں روک کر تھری کون کمال  
 سکر کہہ سا اھراں تیرے اللہ میں غلام  
 ایسے ہوا تو گری و اچھے کچھ اسباب  
 ونا حکم فرعون نے تیرا و تیرا شعرا  
 جتنا خرچ خرچ و تھی نہیں شعرا تیروں سب  
 قصہ پوہا ہا سا اھراں جا و جا رہا  
 خبر و تھی فرعون تیرا صاف کرو میکان  
 ایسی بڑی میکان ہا چوڑا بے انداز

آج تک نہیں تسالوں سیا کوئی کام  
 نال کسے بچوڑے او سنوں پہرے سٹا  
 جا و ودا ہک سپا وہ کرو او ڈاکٹار  
 سالوں بنت ڈرا وندا آکر او سک نال  
 دیوال گا نہیں تسالوں بہت بے ڈاک نال  
 کسال ایہ بچوڑے سب لوڑ نہیں الھام  
 جے اندہ لے دیوہ اسالوں کسال کشتا  
 گل خزانہ او نہاں تیرا عا فر کر لے جا  
 جا و وے سا مال دی کران تیرا تھیب  
 اندر تھیال تھیال کیتا سب تیار  
 موئے نال مقابلہ ہووے حسن مکان  
 جمع ہووے اوسی جگہ لے سا تے جا و سا

مقابلہ سا اھراں با حضرت موسیٰ علیہ السلام

ہووا ان مقابلہ وقت دو پہر تیار  
 تیرے تے ہارون کھی آئے دیوہ میکان  
 آگے جا و وکال نے طلسم کھی سنا  
 تھی تیرے سپا و نہا تیرے دیوہ سیاں لگا  
 موسیٰ تائیں ویکھو کے کہن لگے سنا  
 لوں ڈا ایڈو تیرے تے سا تھیالے پو  
 حضرت موسیٰ او نہا تیروں کھیانری مال  
 تال کھو رہاں ڈاکیاں سیرا تیرے مہرکان  
 اپن جیتی سپا ہن لگے سنا و و نال  
 ورن کفا کچھ دے دیوہ موسیٰ تھی سدا  
 غالب ہیں توال نہاں تے عالی تیرا نشان

مجھے کھئے کھڑے کن لشکر کھی ہزار  
 پکو عاھا کول کھی ہور نہ کچھ سا مال  
 جا رہاں سب وار کھا ڈھیر لگا  
 وائن بھلا تھی و تیرے تیرے بھلا تھی لگا  
 پہلوں کھی نے انھی کھی لے لے لگا  
 یا کھیر ڈاکیاں سیرا تیرے سدا و و تیرے  
 پہلوں کھی تیرے تیرے تیرے لگا و و لگا  
 تالے تیراں لکھیاں طلسم تیرے لگا و و  
 طلسم تیرا کھی دی و و تیرے لگا و و لگا  
 ہووا حکم خراب تھی سیرا خوف و و کھا  
 سٹ دے عا ہا اپنا جلدی تیرے لگا و و لگا

جو کچھ کہتا اونہاں نے جاو و نال کھام  
 سنکر حکم خدا تیرا حضرت نبی کلیم  
 ستر نرا اوس سب داسو پیاں فی الحال  
 چار نرا اوہ سب جو کیتا اونہاں تیار  
 سو راساں جو اونہاں نے اوس مکان  
 بنگاوا جائے آجے اوہ پیت نہ پھر یا مول  
 فکر پیا فرعون لول تخت ہو یا بیتاب  
 ٹھہرا جاندا نہ کچھ کے کرے لوک نیال  
 جب کہ سچا ہوندا نس کیوں مجھوں  
 کرن روایت سب جاں آیا طرف محل  
 او چاکر کے اوسنوں سٹیا و حیر ہوا  
 نام نشان مکان دابانی رہا نہ کو  
 شور پیا وچہ پھر دے نہ ٹھنی خلیق تمام  
 تال پھر نبی کلیم لول کیتا حکم خدا  
 ہے پاک سائیت ہوا یہ رہا یہ حال  
 کھا جاسی کل ملک دے آدم تھے حیوان  
 سچا کہتا رب نے تینوں نال و بسیل  
 سنکر حکم جناب تمہیں موسیٰ نبی خدا  
 دیکھو نبی و انجمنہ جاو و سارا تمام

عاصیا تیرا اونہاں نول جاسی نکل تمام  
 سب عاصیا اپنا بنیاں سب عظیم  
 ستر نرا ہونہاں ہی ہر سر سے نال  
 پکی لکھے سمجھوں نکل کھیا یک بار  
 کوئی چیز نہ اوسنے چھوڑی و پیر میدان  
 طرف محل فرعون دی ٹھیا اوسے رسول  
 و مشقت کھا کے تخت کھائے خلیا نس فرعون  
 جھوٹا راساں ہوندا رہی ایہ جن نال  
 منہاں ہوا اسنوں طاقت کچھ نہ ہوں  
 دہری سننے مکان لول پھول لیا اوس  
 کنہاں کو کھے بنگے و سیر او و  
 خلقت ساری دیکھ کے رہی تھب ہو  
 جھول جاوے و وڑ کے کر و پیدا اقتلام  
 لے ہی عاصیا اپنا جلدی بکر طرا و کھا  
 پلو حیرت سارے ہر فرعی و سب نیک نکال  
 اندر نہ نہ چھوڑی باقی کوئی مکان  
 جھوٹے جاو و سارا وہ سب سے سب لیل  
 بکر لیا اوس سب لول ہوا تیرا کھا  
 اگے نبی کلیم نے ہوں ہوں کر سلام

وَالْقَبْلِ السَّاعِرَةِ سَا جِئْتُمْ قَالُوا إِنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ لَطَرِبٌ مُّوسَىٰ وَهَارُونَ

و اے کہنے سمجھو وچہ سارے ایمان  
 موسیٰ نے ہارون دا جو ہے پاک خدا  
 جس ہونی فرعون لول سا خیر تیرے سب  
 موسیٰ نے ہارون لول جاتا اونہاں ہی  
 تہ فرعون نے اونہاں نول ایہ گل کہی بلار

کہندے تھے آں اسال ایمان  
 منی و حدت اوسدی نالی لقین صفا  
 موسیٰ نے سنکر تہ کھائے بن لیو تے رب  
 پیش اونہاں تے رب دے سجدہ کرن سبھی  
 سجدہ کر لول لول میں مال کسال خدا



اونہاں کہیا رب سے سدا وارت غفار  
 کہ پھر بھی جینے وجہ ہے جان  
 اوہ سدا وارت سے حق الے تحقیق  
 ایسے کھنکراؤ نہا نونوں کہتے یاد اخبام  
 حال پھر کہا اونہاں نے مال نقین صفا  
 زور سے سنانوں تدرہ جو کہیتا سی گمراہ  
 شالہ پھر اوس کفر سے جاواں نہ نرو پاک  
 عقصے پر کے او نہا نونوں کہتے پھر پلید  
 دیوال کا ہی کسا نئے کھوٹے پیر کٹا  
 جانو گے پھر کون ہے کروا تخت و تاج  
 سنا کر انوں اکھڑے سب کجاہ سال قبول  
 جو کچھ مرنی تدرہ وی کرے سدا ویناں  
 ویرا نے وچہ کر نہگا راج حکومت نون  
 اور ک حد فرعون نون ہو پا پاک نقین  
 سدا جلا دگنا وندا اونہا نئے سدا پیر  
 سولیاں اوپر چاڑ کے تے سارے ٹنگ  
 پھر کبیر ال اکھڑے رب نون صومر نیا  
 سونوں خوف نہ کھا ونسے جو ہیں طالب سب  
 موسیٰ تے ہارون بھی کھڑے نون جا

جو ہے سارے جگہ ارازق سہر خنہار  
 موسیٰ تے ہارون نون طابہ شش نشان  
 اوسکے با بچوں کسے نون کھنکراؤ نقین  
 موسیٰ وارت کسا نونوں وی کیا العالم  
 بتیگا اوہ انساں نون سالیہ سب خطا  
 سن اوکے جاو کر ہی نقین سنگاں سن پنا  
 سن لیا ہی اسالی نے واحد لا شریک  
 جیکر کساں خدا تیرا ہی نقین لئی کو عید  
 اولگا کر کے سب نون سون دیال جیسا  
 سدا موسیٰ کسا نونوں سارا سب عیب  
 تیکے تیرے لگ کے نہ سواں کھنکراؤ  
 بدلے پیر کے ظلم واسے موسیٰ کجاہ سال  
 سنانوں ورجے ان کے گرد و قریب نون  
 سن ایہ نونوں کھنکراؤ پیر باطل نقین  
 پھر اونہا نئے قتل و اظالم چا پاور  
 بونوں وحدت ربانی جھول جھول نون  
 وانگول خراہ منصور سے سونا نقین لقا  
 کھنکراؤ الائے کے گے سب نقین سب  
 اور نیا و خدا تیرے سناں کھنکراؤ

### حالات فرعون

اس شخص نے بعد فرعون واد سال کجاہ سال  
 سدا اولاد نقین نون کیستہ اوس لایعار  
 حضرت موسیٰ او سنانوں بہت سے بھیجا  
 النابی کسم نون کہتا اوہ بسیدا

جھونکراؤ کے حکم کے لکھنے اظالم کجاہ سال  
 شکل کاراں و نساں پھر نونوں کجاہ سال  
 ایسے روک لیا نونوں کجاہ سال سے کجاہ سال  
 پایا پیرے ملک سے چا کے تدرہ سدا

کہنا جا ہی مجھ تھیں تخت حکومت جاہ  
 جاواں گائیں فلک نے رب تیری کوئی  
 جھوٹا سچا تہہ و انحراف کرنے حال  
 کہے کہ پھر ہاں ہوں لگا بہن مہکار  
 ہوئے بہت بند اوہ اوچا پے انداز  
 چڑھ جاواں آسمان نے اوچا پھن بنا  
 بیٹوں سے اوہ جا پدا چھوٹھا لے کذاب  
 سکر حکم فرعون دا اوکی وزیر ہاں  
 اداں خوب بچا لے کے رکھ دی بنا  
 رہیں گے اوں تھیں کچے سب مہکان  
 اڑا اوچا لے کیا اوہ بیٹا راوسار  
 راج آئے فرور جو اوئے لک دھسا  
 جیکر کریں کھلو سکے لگ لے اٹ لگان  
 ست برس سال مہیار اوہ ہوندا رہیا تیار  
 ہو یا جہول تیار اوہ کہنا حکم خدا  
 جنہاں کا یہ پل لگا و کیسا مسی کہمور  
 کہنا جنہاں تیار ہی اوکی اسہ سامان  
 ایسے لوگ فرور و لوگ سمجھ نہ آوے مول  
 حال اس گل ہوں مہیاں گذر کے یہ سال  
 دیکھ لے تھیں مہیاں کہتی برکی و عا  
 من لہی اوں لہون نے بی بی دی یہ بات  
 شاہد ہیں مول آسہ و مول مسلمان  
 بی بی نے فرمایا اس وجہ نہ کہ مول  
 اتنی مدت تدم تھیں رکھیا بھد چھا  
 ایہ گل مسکرا کھرا اوہ فرعون تھیں

جاو و سحر دکھائے کے خلق کریں گمراہ  
 گل حقیقت و سنوں سال تیری کھوک  
 پھر میں آئے کے سمجھاں تری بناں  
 کرتوں میں نے واسطے مک محل تیار  
 جس تھیں میں سماند امور و ارف راز  
 ہوئے بن کر ان دا اول و پیکر خدا  
 دیکھ اوواں جدا و سنوں معلوم ہوں گنا  
 محل بناون واسطے ثرت کہنا سامان  
 اوکے کنسی جگ چھو پکی اٹ ایجا و  
 پخت عمارت او سدن شروع کہتی ہاں  
 کھیر نہ سکدا اوئے کوئی او سنا کار  
 کھڑا نہ ہوں دیو ندی و سنوں مول ہوا  
 سخت ہووے زور تھیں اٹ جانڈر تھکان  
 خرچ کیتی فرعون نے دولت باجہ شمار  
 ہار پھیر لے دتا سہ اوڑا  
 ہو کے سب ملاک اووے لاج لے فرور  
 زندہ رہیا ز اوہاں تھیں کوئی کہ جہان  
 کرد اظلم جنہاں و چہ اوہ کافر جنہوں  
 مک دن بی بی آسہ بیہ چھوے وال  
 یا رب لوں فرعون دا تختہ پٹ اوکھا  
 تھنے ہو کے او سنوں کہنا او وید دولت  
 ہوئے لے ہارون لے آندادہ ایمان  
 کہتا چالی برس تھیں میں اسلام قبول  
 سن میں اپنے وین لوں طاہر کتا حیا  
 ہوئے لے ہارون و چھوڑ تباہی وین



سوئے واگر تدرہ لولِ ملباں میں بنوا  
 کہیا بی بی اس سیر کو یہ استغفار  
 فصل آتے پا توڑت واسوئے کجب مکان  
 اگوں اوس پکیر لے ونا اب جو اب  
 بی بی لے فرمایا کر صبا ویں مفتون  
 تہاں پھر ویں طعون فترت جلا و بولا  
 ننگا کر کے بدن لول کٹرے سے اتر  
 کہ جو بیخا اوس لول کھنڈ پھر میں  
 چھوڑے عقیدہ اپنا تنہوں لول آن کجا  
 دے لے پکیر بدن لول لول تکلیف تہا  
 و کھر عذاب سر سرودا تنہوں سیر مباح  
 استغفار بھلا فرعون کھرا و کھول ہو کرا دو  
 حضرت موسیٰ و انک ہک آیا کرنی جون  
 کہیں لگا لے اسپہ تنہوں قرب کمال  
 کھولے در افلاک لے تیرے کاران رب  
 جو کچھ میں اس وقت لول ب کھنڈ کر کجا  
 تا پھر بی بی اس سیر لول کرے سوال

چھوڑا و نہا لے سے لول تنہوں میں خدا  
 سوئے واگر تدرہ کھنڈ میں تنہوں درکار  
 لسی و چیر بہشت سے تنہوں رب مکان  
 کر سال تنہوں لول میں کر کے سخت ننگا  
 مو سے دے میں میں کھنڈیں سیر گزرا لول  
 فنا و پیر میں دے بی بی لول لول  
 استغفار سیر لول و سنہوں بیخاں تہاں کار  
 کر لے سیر بی بات لے میں کھنڈ لول  
 کہیا بی بی اس سیر کو کھنڈ خیر لول  
 دل میرے دی بات ونا میں لول تہاں  
 رکھ سال و لول واک میں سیر لول  
 اندر کھنڈ لول اپنا چیر تہاں لول  
 بی بی تا میں لول لول کھنڈ میں آن  
 لے اس وقت حضور کھنڈ میں لول  
 تنہوں کھلا و در لول لول لول  
 لسی حاجت در لول لول لول  
 جب تک کہ قرآن پھر وئی رب لول

اِنَّ قَالَتِ رَبِّ اِنِّى لىٰ عِنْدَكَ بِتَائِبٍ اَجِدُكَ وَنَحْنِىٰ مِثْلُ فِرْعَوْنَ وَفُلَانٍ  
 وَنَحْنِىٰ مِثْلُ الْقَوْمِ الَّذِىٰ اٰمَنُوْا

کہیں بی بی اس سیر یا رب پاک جدا  
 بخش بخش تہاں فرعون کھنڈ میں لول  
 تہاں و کھنڈ لول لول لول لول  
 و کھنڈ و چیر بہشت لے اپنا کجب مکان  
 موکتی لول اس سیر لول لول لول  
 چالی سال فرعون لول لول لول لول

اپنے لول بہشت و چیر سیر لول  
 سیر لول لول لول لول لول  
 لول لول لول لول لول لول  
 لول لول لول لول لول لول  
 لول لول لول لول لول لول  
 لول لول لول لول لول لول

ایک دن حضرت اسمنوں آئے و غلط انسان  
 غصے سے موی کے آگے اور مرد پلید  
 چھوڑا زمینوں کران میں موسیٰ نول قتل  
 یا وہ و چیز زمین سے یا ہی و و افساد  
 چاہیے اسمنوں پکڑ کے کرنا قتل ضرور  
 حضرت موسیٰ آگیا جو مویوں گمراہ  
 مہر اور کیسے ڈھول نہ چیلے زور  
 تال و زیناں چلوان و س کیٹی اپنی چھوڑ  
 نام او سدا خسران سے بندہ نیکر کار  
 بھنے کہن سندوق اوہ گھریا بھر اسل  
 کہن دگا فرعون نول رب دا اوہ مقبول  
 قتل کرن دی او سنوں پیری نہیں مجال  
 بہترے نول اسدا کرے دین قبول  
 ایکنگ آگے فرعون نول ہویا کرت وان  
 اس تھیں بعد فرعون و ہی اندر قوم کھان  
 کرے تھیں و ہا نول وہ مقبول جمل  
 جیونکر لوج دی قوم کے بھجیا رب طوفان  
 یا جیوں عا و قوم و دی ہونی قوم ہلاک  
 وانگ و ہا نول سے بھی ہو و و ست مقبول  
 جب کہ ہویا آسماں سے رب دا قہر نول  
 ناکونی یا جہ خدا سیدے سکے آسماں چھا  
 چاروں تھیں و سینے خوب سنائی کھول  
 اورک جلاں پھر اوہا نول و غلط کلام سنا  
 قبطی سائے اوڑو کے کہے بنی نول گیسر  
 بدھے بھندے خیر جو ہے اوک مکان

بلچھے سین او سکد بہ وزیر ارکان  
 نت اسانوں آیکے وس الیہ لوجید  
 نہیں تال مذہب تسانا موسیٰ بدل تمام  
 حادو کر کے نول کر ویسی بر باد  
 جیکر زندہ چھوڑیا یا کسی و و افسوس  
 واکم سنوں او نہاں تھیں کی رب سناہ  
 کھا لوک آٹنی فوج نول کی اکھی موز  
 ہا فر ساس وقت ہک مویوں الی مہر  
 موسیٰ و اسندوق سی کیتا جس تیار  
 بھنے کہن بنایا ہے سہی اوہ خسران  
 حضرت موسیٰ رب و اسے برحق رسول  
 او سدا مدد و کارے قادر عمل جلال  
 نہیں تال کہے ہلاک و تینوں منہ سے  
 آگے نہ سکیا او سنوں کچھ او بے ایمان  
 موسیٰ ہک بندہ ربا مویوں الی ایمان  
 خوف کران میں آسماں کے آئے تال عدا  
 ایوں مت کے آسماں نول غرق کرے رحمان  
 یا جیوں کچھ او نہاں تھیں لوک کھویناک  
 چھوڑو رستہ ظلم و انامو و و مقہور  
 پھر خدا وے امر تھیں نس نہ سکوں نول  
 پکڑو دین کلیم و اسنوں ہک خدا  
 چپ مویوں مرد و وس کوئی نہ سکد اللہ  
 آون لگا گھرا نول موسیٰ بنی خدا  
 کارن قتل کلیم و سہ مویوں سے پیر  
 جیونکر کچھ او نہاں و کیتا و کر ایمان



چھٹ گئے اور شہر سے قدرت نال خدا  
 حضرت موسیٰ بیچ کے گونوں آئے دوڑ  
 نوکر تھے رکڑ کے شہر ال کھا مارے پا  
 اسے کارن چھوڑا تادھو سنوں آزاد  
 دیوں گئے اور جاک نقیہ پیر انام ہمار  
 ایسے گل من کے فرعون نول یا جوش کمال  
 اسے نالی قوم نقیہ جو کوئی لڑ کار موسیٰ  
 عورت کوئی اور نہا نری قتل نہ کر سال  
 ان کے بھی فرعون نے کسنتی ایسے کار  
 و چلے نہ کچھ قتل نقیہ پالی اوس نقیہ  
 بیٹے اسے ایسیاں لگا قتل کران  
 یک دن بھی کلم نول کرے عرض تمام  
 بھی کسی نہ مہر و حجہ اوندے یا مقبول  
 نالی تسارے اوندے اپنے ظالم پیر او  
 حضرت موسیٰ اور نہا نریوں کھیا نری نالی  
 و کھیاں کسنوں بلک اوارث کرے خدا  
 کسی دشمن تسارے جلدی رب بلاک  
 صبر و تحمل اور نہا نریوں و سیا بھی کلم  
 کثرتی ہارت اور نہا نریوں کتا صبر کمال  
 نطلو مال و اصبر جاک ہو یا ان قبول

قبیلیاں نول اور پار کے گئے تمام کھا  
 پورستی خبر فرعون نول پورستی شری پور  
 موسیٰ کے بچھے خلیق وی موسیٰ ان ایجا  
 نالے اور سدھی قوم نول یا نلے پورن فسا  
 نالے نلے نلے نلے نلے نلے نلے نلے  
 لہندا ہلے اور نہا نریوں سال مار خلال  
 قتل کر وال اور نہا نریوں نول پورن کو  
 خلیق بیٹے اور نہا نریوں سال نلے نلے  
 قتل کر یا ظلم نقیہ اور کاسہ نریوں  
 پھر من وے ظلم کے بدرا لک نریوں  
 نریوں اولاد یعقوب نول نبی مہیت ان  
 نریوں پورن نقیہ نریوں نریوں نریوں  
 انہا سخت عذاب نہ سالوں ہوندا نریوں  
 ان کے نالوں اسالی نریوں نریوں نریوں  
 یاری نریوں نریوں نریوں نریوں نریوں  
 و عدا نریوں نریوں نریوں نریوں نریوں  
 دلک حکو نریوں نریوں نریوں نریوں نریوں  
 صبر و شکر و نریوں نریوں نریوں نریوں  
 ہر گ نریوں نریوں نریوں نریوں نریوں  
 کتا اور نریوں نریوں نریوں نریوں نریوں

ہیاں آیات بتاتے ہیں اس آیت شریف

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ لَمَّا خَلَّصْنَاكَ مِنَ الْكَافِرِينَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

موسے سے نول نول نریوں نریوں نریوں نریوں  
 کیتا انہاں اور نالی نقیہ جادہ فرعون نریوں

اول عاصیا نریوں نریوں نریوں نریوں  
 نازل نریوں نریوں نریوں نریوں نریوں

پہلوں بھجیا مہر و چہرے کے قحط و بال  
 سے بے باغ ذرا نکال سہرہ و بال و بال  
 ہوئی خشک زمین سب بارش ہو گئی بند  
 سا نکل رہی یا و چہرہ ہونے لگی کار  
 بے بھری تھیں کافران کلمہ آئی جان  
 اوڑک قوم فرعون و می حضرت موسیٰ پاس  
 لے ہوئی لوں اپنے رب تھیں تنگ و ہا  
 لے آئے اس میں کھڑاں تھے ایمان  
 حضرت موسیٰ رب لوں کیتا سفر فرما  
 بانس ہوئی مہر و چہرہ سو کڑاں تھیک  
 او کا بھے ضرور و اوہ سے لے ایمان  
 پھر اوہ آگرا کھدے حضرت موسیٰ لوں  
 نکال تھیک رب لوں نالے پھر دین  
 حضرت موسیٰ رب تھیں منگی پھر دع  
 کہیا نبی کلیم نے کہ ہو دین قبول  
 ڈریاں وہی پھر رب کے غیبوں بھجی مار  
 سبھی اور زمین سے نظر نہ آوے کار  
 ڈریاں تھوں آئیکے سخت سے اجار  
 جہنم ڈریاں ملک تھیں تھیں کا و و  
 حضرت موسیٰ سے اس میں پھر تھی و چہرہ ہا  
 پھر تھی کافر کے نے نا اندرا ایمان  
 چو تھی والی رب نے بھجی مور بلا  
 سرن بھانڈے کپڑے تھوں کرن نگاہ  
 وہ وہ دودھ کھاون کافران جسے نیلوں  
 پھر آئی کلیم سے موسیٰ منت دار

کوئی جنس زمین وہی ناموسیٰ سن سال  
 مرن لگے آگے تھیں مندے فر حیوان  
 ہر اک چہرہ ایمان تھیں پھر نے نکالی وند  
 تھیں و تار او نہا نٹوں جنوں گرو وند  
 کھے و انکوں ہو کدے کھے بے ذرا ایمان  
 سو رو نال فریب نے کرن لگے اس  
 بے لوں و لوں اس سال تھیں قحط و بال ہا  
 دیکھ تیرا یہ معجزہ ہو سال مسلمان  
 دور ہوا رب نے ہمارا قحط و بال  
 ایسے اونہاں نہ تھیں احد لا ضرر تک  
 بھجیا پھر خدائے نے اور تھیں طوفان  
 جے سا تھیں طوفان آریہ نور ہوا لوں  
 او پر سال تھیں کسال اس میں تھیں  
 دور ہو یا طوفان اوہ قدرت نال خدا  
 ایسے پھر تھی دین لے کوئی نہ آیا قبول  
 مارا ذرا سخت اونہاں نے ذی سے اجار  
 پھر فرما و رحمت سبہ کیتے و نال ضفا  
 نال پھر تھی کلیم لوں کہندے سل کفار  
 و لوں بجا لوں کسا نڈا و ن کراں منظور  
 ڈریاں ب جہاں تھیں کیتیاں ورتا  
 تھوں جا و گری دی او تھی تھیں لان  
 پھر ڈریاں نے جگ و پھر ونا شور مچا  
 کنڑھاں نے زمین تھیں آگے نظر ساہ  
 سوئے اس عذاب تھیں و او تھیں نکل  
 آو سال تھیں دین لے پھر نال لوں مار



کبھی پھر شباب و چہرہ موسیٰ ہر نفس دعا  
 حال پھر قوم کفار نے یا نہ امن آرام  
 منو سے تائیں آگے زلزل اوہ مجہول  
 جاو کر کے اساموں و سپس اپنا دن  
 تال پھر ہور عذاب پاک آیا بچوں ار  
 پھر وہ فن گئی جگہ نہ خالی سے رسول  
 برن آئے روٹیاں نال و ڈال بھر پور  
 جے اک مارن ڈوا وہ پیدا ہون نہرا  
 اگے وانگول آئے کے گمن لگے بدو اٹ  
 کر سال پیری پیروی ہو کے مسلمان  
 کرے دعا جناب و چہرہ موسیٰ نبی کلیم  
 علیا جدول آرام پھر کرن لگے انکار  
 چھپوں والی پھر پھر پھر عذاب غلام  
 خون ہو یاد رہا نے بھی ختمے تے تالاب  
 جو کوئی قوم فرعون تھیں پانی پست راجا  
 اسرہلی قوم تھیں جب کہ ہوئے کو  
 دیکھ و لہا شول اوئے جہ کا فر ملعون  
 قدرت دیکھ خدا پیدا ہی بہت ہو کے برن  
 کوئی چور توں پانی صاف کرانہ  
 منکر اگول آگے اوہ فرعون و حال  
 آگے جا کر او سنوں پانی کرے صاف  
 اور ک سارے آئے کے حضرت موسیٰ پانی  
 قصہ کوتاہ پھر لے لے پھر پھر دعا  
 پھر بھی او نہاں رب و کی منی نہ تو حید  
 ریاضی طرفوں پھر حال نازل ہوندا امر

حکم و تقصیر چہرہ مال ہویاں سرہ فنانہ  
 ہو گئے اپنے ہمدرد تھیں ہنکار وہ شام  
 بیشک تیرے سحر و چہرہ شک نہیں کج ہول  
 او تیرے ہی بات سے سائلوں نہیں تقصیر  
 پیدا ہویاں چہرہ و ڈال باجہ شمار  
 کا فر اس عذاب تھیں ہوئے سخت لہول  
 لذت گھان پکان می ہوئی انہاں نہیں وور  
 اور ک پانی کلیم وے آئے ہر لاچار  
 جہنم اس آفات گھیں سائلوں ملے نجات  
 مثال صدق تھیں جو تیرا فرمان  
 ڈواں رہے و خوف اوہ کیتیاں رب کلیم  
 منکر ہو گئے سہرہ گھیں اوہ سرور و کفار  
 جتنا پانی سرور ہو گیا پھر شام  
 ندیاں نالے و گئے ہو گئے سبہ حراب  
 ہونارے خون تمام اوہ شہرے دریا  
 اوہ چہرہ صاف اوہ پانی منکر سرور  
 اگول پانی بہ اوہ ہوندا خونوں خونوں  
 ریل آفر خونوں کول کہنے سے بچا پیران  
 پانی باجہ حور ساندی موسیٰ ہواں ہوا  
 ہو گئے پھر شامیا پانی حار و نالہ  
 پھر تیرے بدن واکر سال اسیر غلام  
 رور و سرور گداہ وے گل کپڑا کھان  
 پانی سارا سرور ایک تارن عذاب  
 اگے وانگول سخن تھیں مگر گئے پھر  
 وے کے نبی کلیم پھر پھر و گئے جا

کہے کلیم دعا جاں ز گمگت ہووے و در  
 کنٹنی واری واقعہ ہوں تہیاں آن  
 موسیٰ کے ہارون نے گیتی پھیر و دعا  
 امن آسا پیش دیکھو کے ہو گئے ایہ مشرور  
 میٹا و نہاندے مانوں کے قہر نزول  
 جہت تک سخت عذاب نہ رہے و نہا نہوں  
 لے آون ایمان نہ ہرگز او تہوں تہاک  
 و چہ جناب خدا میدے ہونی قبول دعا  
 سونا چاندی او نہاندہ امور جو مال اسباب  
 مہاندے برتن کپڑے مسوے سور اناج  
 ضروری جیکر او نہاندی آئے ویدی کو  
 سخت مصیبت او نہانوں فی و رہش  
 جیکر من یہ اساندی سختی و ہو مال  
 کر کھتال ڈاریاں بہت ہووے بیحال  
 کراں دعا من متالی بہ ہون مسلمان  
 اچھ گل سوچ کلیم نے گیتی پھیر و دعا  
 ایہ پھیر بھی کافر انہ اندا ایمان  
 دیکھتہا من نہاں جاں اوہ کے ممول  
 کے چل راتیں کڈھ کے اپنی قوم تہام  
 اوکے تھیں بعد فرعون بھی لیکر فوج فرید  
 تہوں تہری قوم لوں لسیاں پارا و تار  
 سوں فرمان جناب تھیں مرسلنی ہی خدا  
 کہ و تہاری کوچ دی چھوڑ و مہر مکان  
 و شمس ساڈے دین دے جتنے بننے گرب  
 اوس تھیں کچھ مشر و چہ آواں ہونو شحال

او سے طور کفار پھیر ہو جانے منغروہ  
 ایہ قوم فرعون و ہی نہ اندا ایمان  
 یارب لوں من انہانوں کے کوئی ہر ہرا  
 اپنے دولت مال و کروے من مغرور  
 اس دولت دامان نہ پھیر و کھاون ممول  
 تہت تک یارب نہاندے سخت رکھیں تو نڈل  
 جہت تک سخت عذاب یہ دیکھ رہن کو لیک  
 نازل او پر کافراں کیسا طمٹ خدا  
 سچھ پھیر ہو گیا قدرت رب ہا ب  
 پھیر تھیں رب نے سخت ہوئے محتاج  
 او سے ویلے تہرت اوہ پھیر جانے ہو  
 اوڑک منی کلیم لوں کندے اندیش  
 تہرت ایمان لیا و سال شمس تہا وے نال  
 تہا پھیر تھی کلیم لوں آیا دلوں خیالی  
 نہیں تال لے او نہانوں کر ہی رب بین  
 نہر شے اگلے حال تھیں پھیر خدا  
 لگے منی کلیم لوں حا و گر تھیں بران  
 موسیٰ دلوں رب نے کیتا و حنی نزول  
 او پر کنارے نسل دے و نچ کرو آرام  
 تہا ساڈے پھرن لوں ہا و اربے پلید  
 فوج سنے فرعون لوں کر سال غرق تہوار  
 اندر اپنی قوم دے و ہذا حکم ستا  
 او پر کنارے نسل دے چل کرے گذران  
 اندر دریا نیل کے غرق کرے تہی رب  
 کراں عبادت ربہری امن اسال ش نال



نارے ظلم فرعون تھیں سالوں کے نجات

اکھڑی پو کو میں وہ شرق ہر سیاہ دوات

شرق شدن فرعون علیہ اللعنت مرتبہ رقم لکھا ہے

اندر قصص الانبیاء کی کہے بیان  
 لایا اسکیاں کہتی ایک مجھ نے  
 دے کچھ سالوں مانگوں زور و دم دینار  
 بعد وہاں میں دیو سال سے تینوں مہر  
 رفتی ہو فرعون نے حکم دیا فاعمال  
 حاجت اپنی لور کے دینا پھر پرتا  
 نالی جو اسراں صرے جو زور قیمت والہ  
 رائے نقدی بہت کچھ آندا قرض اوٹھا  
 پھر ہاکان وزیر لول لاگو برے آن  
 آندے سے دے کھراں تھیں بے زور تنگ  
 کے تو نگرا نہاں تھیں نہ کیبتا انکار  
 حافر کپتا کے کر کے اورا خیال  
 سبہ اولاد لیتے بدی چھو لکھو و کھچان  
 زاروں یاہ مگر مہول ہونے سے تیار  
 اوسے رائی مہر و چہر مہرئی شروع و با  
 موسے تا میں رب نے موقعہ دنا خوب  
 کر دیا اور اپنی قول لشکر و اسر والہ  
 اوپر کنارے نسل دے مہر ہی ایک مسیحا  
 نیم جوئی تالی قطیاں ڈکھا جاں احوال  
 نس کے سالوں کجاگ کے مہرئی کوئے سار  
 لکھا اسکیاں سالوں لاکے کفایت  
 سنکر خیر فرعون نے کپتا گل و راز

حضرت موسیٰ کو روح و الیت احد فرمان  
 اول حافر فرعون لول کھنڈ کے ال کھیز  
 کارن اس ویار دے سالوں سے کرکار  
 اک دو دن دے واسطے سبکی سالوں لور  
 جتنی حاجت کسا تھیں سو خرافوں مال  
 کھول خزانہ او نہا لے راکے رکھیا جا  
 چن چن و چول انہاں لے آندے باجو ہمار  
 دولت و نہا مال وہی کسرتھوڑی کا  
 نالے قسطی تہرے سبب جو ارکان  
 مال بہا لے بہ لول خوب کپتے تنگ  
 اگے کھی لے جاوندے سس کپتی وار  
 بہت اکٹھا کر لیا اسکیاں مال  
 باجھول لول کے غور تال وہی کہ بیان  
 ادھی راٹھی اٹھ کے ہر سال اسیں فرالہ  
 روعے اندر ماٹمال قسطی ال جھنا  
 کڈ لیا لے ہر تھیں بہ اولاد اکتھری  
 راٹوں راٹھی نسل تھیں تھوڑے مار  
 اوٹھے لے وہی میلاں سپر لے راٹل ایمان  
 اسکیاں تھیں کر کے نہرا و پھال  
 حال کے فرعون دے لے ڈھال مار  
 مال اسراڈے منگا کے کپتے راٹرات  
 بارال کوہ تکا و سدا جانا کی آواز

سن آوازہ بگل و اجمع ہوئی سرخ  
 سرت لکھو فوج فرعون وہی ہوئی تری تیا  
 سر سر سیر سالاری سرت سو فوج کھیاں  
 ایو سیم لشکر جوڑ کے اوہ فرعون نقین  
 تین منزل واپندہ سی مہر ل او میدان  
 دھاوا کر کے فوج و اوہ مرد و خدایا  
 ویکھو و نہا نول اکھدا فوجا نول لکار  
 لظری ہی جدا و نہا نول او ندھی فوج کفا  
 دس ساوے اگے لگول کر کے زور  
 سن دی کوئی واہ نہ سالوں کھول مہل  
 حضرت موسے اکھیا فکر نہ کر یو کا  
 اوے وقت جناب تھیں آیا جبرائیل  
 اے موسے وریاے تیرا عاھا اپنا مار  
 مار یا عاھا نبی نے پاٹ کس وریا  
 موسیٰ دی سپہ فوج سی بارال قومال جان  
 ساری فوج کلیم دی لنگھ گئی جلد پار  
 فکرال و حید فرعون بھی کرا لکھ و نسل  
 گندا اپنی قوم لول بلول اوہ سپلاو  
 حاو و نال اول کل چہر سترے لیکھا  
 مڑھ لول قوم لول گندا اوہ شہیدان  
 آپ و لیکھ چہ خوف تھیں سول کر نر  
 لیسو و لیل سو چلا موسیٰ وہ تلون  
 بن صورت اک مہر دی آکسا جبرائیل  
 لیسو موسیٰ فرعون دے کھورا اوہ لکھ  
 والی موسیٰ وحی نے کھوڑی و چہ وریا

پاس فرعون لعین دے لشکار ہی موج  
 سنوا مہر و فوج دے کیتا سپہ سالار  
 کیتا ساری فوج و اسپہ سالار مان  
 پکھن چلیا اوہا نول فوجے بن سیدین  
 لشکر ہی کلیم و ابلیس جس مکان  
 دو جے دن او بچکھ دے سپرے پو متاھا  
 ملو جالول وور کے پکھ و چور فرار  
 موسے تامل کھدے رگل سارے پار  
 گول نظری آوند اے وریا و شور  
 پکھ لجان سالوں اوہ کا فوجہ نول  
 سالوں اوپر و سکھ موسیٰ فتح خدا  
 موسے تامل حکم اے بھجیا رب جلیل  
 تینوں تیری فوج لول تین لنگھا اول پار  
 مارال حے موسے قدرت نال خدا  
 لنگھی مارال دھالی تھیں اک اک قوم کھیل  
 سترے بلیندے رہ کے دشمن بہ اوراز  
 تلے وانگول ویکھدا اوپر کنا سے نسل  
 ویکھو موسے کیدرے عا و و چہ استا و  
 لے کے انی قوم لول لنگھ گنا وریا  
 مرت کے مچرہ جان کے ازل  
 و ب مرال مت نسل و چہ کھیاں پار  
 کھو لکھ عا کے پھرال من موسے لول اول  
 کھوڑی لے اسوار سو او کھناے نسل  
 کھوڑی لول اوہ و لکھ کے لکھنا لیسو  
 گھوڑا لکھ اوہ نسل و چہ لکھ آید وھا



کس کس و اگان زور تقیبن مہور مسافر  
 زور زور فرعون لول کے ریوچہ نکل  
 مگروں ہور فرستہ پیاں جلدی ہوا سوار  
 زالی و تاوچہ نکل کے رہ لول زور زور  
 ہرچ کے و چکارا و ہجر و ہجیندے  
 فرعون لکن جال و گانخوٹے کھان  
 سے و امعبود میں مہیاں نال تقیبن  
 سکم موباد و گاہ تقیبن کے مہر و پید  
 کے زانج خاک لول مئے رب مہر  
 یہ جہر لول کے یہ تھی لول و چار  
 تکی لول پید کی رب چار کے قبول  
 سطر قبول و سک موندہ سو و تان  
 لے و لول رب لے و تان مہر نگہار  
 لب موبے بہ چارچی باقی رہیا نہ کو  
 پرکار کے نکل کے مہون انک اسلام  
 پیرا جے زہر ہنساں آئے پاک تقیبن  
 بن اور سدرے ظلم تقیبن فرورے کمال  
 رب لانس فرعون و تکی باسر کادھ و نکھا  
 لے لانسال ہور بھی و تیاں رب نکال  
 ایک مہون رب و امہنڈا شکر گزار  
 مہر مہر پٹ فرعون و می موبے مہر خدا  
 مہر ہان پید و می کتی بہت تلاش  
 مہر لے ہارون پھر لکھتی نوح  
 مہر کے کفار جو باخ مہر مسکان  
 مہر مہر پیاں موبہ مہر مہر جا

ایسیراومی ویکھ کے مہرے و مہر لول  
 تان جاتا مہر و لے موباکم و تیل  
 و صک انہر فرعون و انک شکر چاک مار  
 باقی کوئی نہ پھر بارب نبی و اچور  
 پانی سارا لک گیا تک موبہ دریا  
 کھنڈا میں مہر رب لے لے انہر ایمان  
 سچا و سدا رب سے سچا اسدا وین  
 مہر لول و لے مہر تقیبن مہر لول  
 مہر تیر ایمان یہ مہر نہیں قبول  
 کرن لگا مہر و و اہمہ توبہ مہر و ہا  
 مہر لے تان یہ لغتی توبہ کرے نہ مہر  
 مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر  
 سنے تان مہر مہر مہر مہر مہر مہر  
 و لے رب کے مہر لے و زخ و لول و مہر  
 مہر مہر لانسال لولیاں و مہر مہر مہر  
 مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر  
 حضرت موسیٰ رہنوں کس تان مہر مہر  
 حکم لے تقیبن لانسال و کدھ سبھی و کما  
 ایسیراومی ویکھ کے بہت مہر مہر مہر  
 و مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر  
 مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر  
 ایسیراومی مہر و مہر مہر مہر مہر مہر  
 مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر  
 سید اولاد و تقیبن لول مہر مہر مہر  
 مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

Marfat.com

حضرت موسیٰ ملک نون خوب کیتا آباد  
 اندر قصص الانبیاء راوی کرے بیان  
 نس ایبا فرعون تھیں شاید وہ مجہول  
 اور یا وہ مصر وچہ غرق ہوئے جاں سب  
 عاجز ہوئے و رہد کر و اچھرے گزار  
 کیتی عرض کلم نے پیش خداز حسان  
 حکم ہو یا درگاہ تھیں و تھو اسدا حاصل  
 جو زکرا سنوں جگ تے کیتا اسال خوار  
 سکر نبی کلیم لے آندا شکر بحار  
 گرن سو بیت مصر وچہ جد ہو یا آرام  
 نال رسی تھے پھر وچہ سدان گوہ طوار  
 نالے کچھ علام بھی سزماں تے مال  
 کسا وچہ جو بکریاں کھلے چروان شیر  
 بی تی تے فرزند بھی بیٹھے خوشیاں نال  
 سارا مال اسباب جو آیا اوس مکان  
 زندہ سے کسی مصر وچہ اج او نہادی ما  
 حاضر کیتا مال بھی زن فرزند غلام  
 وسط لقبیت خلق لوں کروا دن تے رات

شہر و تھیں کفر و می رب می نبی سبیا و  
 ایسی جو فرعون و خاص وزیر با مان  
 تا ہیں اوسد کی لاش وایت نہ لگا مول  
 اوسد سے تا ہیں آوندیاں انہاں کیتا  
 پاک دن و سنوں پنڈیاں و تھا نبی خدا  
 یارب ایہ کیوں غرق نہ ہو یا ایہ کیا  
 انہاں ہوئے و رہد کر و اچھرے سوال  
 و ب مرنا اس حال تھیں بہتر وہ سے وار  
 دشمن ساوے رب نے کیتے مارنماہ  
 قبضے نبی کلیم وے آیا ملک تمام  
 حمد آئے سن کس جس جگہ تی ایل شعور  
 حاضر حضرت و نماں و انعم کیتا حال  
 انجے نالوں و نیاں وہ وہ ہو یاں وہی  
 امن سلامت نضر بھی امن سلامت مال  
 سہ کچھ و تھوں مصر وچہ آندا امن لمان  
 خدمت آندا او نہادی سبہ کچھ رکھیا  
 کیتا نبی کلیم نے نالی کول مضام  
 اکول سنوں یدین تھیں جوں ترمی رات

## ذکر نازل شدن تورات پر حضرت موسیٰ علیہ السلام

حال کچھ مدت مصر وچہ حضرت نبی کلیم  
 اسرئیلیاں نبی لوں کیتا عرض سوال  
 جسوچہ ترمی تھرے مہوون کل احکام  
 حضرت موسیٰ رب تے ہو یا عرض گزار  
 حکم ہو یا ہیں تھرے نازل کراں تورات

لو کال میں دن و می آیت نبی کلیم  
 رب تھیں ملک کتاب لوں سا نون اچھا  
 معظم ہوئے اسانوں نہ حلال حشر  
 یارب کوئی کتاب توں میں تے جلا و تار  
 روزہ رکھ کوہ طور تے اترتو تیرے دن رات



تال پھر حضرت قوم نوحؑ بنا کر جواب  
 فرمایا دن اور رات کتنا حکم خدا  
 انھیں اور اسکا تال تقابین  
 سن کر کہا قوم کے لئے حکم کے منظور  
 موسیٰ نے اس طرف تھیں جہاں کتاب لکھی  
 تال پھر شراوی لے کر اپنے تال  
 سے کسی باغیا اور نہا لوجہ پوچھ کر چون نون  
 سبہناں تاپن انہی کے وقتوں میں لڑا  
 تیرہ دن راتیں رکھا روزہ دن بھرات  
 ستر بندے ہو کر آئے تال کلیم  
 چھکے اور دن جدول پھر اندر پاک خدا  
 موسیٰ لوں فرمایا خالق پاک غفور  
 چھکے پتر سال تمہو کے روزے دار  
 کہتی ہر جن جناب وچہ موسیٰ بنی کلیم  
 اتنے روز زبان کے چہ نہ لائی کو  
 چھکے میں اس واسطے پتر مونہ وچہ بار  
 تال پھر وہ فرمایا حضرت موسیٰ لوں  
 روزیداروے منہ تقابین تمہری آئے بو  
 دس دن اکٹھے ہو کر لوں روزہ کروں رات  
 سن کر حکم جناب تھیں موسیٰ نیک خصال  
 دس دن روزہ رہنے کو تاہم رووہا  
 سن کر انکو آگے دے موسیٰ لوں اوہ یار  
 جہاں اسکی نہ دیکھے اکھیں تال خصال  
 سالوں بھی گورہ پھر تہ سے چلی اپنے تال  
 حضرت موسیٰ اور نہا نون آکر یہاں رسول

چلیا میں کوہ طور سے رہیں بس کتاب  
 چھکے چلیا میں تال چہ اپنا نہیں بھرا  
 کہتا میں ہاروں نون اپنا حاشین  
 ایسے لوں گھرا آدمی نے جانال ضرور  
 کہتے تھیں اکھیں اپنی شک نہ رہے نون  
 آئے طرف کوہ طور وہی موسیٰ نیک خصال  
 باقی سپہ جوان سن بندے کو ناگون  
 لے آئے کوہ طور نے پاک لے پاس پہنا  
 جو نکر حکم کلیم لوں کیتار بدمی ذات  
 تیرہ دن روزہ انہاں ہی رکھا با کلیم  
 پت ورتال لوں کے چھکے مونہ وچہ یا  
 یا رہا یہ تال نے رونے وچہ فہم  
 نا چھو لوں میرے حکم وے کہوں کہی کہ کار  
 تیرہ دن روزہ رکھا یار سال کلیم  
 کیتا لوں خیال مت نہ تھیں آوے بو  
 تال جو اوہ مسواک وے ہون جا بجا  
 قسم سے بنوں انہی کن انے موسیٰ لوں  
 ہینوں کنہر شک تھیں جنگی لگ وہی سو  
 اس تھیں چھکے تدر لوں تال اس تورات  
 یارالی لوں نہما وندا جہرے موسیٰ تال  
 اوں تھیں بعد تورات پھر نون کے جلا  
 اور تہری بات وے نہیں سالوں انہما  
 تورات مگر اسال لوں لوں تقابین نہا  
 ویکھیاں اسکوں سائے من لوں فی الحال  
 تھیں خداوی ذات لوں یہ سدا رسول

کرو میری بات تے تیں تمام یقین  
 یہاں ہی خدا سب لہر حذر دور لگا  
 تال پھرنی اونہاں تے بھجی رب غفار  
 ستر ال وچوں یک زندہ رہیا مول  
 کئی عرض جناب وچہ یا خالق و ہاب  
 بھجی میرے نال اوو کر کے اونہاں گواہ  
 جے تیں مہر نال یہ واس بھرنہ جان  
 کہیں کدہ ہرے اونہاں مول آیوں مار سکا  
 کر لوں زندہ اونہاں مول یارب جل جلال  
 مہوئی اپنی کلیم وی عرض و عا منظور  
 وہ دن روزم ہور پھر کھیا با لفظ ہم  
 چالی روز کلیم لوں ہونے جدول تمام  
 باجھو سہلے وکھا دے قادر ذوالجلال  
 شنی کلام خدا سب دی جب ہم تہر وال  
 اوکے لذت عشق وچہ اوکھا شوق تھا  
 نال محبت رب لوں کر و عرض سوال  
 ویکو مال تیری طرفیں نظر کول پاک وار  
 سن ایسہ بات فرشتیاں کہیا موسیٰ لوں  
 سو کے لہر خدا سب آمنگیں لوں دیدار  
 جکویہ ذات خدا سب اچھل نہ سکا کو  
 اس کھیں بعد جناب تھیں ہویا ایہ فرمان  
 وچہ طرف زمین وی ہونے جال اکوار  
 وکھی تخت ہر ایک ساری مخلوق سات  
 کر کے حمد خدا سب دی ہویا عرض گزار  
 وپہ اپنا دیدار لوں بیٹوں شوق کمال

ڈھے باجھوں ننا ایہو سا وین  
 ایسے و نساں کلیم وی بات زمینی کار  
 سب نال لوں ووساڑ کے کئی اچانک بار  
 حضرت موسیٰ ویکو کے ہونے بہت طول  
 میں و سچ اپنی قوم لوں ویساں کیا جواب  
 آئے تیں کتاب ایہ نال پیکر کے ہمراہ  
 کرین مہرے اوپر اوو سا سارے را گمان  
 آنڈی سے لورنت تھرنے ولوں بنا  
 مال جو پھر ایہ گھرنوں جاؤن میر نیاں  
 زندہ اوو سے وقت اوو نکلتے رب غفور  
 جیوں کہ حکم جناب تھیں کیتارت رحیم  
 جا اوپر کوہ طور دے تہتی پھر کلام  
 تہر با نال کیتیاں حضرت موسیٰ نال  
 لذت نبی کلیم لوں آئی باجھو شمار  
 دل وچہ شوقی دیدار و انال ہویا آ  
 یارب بیٹوں بخش لوں اپنا پاک جمال  
 سرکت اترتی آکھا مار ت و نہر دیدار  
 اے بے گمان تے ایہ کی آکھیں لوں  
 ایسی طاقت کسید لوں آہیں اس سر بار  
 اے موسیٰ ایہ طمع لوں دل نے تھیں فہو  
 اے موسیٰ لوں زمین ول لور حیاں  
 آئے لفظ زمین تے جتنے سبہ اسرار  
 ویکو تجب ہوندا نبی علیہ الصلوٰۃ  
 یارب تیری خلق وانا من انت شمار  
 مال پھر حکم جناب تھیں کیتا جل جلال

Marfat.com





سکیں اچھریاں کلیم پھیر پھیر گیا کچھ دیر  
وجہ درگاہ خدائے سیدی لگا کر ان پو کار  
تال پھر خالق پاک نے کیتا اچھ فرماں

سائیت پھول عشق نے پکڑا کھایا پھر  
سرخ امرتھی نالکا ہینوں وہمہ دیدار  
جیونکر شاہد حال ہے آیت وجہ قرآن

قال لئن سرائی ولكن انظر الی الجبل فان

ستقر مكانه فسوف سرائی

یعنی حکم جناب تھیں ہویا ایسے نزل  
جیکر تینوں شوق سے غالب ہویا  
جیکر تینوں دیکھ کے قائم رہیا ہمارے  
حال پھر طرف بہاروی جلوہ کیتا رب  
ذرا قدر دکھا لیا رب نے اپنا نور  
خبرت ہوئے دیکھ کے دکھا ہوئے ہوش

دنا و چہ نول مجھوں دیکھ نہ سکیں مول  
کر کے نظر بہار مول پہلے نول ار ما  
تال پھر نول بھی مجھوا دیکھ نہ سکیں  
تھیل نہ سکیا تال او ٹوٹے ہوئے ہنس  
ریزہ ریزہ ہوئے کے اڈ گیا کوہ طور  
اوس شخصیں بعد دیدار و اچھریاں ہوش

### مقولہ شاعر

و بکھوج گل دوست تو بہت فریبی پیر  
و چہ ہمالاں بٹھے کے اکھن اوہ تمکار  
پی پی بھنگال اپنی رہی نہ ہوش حواس  
روزے اتنے کاڑھے نیرے جان نہ مول  
وجہ زناہ شرب دے رکن سدا مستقول  
ظاہر ہوئے لٹا وہ باطن ہوندا شیر  
بھٹے پیر تیاوندے جاڑا سال زنا  
اوس منزل وجہ اسانوں ہوندا قرب حصول  
سروں کوں مرید جو حال نے بیدین  
جیکر ہوئے عقل لچھ او نہال مریدان پاس  
سرو سے نول جلد رب دانہ ہویا دیدار  
ماچھ فرستے جدول اوس کیتی آپ کلام  
گفتنی والی رب نول کیتا عرض نول

کیاں لافال مارے توں نکر ن شریر  
سانوں سروم رب و احال سے دیدار  
و اصل بن خدائے خیرال دین اگاس  
ہم کھن قرب حضور و اسانوں سدا حصول  
کہن مرید جو اساندا سرور و امقبول  
کر و او وہ شرب نول ایسا سا و سر  
اسن و لچھ بھنگال ہوندا خامی نقار  
جو کچھ ہو نہم تھیں آکھے سہ ہوندا منظور  
سُن سن اوس بکواس نول کرے بے لقمین  
سچھیں اصلی بات نول کر کے نول قیاس  
سنت لکھوں کلام بھی کیتی وجہ تیار  
خول شمس طلب دیدار تھیں ہویا لرام  
پار ب ہینوں بخش نول اپنا پاک جنالی



لن سترانی او سنوں کیتا حکم خدا  
 ہو کے لوں جہد حکم یہ کتیار بفقار  
 لال ابدت او نہا سنوں مدد کرے شیطان  
 تاہیں بے فرمائیاں کرے ہو منحصر وہ  
 جیکر ہو نڈا او نہاں لوں رب اقرت ملی  
 غیر شرع جو ہوئے کے پھیر سداوے تیر  
 خارج دین ایمان تھیں تھے او پسر شیطان  
 روز قیامت دوزخیں بے گناہان بلند  
 چھوڑے پسر جس بات لوں کطول نکلام

و نہا اندازہ لوں ہوندا نہیں فقار  
 و سنوں کیتا پوسٹی پان کوں ویدار  
 اپنی شکل دکھائے کے کردائے ایمان  
 پوسٹ بھنگ خیراب سچہ من سداوے  
 سرگنہ باہر شرح تھیں پسر نہ ہوئے رسول  
 حالوں او سدا پشیمانے تشریحان تیر  
 سمجھے تھی جو او سنوں سوچی بے ایمان  
 کھوشیاں وانگوں سنگس لکھے پسر پیر  
 تھی وارہوئے پسر جو واسے امین غلام

روح بہ قصہ

جال پھر مومن سنبھالیا حضرت نبی کلیم  
 یارب تو سبحان میں پاک تیری نے ذات  
 سیکو وقت جناب تھیں جلدی رب جلیل  
 لے آو تھول جانے کے تھی رشتہ نزار  
 تال پھر جبرائیل نے نال تباہی جساء  
 قدرت والی فکرم لوں حکم و تار حسان  
 لکھی اور اونہا لکھے سورت یک تزار  
 ہر ایک آیت اور می اتنی لکھی جہاں  
 اندر سر آیتے وہ اسو جان و عیب  
 لکھی مدح محمدی رب نے وچہ پورات  
 چار نزار فرشتیاں اوہ توریست اوٹھا  
 و دکھا جہد توریست وچہ حضرت نبی کلیم  
 کیتی سرفش جناب پھر ہوئے بے گناہان  
 ہو یا حکم جناب تھیں طرفوں رب روف

توہ کردار دے کے کے رب رحیم  
 میں تو بہ اسباب تھیں میری تورات  
 بھیجیا طرف بہشت دی حضرت جبرائیل  
 ہوئے خاص زمر وول رہیت باجھتا  
 ستر نزار ال کھتیاں حاضر تھیں تال  
 لکھی توریست میں نہاں نے جو میرا فرمان  
 یہ سورت و حیم اتال اسے قدر تار  
 چھٹی سورت لکھی لکھی وچہ تزار  
 وہ سو و عداہ لکھا قدرت رب محمد  
 عالمال دی تشریح تھی جوئی نہکھرفا  
 اگے نبی کلیم نے دی آن لکھا  
 عالمال دی تشریح سے لکھی رب رحیم  
 یارب کس دی سورتوں انکھ علا  
 آیت نبی محمد و لکھی ایہ سو و صوف

بہتر تیری امتوں اس دمی اُمت کل  
کلمتی نرض کلیم نے یارب پاک خدا

موسیٰ رہبر جنہاں دا حضرت ختم رسال  
اندر میکے وقت نے غیال کریں بوطا

الوقت و قتی و اعطاء لبعیزین

ایہہ نال میرا وقت سی لینے دا انعام  
تیری اُمت وچہ اوہ کولوں یار حسان  
حکم ہو یاد رکھا کہ تھیں کن اے نبی کلیم  
پیشاں کلیم بے اوسدا نشان خبیب  
جد تک اوسدے اوڑنوں نے نہ ایمان  
کن کر حکم جنات تھیں موسیٰ بن عمران  
اس تھیں بعد کلیم پھر نے نوریت کتاب  
نالے نہ شخص اوسدے تھیں جہنم نال  
اے جہنمکار قوم دا وٹھا اگر سال

کیا باعث جوہرے کیتا تہہ اکرام  
جنیسی تہہ توریہ وچہ کسی صفت بیان  
تیرے اوسدے نشان وچہ میگا فیرن  
تیرے نالوں اسانوں نے اوہ بہت شکر  
تاک وچہ تیری تینوں نے نقشان  
اوپر ختم المرسلین نے آیا ابسان  
رخصت ہو کوہ طور تھیں آیامہ کتاب  
آئے اوہ کھی مصر وچہ سارے تہہ حال  
سنوں بے پیر تھیں تھیں اوہ کھی احوال

احوال گوسالہ پرستی قوم موسیٰ علیہ السلام

جسدن طرف کوہ طور دی گیا کلیم خدا  
پچھیل اوس تھیں موسیٰ خلعت نے فرما کن  
وچہ اوہاں نے سامری آہاک سنیا کہ  
وچھے وانگولوں اوسدی اہی شکل تمام  
گائیں وانگولوں بولد اجدم کرے آواز  
غرق کرن فرعون نون جس دن جبرائیل  
بتھے قلم لکھا وندی گھوڑی اوہ باب بار  
دیکھ کر امت سامری کیتا دلوں قبائس  
موسیٰ دی ادا دلوں بھجیا پاک الہ  
کر کے دلوں قبائس اہہ سامری مریح لاک  
رکھی اپنے کول اوس مٹی اوہ چھپا

حضور گیا لارون لول اپنا جا بجا  
کوئی نہ سدا اوس دا و غلط کلام بیان  
سونے دایک اوسنے کستابت تیار  
اوس وچھے لول پوجھے لوگ خواص عوام  
لوں اندرا اوسنے سہگاسی اہمہ راز  
گھوڑی اوپر سوار ہو آیا اوپر نیل  
تازہ گھواہ اوس جگہ تھیں نونہا بند  
شاہد جبرائیل اہہ جاپے ہو سواس  
ناہیں اسدے کھون تھیں سدا موبد لکھا  
اوس گھوڑی دے کھون تھیں تگولہ کھیا  
کے دہاڑے بس تھیں جا وولوں بنا





سرگز میری بات نہ کہتی انہاں قبول  
جو کچھ کہتا سامری کرے اوہ منظور  
اوسے ساری قوم نول کی تہاں گمراہ  
ایک گل کن ہارون نول موسے و تا چھوڑ  
کنول تہ میری قوم و چہ پایا شور و سدا  
لین گیا توریٹ ہاں اوپر طور پہ سار  
و چھاریب بنا سکے رسیوں یوحنا نول  
سن کر اکل سامری کی تہاں حال بیان  
میںوں اپنے جیونے وئی ایہہ صلاح  
قہقہہ کوتاہ سامری و سیا جدا حوال  
پارہاں اسبات و چہ بہت ہو یا حوال  
مھاوول سے ایہ سامری تہ تہاں لیا بتا  
ایہ کوئی تیری طرف تہاں سے از مالش سب  
جنول چاہاں آپ نول گرو یوں گمراہ  
گو تہاں میرا پارہاں و دست مدو کار  
حکم ہو یا ورا گاہ تہاں حضرت موسیٰ نول  
میسوے با تہوں تیر نول جا تا مدو رکھوال  
تہاں تیری قوم سب کوئی بے فرمان  
سن کر حکم جناب تہاں موسے تہی خدکا  
بشک میں گفتیں ہو گیا بہارا ایہ قصور  
حکم ہو یا منظور سے تیرا عرض سوال  
رسن نہ و پھر و مصر و چہ کوئی بے ایمان  
جیکر شہروں نکلتا لڑن نہ اوہ قبول  
یاک و دیکر نول کرن اوہ آپس چہ سلام  
مسد حکم خدایہ موسیٰ تہی کتبیم

بڑھا میںوں جان کے خوف نہ کرے نول  
اوسے و چھا سار کے پایا سب منظور  
اوسے بت یوحنا کے کہتی خلق تباہ  
سامری نول پھر سدا کے کہے لعن کروڑ  
و چھا بت یوحنا کے دین کہتا بر ما و  
پچھے میرے خلق نول و تا تہاں و کھاڑ  
خدی مری نالی ابریکتا کم ز نول  
کہتا جوں تیار سی و چھا اوس شیطاں  
و چھا یک بتائے کے لوگ کراں گمراہ  
حضرت موسے رب نول کروا عرض سطل  
اس و چھے بیجان نول وئی کس زبان  
کیا قدرت سی و سنول پسند آپ بلا  
تو ہاں ہر یک مرد و مالک ہاں پارہاں  
جنول چاہاں مالکا بخش سدا ہاراہ  
بخت ش میرے حال تے کرے بخشہار  
کیوں سوئی ہارون نول امت اپنی نول  
اور توکل رب و می آیا نہ خصال  
جیکر میںوں سو نیدول نہ منہا القضاء  
تا تک ہو کا لکھدار تا بخش خطا  
ہاں نول میرے ہاں حاکر توبہ منظور  
ایسراہلی قوم نول شہرن ویو نکال  
جنہاں و چھا پوچھا ہاں موسے بے فرمان  
قتل کرا و نہ نول یک نہ چھوڑ و ممول  
ایہو سب سے سبوی جو کفار تہاں م  
اندرا اپنی قوم وے کہتی ایہ کتبیم



جتنا کہ ہو وہ تفسیر نہ آپس میں مقتول  
 اہل سنی قوم نے نہ کبھی تا انکار  
 پھر تلواراں نکھالیاں پاک و وجہ دل صاف  
 پیوستہ ہتھال و حیحہ آئے کے شعور ہو یا بریا  
 ستر شراراں ہو گئے کافر وہ وقت کلام  
 تو یہ کبھی اونہال نے پیش ہی دے آ  
 اس تختیں بعد کلام نے تختیاں اور تورات  
 حکم کتابیہ تختیاں ربانی پاک کلام  
 پھر تفسیریں سب اسنوں بدی ایہ کتاب  
 سزاگوں آکھدے دو کم ہوں مہول  
 جیکر ڈھال کتابوں گھول ڈھال گناہ  
 موتے نے فرمایا دوویں کرو فرود  
 ٹال پھر جبریل نے حکمیں نال خدا  
 تیسروں اہلوں مہر نے دتا آ کر تان  
 جانا دل و چہ سب نے ہے یہ قریشان  
 دے کے ساری خلقی جہاں بہت ہوئی حیران  
 پھر سو کتاب توراتوں ٹالے کرو گھٹل  
 ایہ گل سکر لہنیال آندا صاف یقین  
 بعضیال ہالے خوف دے ہو ہوں کپیا اقرار  
 حال خلقت اس طور تھیں ہوئی مسلمان  
 جہاں دل ہے جہاں کھلیں کیتا وین قبول  
 صرف جہاں اقرار سی کیتا نال زبان  
 حضرت موسے اور انہوں کہنا یاں بلا  
 ہو یا رب وہی طرف تھیں ہوئی اول فرمان  
 گناہ فلانی تسم و اجلا ہی گنج کرار

تدر تک نہ گزرتسا ندی توبہ نہیں قبول  
 آپس و پوچھ لڑن لوں ہوئے سب تیار  
 آپس اندر سب نے وہی تیغ چلا  
 کپڑے لحاظ نہ کسے واکوئی بھین بھرا  
 بائی جھپڑے رہ گئے آئے اسلام  
 کتنا ہی سوال پھر تھی رب حلا  
 رکھیاں آگے اونہاندے ہی علیہ الصلوٰۃ  
 لکھے اور اونہاندے اللہ دے احکام  
 نالے کر پوچھ بھی پاؤ اجبر تو اب  
 پاک کم بیشک وہاں تھیں کساں سنیوں  
 جیکر کیتا نال نالی برضاے دشمنوار  
 ایہ سیر اونہال دو ہانوں کیتا نہ منظور  
 آندا اور اونہاندے پاک بہاڑا و کھا  
 خلقت ساری دیکھ کے لگا تھیں گمان  
 آیا اور دگ کے ساؤمی سج او کھان  
 حضرت موسیٰ اور انہوں کیتا نہ فرمان  
 نال ایہ رب دے حکم تھیں آت جاسی گل  
 ولول زبالتوں ہو گئے ہو گئے صواب دن  
 ایہ پروانگ سنا نقال اول رہا انکار  
 ہو یا اور بہاڑا وہ رہی رب انان  
 وجہ عبادت رب وہی ہوئے وہ شتوں  
 پوچھنے کے پھیرا وہ دیکھائے ایساں  
 تسم خدا وہی تسانا و چھا ویاں جلا  
 جیونکر بن بسو و تھیں راوی کرے بیان  
 و چھا و پھر کہہ کے وہیوا گ لگا

جاں وہ و چھا او نہا نہا جل جاوے پھر ب  
 سنکر حکم کلیم نے مجمع کرایا کھیا ہ  
 ذرہ ذرہ کر او سدی خوب او دانی خاک  
 یون والے وسدے آئے ہو شیطاں  
 نال محبت پیوندے پانی او سد اخبار  
 جو اوہ پانی پیوند نال محبت حیا ہ  
 مرد او سے مرقن و چہ ورتن ورتاں  
 سا میری او پر رب دا ہو پیا قہر نزول  
 نا کوئی ملدا او سنوں نہ اوہ ملدا آپ  
 ایسے کارن پھرے اوہ نہٹھا وانگوں چور  
 باقی زندہ رہے جو مومن مسلمان  
 لکھو پڑھو کتاب نول منوں نال نقین  
 جلدی جلدی مومنوں لکھی تورات  
 اگے من قارون واکھ سناواں حال

سٹا ونا وچہ نیل وے ٹوٹے کر کے تھپ  
 جا کر وچھا او نہا نہا کھیٹا سا کھوہ  
 جاو ریائے نیل وچہ کینتا رو سٹراک  
 ختنے وچھا رو سٹرا آئے اوں مکان  
 بھر بھر بھانڈے اوکے رکھن گھریں لیا  
 اوکے ویلے او سرا ہوندا بدن سیاہ  
 ایسے طور پیدا اوہ ہوئے سبہ ملاک  
 دور دور او شہر بھائی سمدا اوہ ٹھہرول  
 جے اوہ ملے کسے نول چڑھے وٹانوں با  
 بندہ مسخے او سک کوئی نہ لکدا سور  
 حضرت موسے او نہا نول کتنا ایمان  
 عمل کرو سبہ او سینے قائم رکھو دین  
 مرد زناں سداوس تے عمل کرن دن رات  
 جیہونکر سو یا غرق اوہ بیقرمان و جمال

### بیان قارون ملعون

نقل ہوئی تورات جاں کہیا نبی کلیم  
 رکھو پئے گھراں وچہ اسنوں زمینت نال  
 جیکر دولت مال تجھ ہوندا ساوے گھ  
 و دولت با جھول کس طرح زمینت کراں کتاب  
 موسے نول آکھدیا محسوب الاء  
 سے اوہ پیدا ہوندا وچہ وریائے نیل  
 تائے نول اوسی گواہ قرض ہونا کرسی لب  
 سے ابہ ہتوں کہیا شخصی رب کریم  
 موسے نے جبریل گھائی جلدوں نہی کہہ با

لو کو ایس کتاب دی بہت کرو قسطیم  
 لوکا کہیا یا نبی ساوے کول نہ مال  
 گڑے طرح کتاب تے اسیں بتیری زر  
 نال پھر جبریل نول گھلبارت واپ  
 وچھے نول تدم ساڑیا تے جہڑا گھاہ  
 او سنوں جلد ننگا توں کہیا جبریل  
 جے تیل تے پاوسیں جانیدی ہوئی  
 رکھو اس کتاب نول ساکے کر قسطیم  
 خدمت وچہ نہگا وندا جلدی قلم حوات



یو شمع تے قارون ول کپتا خط تحریر  
 سے دبیائے نیکل و چہ قسم فلائی گھاس  
 سنی حضرت کالوت ایہ خاوند سر کم جان  
 یو شمع نیت کالوت واسے سی قارون بلند  
 تا بعد از کلیم سے دونوں صاحب دین  
 سنوں حقیقت دوستوں ول چکر و قیاس  
 پڑھیا مطلب یا سہا حال ہو یا معلوم  
 نال نجوم اوس گھاس و علم کپتا حال  
 معلوم ہو یا اوسنوں سے ایہ کیمیا خاص  
 علمو ناز سے نہاوند اسروم لیس نہا ر  
 باکی ہو گیا سنی گھاس اوہ کافر ذات  
 کروا سنی توریہ تے پہلوں گل کس نام  
 اتنی دولت ہو گئی وافر اوسدے پاس  
 گل خرنائے اوسدے اتنے آئے جان  
 بچھے راوی اکلدے ستم شکر و احوال  
 و وایے دے وزن و خچہ آری اک کیفیت  
 ستر خزانہ کھولدے پاک پاک کبھی نالی  
 کھر با نالی غرور سے ہو یا جلدول امیر  
 کرنا کمال توریہ تے اوس نے ناچھوڑ  
 پاک و ن سنی کلیم لوں کپتا حکم شکر  
 و لوے صدقہ مال و اجیروں میرا فرمان  
 جا کر اوسنوں اکھا سننوں میری بات  
 عامل ہو توریہ ناچھوڑ نہ میرا دین  
 سنی بنے زور و الہم و نسیا و مال  
 نہیں نالی اگلی و ولسنوں جا سیں شرح

بھی حضرت کالوت ول لکھی ایہ تقریر  
 جلدی اوہ منگوائے کے کبھی ہونے پاس  
 مہو سے وی جو بھین سی وی کرے بیان  
 تے قارون کلیم سے حاجے وافر زنا  
 یو شمع بعد کلیم سے ہو یا نکتہ شین  
 خدا وہ خط کلیم و گیا اوسدے پاس  
 آکا وہ قارون کچھ واقف معلوم نجوم  
 سے ایہ کس کم آوند اندر اولوں خیال  
 اوس وقت سنا پاس و سوزند منگیا گھاس  
 ایہ کھر و سچہ سچہ کے رے کریند کار  
 نہیں نالی اگے اوسنوں بنا و اسی تورا  
 سکھئی ہو گیا جھوڑ و نا اسلام  
 جو کس روایت و دستوری سنی اس پاس  
 کچھ مال زور جنہا ندریاں چا ندرے ہون  
 آبا ستر اوڑ و اوجہ توریہ شمار  
 ایسی دولت آن کے کسبتی جنہا بلید  
 گنوں خزانے اوسدے کر کے آپ خیال  
 منکر ہو یا دین کھیں و طرح لیا شرح  
 کوئی دن اسلام دی رہی نہ سرگز گور  
 جا کے لوں قارون لوں و سطر کلام  
 سن موسے قارون ول ہو یا نرت لوزان  
 تینوں رب فرما گیا وے لوں نالی کرانہ  
 دولت واکر شرف ثابت رکھ لیں  
 سرگز رسول نہ جاوسی دولت تیرے نالی  
 و چھانڈ سیری قبر و سے جا کر سنیں معلوم

Marfat.com

کڈھ زکوٰۃ اس مال دی کر کے جلد حساب  
 جانبر الویس قلعہ تک کر کے ایسے خصال  
 باغی ہو کر قلعے وچم کیساں تدروں پناہ  
 آکر وہیو قارون نول جا کر اتنی بات  
 کئے تمام ہی مال نول جتنے تین ہزار  
 جب کہ حق خدایہ انمول نہ کریں ادا  
 سنکر حکم خدایہ حضرت موسیٰ پھر  
 سنکر انول اکھدا حضرت موسیٰ نول  
 کہیا نہی کلیم نے سن کر اوسدی مات  
 جتیاں و کسیراوں تھیں و مال بیتناں مال  
 ایچ گل بن کر نئی نول کہند اوہ بد ذات  
 اتنا کہہ کر نئی نول اوٹو گیا گھر وکرا  
 و سپاں تہ انسو اشرفی نینوں میں العام  
 مجلس وچ کلیم نول جا کے کہ بدنام  
 عورت سی بدکار اوہ من لئی اوس گل  
 جتنے تہی کلیم سی کردا و غلط بیان  
 ہے سی اگے و غلط وچ شروع ایہو مذکور  
 سن انول قارون نے کہیا مجلس وچ  
 نال بیگانیاں عورتاں کرنا آپ زناہ  
 ثابت تہی اور چہ موسیٰ ایہو خط  
 حضرت نے فرمایا ہے میں کراں حرام  
 کہیا تہ قارون نے کہیا تہ زناہ  
 سد عورت نول اکھدا وکس تمامی حال  
 عورت تہا میں نبی و معلم ہو یا شان  
 میرے نال قارون نے کہیا ایہ اقرار

سنکر حکم قارون ایہ نہ تھا اوٹو حساب  
 جگ گری عدا کی کے موسیٰ میرے نال  
 پھر موسیٰ نول حکم کہہ کیتا پاک الہ  
 دینے نہرا و بیمار تھیں تک دینا زکوٰۃ  
 اونے کسے غریب نول و موسیٰ و بیمار  
 موسیٰ اوہ تہد سے نازل تہر خدا  
 جا کہیا قارون نول مول نہ کیتی ویر  
 میرے مال زکوٰۃ و انما میں نال نول  
 مے ایہ حکم خدایہ کڈھ حساب زکوٰۃ  
 جھی خنت ویاں نعتاں لسی جل جلال  
 سالوں ایہ منظور نہ سرگز تیری مات  
 تک عورت نول سد کے ایہ سکھلا نکل  
 نالے دیور کیرے منعت کراں کرام  
 کیتا میرے نال ہے اس نے فعل حرام  
 اندھی وہ قارون نے حضرت موسیٰ ل  
 لے آیا قارون اوہ عورت اوس مکان  
 بچو لیس زناہ تھیں چھوڑو مستی و مخور  
 کینوں تہد آ کے خلتی نول ناحق کیتا سچ  
 لو کال تہا میں اکھنا مے ایہو بڑا گناہ  
 تال کھیر تہرے واسطے کھٹری ہوگ سنرا  
 واجب نمیرے واسطے کر دیتا قتلام  
 لے آیا نال میں عورت ایہ گواہ  
 موسیٰ جو کچھ فعل ہے کہتا تیرے نال  
 مجلس اندراوس نے کہتا ایہ بیان  
 موسیٰ نول جے کریں نول مجلس وچ مخور



ولساں دوسوا شرفی بینوں میں انعام  
 ایسے بینوں قسم ہے جھوٹے نیز کھانک ل  
 عورت ایسے گل اکھڑے کاو کھو نکھی سداور  
 تار میرے حال ہی بینوں خیر تمام  
 نجرے نقش نہر حک ٹول کھیارت خفا  
 حکم تر ائمہ نالی آداب زمین  
 کہندا پھر قارون ٹول ہوئی نیک صفات  
 سنبال جہد قارون نے مورا اٹھروان  
 بکرت تباہی ایسوں حکمے نال غفار  
 نکل گئی قارون ٹول گھٹیل تیک زمین  
 کرن لگا قارون پھر دروزار پوکار  
 غصے ہو پھر زمین ٹول کیتا نبی خطاب  
 بارال سنے زمین جو ہسا گوٹاں تیک  
 اے موسیٰ ٹول زمین ٹول کراتنا فرمان  
 حضرت موسیٰ زمین ٹول کیتا تری وار  
 و صغنی تاہیں پھر اوہ دھسے گل فلعون  
 لہج میرے مال دا بینوں مورا آن  
 مال خزانے دیکھ کے میرے ہوں خمال  
 ایسے گل شکر نبی ٹول پیا جوں کمال  
 بکرت تباہی ایسوں موسیٰ عرق لعین  
 اچوال ٹول جبرائیل نے حکمیں نال خدایا  
 کیتا حکم زمین ٹول موسیٰ افسردار  
 دوست بکالی ایسے ہور جو کل مسکان  
 اوسید وقت زمین نے اندا حکم بجا  
 نگھر گیا زمین وچ سب کچھ لے کے نال

نالے زبور قہمتی مورا پوٹا کال عام  
 میرے نال زناہ نہ کیتا اس مقبول  
 سجدے وچہ کلیم نے کیتی زرار پوکار  
 بینوں اس قارون نے نصرت کیتا بدنام  
 پیر می اسال زمین سب کیتی تالبدار  
 پاوے سزا زمین تھیں یہ قارون لعین  
 خموٹا لاتی نہرا سے لکھا وچہ تورات  
 حضرت موسیٰ زمین ٹول کیتا یہ فرمان  
 مورا کسا می اوسدے جو پیا تالبدار  
 سورا کسا می اوسدے تالبدار لعین  
 حے من جھٹال پھر ناکر سال الہی کار  
 چھوڑی نہیں پلید ٹول جگا کریں خراب  
 موسیٰ ٹول پھر اگھرا اوہ مردود کولک  
 چھوڑے جندل ساو مال ہوک پرا خال  
 کھنچ سٹھال انہا نٹوں نکلن نال مرار  
 مال پھر نبی کلیم ٹول کس لگا قارون  
 تاہیں بینوں زمین وچہ لگول عرق کران  
 کر کے اسنوں عرق میں ولت لول کھمال  
 کیتا حکم زمین ٹول جلدی غصے نال  
 تالی پھر مورا وھیال تیک اوہ صغنی  
 سارا مال قارون دا اوٹھے رکھا آ  
 کر لے عرق قارون ٹول کن سوات گھربار  
 دنیا اور اسدا چھوڑ نہ کچھ نشان  
 دتسا نے قارون می چیز نہ چھوڑی کا  
 گندی مجلس بینوں لے گا دی ہر حال

حضرت تاجرب زب نول سرگز نہ منظور  
حاجت نہ کچھ نہیں دی جائے سارا جگ  
سمجھاں والے کچھ سن تیری رہتے تقرر

طرا گامسروے کھا اور وہ جو ہوا مغرور  
اوچا نام سدا تیا تپی مویں تیج اک  
ہن عامل مقتول دی کر حالت تحریر

### قصہ عیسیٰ مقتول

اسرا عیسیٰ قوم تھیں آہا پاک جوان  
دولت مال لے اور کاکا آہا اوس کے پاس  
لشی پاک لڑکا اوس کے کھالی وافرند  
رات دئے اوہ دل وچہ کر دا انجھال  
اورک اکے کن اوسنے راتیں موقعہ یا  
لاش اوٹھا کر اوسدی جلدی راتورات  
گزر گئی اوہ رات حال ہوئی فخر سماں  
آکھے دو بے روز واپس آئیں وہاں مول  
سر پر پامول و صوند کے کر دے پھرن لاش  
نیرے اوس مکان دے رستہ کن جو لوک  
چاچا میرا انہاں لے مار کیتا قتل عام  
یا مویں لول عرض کوالہ دے وربار  
جین کر معظم سوگما کیتا جس قتل عام  
منکر اوسدے دین تھیں آہے اوہ جھول  
اس تھمت ہوجہ جدرول اوہ گور عار تھاک  
اس تھمت تھیں اسانوں چکر لوش نکال  
حضرت موسیٰ آکھیا جو رب نول منظور  
حال پھر وقت وعاوا ہوا ان قریب  
یارب نول عایسل واقائل کرں ظہور  
کیتا حکم کلیم نول تال پھر رب جلیل

نام اوسدا عایسل سارا وی کرے بیان  
اسیر لے اولاد وی دل وچہ کرں قیاس  
اوہ چاہے دے مال دار سدا تھو تھمن  
مار سالی بن سینوں ولت لوال سمہال  
چاہے تائیں جائے دتی تیج دھما  
شہروں باہر جائے سرت آنا بدوات  
پچھدا پھرتے قریب تھیں اوسدے نشان  
دھونڈن کارن آدمی پجدے تہرسول  
اورک باسر تھیں لدمی اوسدی لاش  
جھوٹھا وٹھوی انہاں لے تھاونے کھوک  
تال پھرتی کلیم نول کہندے لوک تھام  
ماریا جس عایسل نول ہو جاوے اہلار  
دین تیرے وی پیروسی کر سال اسیں گام  
جدم سرتے آہی کرنا پیا قبول  
آقرار سی ہونے حضرت موسیٰ پاس  
سہ امکان لیا و سال اسیں تھاونے نال  
اسیں تھاونے واسطے آساں عرض فرول  
کیتی عرض کلیم نے اگے رب عجیب  
چھن جو ایہ آدمی یکرے باجوہ قصور  
قدرت تھیں میں کراں گزارندہ ایہ عایسل



آپے اوہ تھلاوہی جسے کہتے تھانہ خون  
 آکھو انہا نمونوں جا کے گال ہاکن حلال  
 حضرت موسیٰ اوہا نمونوں ویہ حکم سنا  
 کہ گھن لگے گال اوہ ہووے کپڑے رنگ  
 محسبانی کلیم نے حکم ہوا ایہہ تال  
 نابدری نابکر اوہ ہووے تھلن جوان  
 نا کوئی او سنوں دلخ ہونہ کوئی ہوتھو  
 کھول سنا یا اوہا نمونوں حلیمہ نبی کمام  
 کھنوں لسی شکل دمی لہجے سالوں گال  
 اوے ویلے گیا حضرت جبرائیل  
 کہ گھن لگا اوہا نمونوں فکر نہ کریو کار  
 اندرانہ یہاں جوے شخص فلان  
 جے ہے خواہش تسانوں جاہر اوسدیکوں  
 چمراوے گال واجتہنا سر تا پار  
 جیکر ہوے تسانوں قیمت ایہہ منظر  
 ایہہ گل لکھا اوہا نمونوں گرا گیا جبرائیل  
 سسی پاک بندہ رب داعا بد تیکو کار  
 گھراوے تے پاک پتہ سسی اوکانگ نصیب  
 جیکر چچا اوہ گال اوک جا کے دتی چھوڑ  
 یارب میری گال ایہہ رکھیں ارمن امان  
 کر رہا جدموہنی حاضر ہونی موت  
 چرمی امی اجاڑو چچہ کچھ مدت بدو گال  
 ہو یا جدول جوان اوہ نابدا فرزند  
 جن کے اوے لکڑیاں جیکر چوں جسا  
 جتنی قیمت او سنوں ہوے روز و صول

ظاہر موسیٰ اوسد اقاتل اوہ ہامون  
 مارن اوپر لاش وچے اوسدی جسمہ نکال  
 ذبح کرونگ گال نون کیتا امر خدا  
 پچھدے تانوں بقیہیں زونج رنگ  
 گوہر سکھ کے رنگ دمی ہوے سوسنی گال  
 نا کھوہ جو کی کسے نے نہ اوہ مان جان  
 رنگت اوسدی دیکر کے لوک ہوں سرور  
 سنزرا گول اکھدے مریہ شکل کام  
 جد تک ہوے خیر نہ دمنور ہاں کہہ مری گھال  
 شکل ونا لسان دمی بھیجا رب حلیل  
 گال پاک قسم دمی ولوال میں مثلاً  
 چا سناے اوہ وچنی ایہو سکوں گان  
 قیمت لگیں اوسدی کہاں تسانوں کھول  
 مال روپیاں تسانوں لسی اوہ بھل  
 جاہر جلد خرید کے لو ذبح پھرور  
 اگوں سنوں بند تھیں گال دمی تفصیل  
 اسرانی قوم تھیں صالح بزرگ وار  
 نالے گال نول پاک موسیٰ قسم ٹھپ  
 سونپ خدازند پاک نو سرفس کے پھرور  
 ولول میرے پتہ نول ہوکی جڈل جوان  
 گھرے اندر آئے کے ہوا تسانوں موت  
 مال حفاطت رکھے رکھی بے نقصان  
 خد صرت اپنی مال دمی کروا سب پسند  
 و تھے آکے شہر وچہ کسرتے باہر حسنا  
 حقیقہ کن بناؤنا اللہ داعا مقبول ہوا

پاک حقدار وہ بال نول پندانت ہمیش  
 تریجا تھہ کھاتے کے آپ کرے گذران  
 مک دن اوسنوں مال نے اکھ سنالی گل  
 اوسو چہرے باب نے چھوڑی سی کسا  
 حائل اگے ربدے کریں سوال و دعا  
 جنگل سو پاس جائے کے کیتا جدل سوال  
 سورج و انگوں چمکدا اوسلا بدن صفا  
 مانی اوسدی و کیو کے کھندی اوسنوں لول  
 اسیر طاقت مول نہ خمر چوں مال لاچار  
 و چین کارن جدل اوہ آیا طرف بازار  
 چھین لگا اوس تھیں دس گائیں وائل  
 کھیا فرسخے اوسنوں کن لے دیک جو ان  
 و سماعا گل و اسارا جو ند کور  
 اس گائیں دسی و نما نول جوت سخت کمال  
 چھڑا بھر وینار توں قیمت و سب سنا  
 سن اچھریات جو ان نے گال اندی پرتا  
 گال اوسدی اوہ دیکھے بہت سوئے شاد آب  
 کھیا اوس جو ان نے جوئے اوسدی کھل  
 سنے قیمت اوہماں و گال لیا ندی کھول  
 چھڑا لاه کے اوسدا نال ویناراں بھر  
 لاش کا عا میل دمی موسیٰ بی خدا  
 رکھی اوپر لاش سے جاں اوہ چہہ کلم  
 مجلس اندر لول کے کھندا اوہ مقتول  
 عا صر کھتے ظلم ایہ کیتا مہر کے نال  
 لا لچ چہہ فچہ لول کیتا اس قت سلام

دو جارت کے نام لے کھا جاون درویش  
 کرے طبابت ربدی ہونا نیک جو ان  
 و سنج فلانی جوہ و سنج منسل موئے حل  
 تیرے کارن رب لول سوپ گیا اس نکال  
 اول امانت تدھ نول و سی موڑ خدا  
 حاضر سوئی گال اوہ حکم خداوے نال  
 پکڑت تالی اوسنے اندی گھر س بلا  
 جے ہوندی توفیق تال لکھنے اپنے کوک  
 ترس بنارن جائے کے و سنج و سب بازار  
 آدم عقل فرشتہ بھیجا رب غفار  
 کھیا اوس جو ان لے تین و سنازل گل  
 اتنی قیمت نال نول مول و چین گال  
 حضرت موئے اوسی تیرے لول ضرور  
 لسی تینوں و نہاں تھیں تہا سدا مال  
 آپے تینوں یگے ہو کے خوشی رضا  
 اچھڑا نول اوہ لوک بھی ملے دھو وندا  
 چھین لگے لیدی قیمت لول شتاب  
 نالی ویناراں بھر پوہو ہو مکدی گل  
 کپیتی فوج کھیا لگے حضرت موئے لول  
 دنی قیمت اوسدی اوس مالک سے گھر  
 گائیں دسی چہہ کلمہ کے ویندا اوپر ٹکا  
 زندہ سوئی لاش اوہ قدرت رب رحم  
 بیٹوں گے غیر نے قتل نہ کیتا نول  
 تال جو اسنوں مار کے ولت لول بہمال  
 ناحق ہوئی کسے لول کرو تہیں بدنام





میں کہ حضرت آدموں حضرت موسیٰ تک  
سنوں تحقیقت تمہرہ چہ گئے جڈن جاسوس  
یا کرتے وہی بانہہ وچہ اندی عورت پاپس  
بینوں بکڑن واکسٹے آئے ایہ جو ان  
عورت کندھی انہا تنوں مرگزہ قبول نہ مار  
عوج اوٹھانوں چھوڑیا سٹھے لیکر جان  
موسے کہیا قوم نون نا ایہ دستاں حال  
چوردی اوٹھان قوم نون گنتا حال بیان  
کندے حضرت تمام ول تین جانے مول  
حضرت موسے اکھیا ساڈھی فتح ہمیش  
اپنا حکم چلا و سال زیر کراں بلعون  
آخرساری قوم نے دتا صاف جواب

اور اس جہان کے زندہ و سیا کو لیک  
عوج اوٹھانوں لیکو لیکو لیکو لیکو  
کدھ دکھا یوساں سنوں لوچہ کریں قیاس  
گھٹاں جے وچہ تھہرے سٹھے ہی تر جان  
کرین تیرے زور دے جا ملکین اڈکار  
موسے اگے عوج سچا و سیا کل جہان!  
مات وہ ڈر کے تمام مل جان ساڈنیال  
من کرساری قوم دے کھل گئے اوسان  
کاسنوں زور دی جائیکے کرے موت قبول  
ساڈنے نال کفار واز ورنہ جاندا پیش  
جیونڈرا گے زمین وچہ نگہر گیا قارون  
جیونڈر خصر قرآن وچہ ولی رب وہا

قَالَ اَيُّسُوۡىۡ اِنَّ فِيْهَا قُوَّةً جَبَّارِيۡنَ وَاَنَّا لَنَدَاخِلُهَا حَتٰى يَخْرُجُوۡا مِنْهَا  
فَاَن يَخْرُجُوۡا مِنْهَا فَاِنَّا دَاخِلُوۡنَہٗ

یعنی کہیا قوم نے اے موسے سرور  
داخل ہوواں اسیں نہ سرگز او حقے جبار  
جیکر اوٹھوں نکل اوہ جاؤن لوک تمام  
یوشع نے کالوت دوآپے وچہ سرور  
موسیٰ ڈھارون جان دوٹوں گئے سدا  
بہ کھن لگے قوم نون دونوں ایہ مقبول  
حملہ کرور وازیلوں پورا وٹھان نے وھا  
کو توکل رب دا چھوڑو عند فساد  
کر کر کو شمش اوٹھانوں بیت لیکھا  
موسے تائیں اکھد سے سوکر بیت کول  
بے اوہ قوم مخالفہ صاحب زور کمال

رہندی ہے اس شہر چھوڑا وہی قوم جبار  
جد تک اوٹھوں نکل نہ جاوے قوم جفا  
نال پھر داخل اسیں جا موساں اندر تمام  
اندر ساری قوم دے وڈے نیکو کار  
اوٹھانوں پیغمبری کیتی رب عطا  
مارو قوم جبار نون کند نہ کر لیکو قبول  
اور اوٹھان نیے کسانوں ولسی فتح خدا  
جیکر کسان تھن بے چل کے کرو تھا و  
ایہ سرگزہ قوم نے بات نہ مٹی کار  
جد تک اوٹھے زمین اوہ اسیں جاؤں مول  
توں تے تیر رب جاڑو اوٹھانڈر نال



فقہ کو تاہ قوم نے دیکھا جوں جواب  
حضرت موسیٰ و بنی اسرائیل کے امت تھا  
بارب میری قوم ابہ قالور ہی نہ تمول  
ہاں بھائی ہارون سے میرا فرماں وار  
بازلی کر گوں نہاں گئے پارت کوئی سزا  
عکم ہو یا وہی نہاں دے کر نا دخل مقام  
پھر سن اندر جنگاں سرگردان ملوں !  
تو حکم خباب تھاں ہوئے بنی خدا  
یہ تو ہیں بھائی تمام دل ہوئے اٹھ روان  
ہوئے گئے ہارون جان چلے شام و پار  
فجروں لے کر تمام تک کیتی واہو واہ  
اور کتیا رات نول اندراک میدان  
کیا دیکھے اوہ قوم سب قدرت نال خدا  
اوٹھ کرے پھر مہر وار رہا و تھوں بھال  
سوئی جسام صبح پھر او تھی قوم تمام  
کر کر سوچاں دے وچہ بہت ہوئے جبران  
سارا دن وچہ جنگاں نچ نچ ہوئے خوار  
فجر ہوئی تال اوٹھ کے کیتا جوں وہیاں  
کتنی رت حال کپہ رہیا او نہاں سے نال  
کر کپینڈے جوں وہ پانک دو اسکھات  
آخر دل وچہ سب نول آئی ایہ وچار  
حضرت پوٹھ آکھ واپس بات ضرور  
کر لیا گئے رب دے لوبہ استغفار  
اندراک میدان دے ہو ووسہ مقیم  
اوسے کربا بھوں تسانوں رتہ لے نہ کو

اسی نہ سرگز شام وچہ ہوئے وچہ خراب  
اگے رب رحم دے کیتی بری دعا  
ہرگز ہرگز نال یہ جان نہ کیسے سول  
دو جانی جان ہے سور نہ کوئی یا نہ  
لے چکا نئے سنگ تھیں سانوں کرس جدا  
جانی برسال و نہاں نول کیتا اسال حرام  
نے فرما نال او پرتوں کرا فسوس نہ مول  
لے کے نال ہارون نول ٹریا پکڑ عھا  
بعد و نہاں تھیں قوم واہ مستحق سنوں بیان  
قوم تاملی مہر نول سوئی اوٹھ تیار  
کر کپینڈے سفر وچہ ہوئے حال تہا  
گذری اوہ رات حال ہوئی جبرئیل  
تھے ہوئے چھوڑا یا بے سے حواء  
رات ہی تال کپہ اوہ سے نہاں نال  
نظری آیا او نہاں نول اوٹھ پھر مقام  
آخر رتے رولا اوہ ہوئے پھر روان  
تھکے ماندے رات نول سے وچہ اوچار  
نظری آیا او نہاں نول اوٹھ پھر مکان  
خسرت تمام سفر و مکار سے حال  
اوٹھ لگے گھٹاں اوٹھ کالی رات  
بری دعا کیتا ہوئے اسلیں خوار  
تسال جو مردے حکم وچہ کیتا پڑھو  
رت کے البتہ تھیر چاہئے رب بخفار  
جد تک مار نہ عورت نول اوٹھ بنی کلیم  
ایہ تو ہیں کچھ رتہ نول نول ہلاک ہر

آخر اوس میدان و چہ بیٹھے دیرے مار  
 چھٹی کوہ میدان اوہ لہاں بیسی جان  
 چالی برسوں سے وہ اندر اس میدان  
 چھوڑ دیا انہاں لوں اندر اسے حال  
 گریا جو قوم تھیں موسیٰ بنی سفار  
 بدوٹا باہر شہر تھیں کر کے رب وہی اس  
 شفقتے نال کلیم لوں کنڈا اوہ شیطا بن  
 مارن آلوں چھ لوں جا پے نال و نیل  
 اچھ گل آکھ پیار پاک آندا اوسل و کٹا  
 سٹن لگا بنی تے جاں اوہ چک پیار  
 بکو عاھا مار یا اوسنوں بنی کلیم  
 وہ گزہ کلیم دارا دی کرے بیہ ان  
 وہ گز اورا وچھلیا موسیٰ بنی خدا  
 موسیٰ بنی زمین تے ڈگا اوسے نال پو  
 لاس ڈکی جد کونج دی اندر اوس او جاڑ  
 کسی مدت رہی اوہ اندر اوس میدان  
 بکو بی پشت دی آسے ایڈ بلاء  
 چالی برسوں بعد جاں پو شمع بنی امام  
 اوہ ابدی کونج دی پو شمع نے منگوا  
 کتنی مدت نیل تے بنی رہی اوہ پیکل  
 حضرت موسیٰ کونج لوں ہویا مار روان  
 دھکا آکر قوم لوں بیٹھی امن آسان  
 ہم کھن لگا اوہنا منوں نال زبان پوکار  
 من تے چلو شام ول ماراں قوم جبار  
 نال پو شمع قوم تے رہے رہے مقبول

اگے رب رحیم تے کرے استغفار  
 غرض اٹھا لیا کوس سی تہیہ نام کھان  
 چھو لکھا آیا اوسی راوی کرے بیہ ان  
 منوں تے بنی کلیم دا اکھ سنا احوال  
 منزل منزل میل کے آیا شام و پار  
 خبر سنی جد کونج نے آیا موسیٰ پاس  
 کس راوے اوہ لوں بیٹھوں اس مکان  
 جہوں اگے فرعون لوں دوہے کو وچھ تیل  
 حملہ کر کے زور تھیں آیا موسیٰ دان  
 حضرت موسیٰ اوسنوں لیا تہاں تار  
 و گامو نہرے بھار اوہ قدرت رب رحیم  
 وہ گز لہاں اوہنا ندا عاھا بیسی جان  
 تال گئے تے کونج لوں عاھا لگا جا  
 اندر اوسے ساعے ہویا موسیٰ حال  
 نظر ہی آوے دور تھیں وانگ بلند ہمار  
 گل گیا او لوں ماس جاں ہویے پند بیکان  
 لکھا جس وانگ کہیہ وچہ قصص الایہا  
 ملک جباراں فتح کر آیا مہر مقام  
 اوہ وریا نیل وے دی میل پتیا  
 لنگھ کر اوس تھیں اوسی اولن جاون گل  
 جتھے اوس دی قوم سی آیا اوس میدان  
 حضرت موسیٰ و نکھ کے بہت ہویا حیران  
 حکم رہے تھیں کونج لوں آیا مال من مار  
 کراں حکومت اپنی وور ہویا کفار  
 سانوں اس او جبار تھیں سترے نہ مول



جان نہ ہو یا مہر ول ہوئے اٹھائیں قیام  
 اندر اس اوجار وے گڈے کتنے سال  
 سنکر نبی کلیم نے پیش جناب خدا  
 ہوئے نہیں رب نے کیتا ایہ فرمان  
 ڈر کے اور جہا وے گئے نہ تیرینا ک  
 راوی کہند اچکے اوہی ایسی ویران  
 تنگ نہایت بھگنے کتنی ساری قوم  
 سالوں ڈاڈھا ایسے کیتا بھگنہ لاک  
 حضرت ہوئے رب لول کیتا عرض سوال  
 ہوئی وچ جناب وے ایہ مقبول دعا  
 میں یک نیوہ پنجپ سی وخصیاں چکچکان  
 حین حین پھری او سنوں کھارے قوم تمام  
 سدوئی بھی پاک قسم وے چکھی ہے سن پار  
 ویکر و پیلے میں اوہ قوم و طاعے آ  
 رات لورے تال او نہا متوں پکرن لوک فتا  
 کتنی لذت رے اوہ کھاندے او طعام  
 کہندے نبی کلیم لول سا یہ رب کھن تنگ  
 کتنی عرض کلیم نے تروت ہوئی منظور  
 وہپ وے ویلے او نہا متوں سا یہ کیرے ولام  
 پاک دن نبی کلیم لول کروئے پھر سوال  
 کتنی عرض کلیم نے وچہ رب دی درگاہ  
 جااوس پچھو او پر توں عاصیا ایسا فار  
 او میں پچھو لے ماریا عاصیا نبی کلیم  
 پانی ملیا قوم لول بہت ہوئی مشکور  
 جدول او نہا ندے کیرے پیلے لول خیرا

پھر رے اس جگہ نے ہو کے نا افسرد  
 بھگنہاں کمال جالیاں خرچ ہو یا مال  
 خاطر اپنی قوم وے کتنی عرض و عمار  
 چالی برسوں قیام یہ رہیں اس میدان  
 حکم عدولی کرے جو ایسا اس و حال  
 کھاون دی کوئی چیز نہ تھے وں مکان  
 پھر نبی لول آکھدے حال گڈے کچھ یوم  
 ٹے وے کھانا سا منوں طوفان خالق پاک  
 پار کھانا بخش لول قوم ہوئی حیران  
 میں سلوئی آسمان تھیں کتنی لذت خدا  
 رائس وانگ ترلی وے برے پھر میدان  
 بہتھی لذت و لوند اتسرک کچھ طعام  
 فانگ کپور او نہا اندا گوشت لذت دار  
 پٹھے رہندے تمام تک قدرت تال خدا  
 کھان تال آرام وے کر کے خوب کباب  
 آکھ رہا بس وچ کھن ہوئے لے آرام  
 گری سالوں کھن کی بہت کیرے ہی تنگ  
 بدل سائے واسطے پچھو رب منظور  
 پانی با پھول کھیرا تڑے لوک تمام  
 پانی سالوں لے و پھر کولوں کباب تال  
 تال پھر نبی کلیم لول کھیا پاک لالاہ  
 جاری ہوئی اول کھن پانی با چھو شمار  
 بارال پچھو او میں تھیں کیتے رب برہم  
 و سیاہورا ک کھانوں قدرت رب منظور  
 نگول لالاہ کے آک چہ لول تال خستہ

خوب سفیدی پکڑے میل ہوئے کل وور  
 لڑکا لڑکی اور نال واپس ہونا جو  
 جیوں جیوں وڑے موندے اوہ انہا نال  
 ناک وں عرض لاوندے اگے بی خدا  
 اسکے بدے مور کچھ دیوے رب غفار  
 ساگہ موڑے تے کھکھریاں بھی سرندی وال  
 غصے موڑے قوم لوں کھیا جی حضور  
 اگے اپنی خواہشوں پایا کیا نقصان  
 جے اس جالی تساندی نہ مووے گذران  
 جے جے طاقت تسانوں چھوڑو کھوڑو جا  
 قہر کے چہ جائے کے ڈیرا کرو تمام  
 ایہ کل سُنکری تھیں چپ گئے سب ہو  
 گذرے گئے تریج سال جاں اندر اور میدان  
 اگے ذکروقات داکر سال چل اظہار  
 جتنی قوم کلیم دی آپھی اوس مقام  
 باقی جیہڑی اوہنا ندی رہی چھچھے اولاد  
 نیکے اوس میدان تھیں فضل خدا وینال

نا سر دے نہ پائے قدرت رب مقور  
 کپڑے گلوچہ نووندے ننگا جتے نہ کو  
 ودہے جاوے اوہنا ندے کپڑے نالو نال  
 من سلومی جو اسانوں وئی رب غذا  
 اوہ تھے جیہڑی زمین تھیں ہوئے پیداوار  
 مووے کنگ پیاز جو کھا وال ہوس حال  
 اچھے تسانوں خواہش مال ہوں ہوں دور  
 مرضیاں اپنیاں پھیرن لکے کسے جتان  
 جاہواس اجاڑ تھیں موری کسے مکان  
 ایسی وچا او چاروے کیوں بھائے ہوا  
 جو کچھ او تھے منگسوٹے تسانوں عام  
 پھیر فخالفا مرے چہ نہ منگی کو  
 مووے تے ہارون نے چھوڑیا پھ جہان  
 پر مووے تے خضر نوں میل لو ال ہک وار  
 اندر چالی سال کے موکھی فوت تمام  
 چالی برسوں بعد اوہ کیتے رب آزاد  
 من مووے تے خضر واکھ سناواں حال

### ذکر ملاقات حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہ السلام

ہے ہی کم کلیم واکرنا و عظم سد ام  
 باب وں اوس میدان وچہ کردا و غیبان  
 و گنہ گشت بنی نے کیتا خضر عیبان  
 سبہ تھیں بہتر چھ نوں مسلم و تار حمان  
 پاوے نیوں تورت سے ساری نوک زبان  
 پہنچتی ایہ کل نہی وکی اندر پاک جناب

دستے اندر خلقدے جو رہے احکام  
 سر تے ابر سفید نے سایہ کیتا آن  
 دنیا اندر کون ہے جو میرا تم شان  
 نیوں فضل سبہ تھیں کیتا وچہ جہان  
 ایڈی ووی جسوں چالی اوٹھ اوٹھان  
 غیرت پاروں سب نے کیتی جھلک کتاب



اے موسیٰ ایسے بات توں سرگرموں آکھ  
 جامل حضرت خضر نوں کینا حکم خدا  
 کینتی پڑن کلیم لے وجہ رب کے دربار  
 حکم ہو یا تمس جگہ تے ملن دو دریاں  
 صحیح الجھرسے او سجاگہ ورا نام  
 حضرت موسیٰ رب تعالیٰ کے پوچھ نشان  
 کھاؤن کارن لے لئی تھی پاک بھنوار  
 چلے چلے آگے او پراوس دریا  
 و منور و مال اونہاں تھیں دو قطرہ آب  
 تھیلی و چول پل کے بیچ وڑی دریا  
 اوسجی کہ تھیں جدول کھیر گئے اکسری  
 پوچھ تائیں آکھ دا پھلی جلد نکال نہ  
 سنکر موسیٰ آس واپس او سے جا  
 ماسی نبی کلیم نے وجہ ورنادے چھال  
 اگلے قدرت رب دی وڈی وجہ دریا  
 اوس گنبد وچ کھڑا سی خضر علیہ السلام  
 فارغ جدول نماز تھیں ہوا اوہ مقبول  
 چھپا بعد سلام دے موسیٰ تھیں احوال  
 آئن حیت تک جائور قدرت مال خدا  
 چون بھراوس دریا تھیں پتیا اوڑی آب  
 اے موسیٰ جو کلیم ہے سینوں تینوں سب  
 اینوں کے اوہ علم سب اے علم خدا  
 کہہ جاتا میں سب تھیں جانا علم و دھمک  
 پاک سینوں تک تہہ لوں ورا کلیم خدا  
 خضر کیسے باطنی علم جو پیا مسیا میں

بند کے میرے تہہ تھیں جنگ جگرے لاکھ  
 علم نقیبت او سنوں کیا کیا موسیٰ عطا  
 کتھوں لسی خضر اوہ سینوں رب غفار  
 او تھوں تینوں ملے گا اوہ مقبول خدا  
 جا کے مل لوں او سنوں اندر اوس مقام  
 پوچھ تائیں مال لے ہوا تریٹ لان  
 حضرت پوچھ حیا لئی مقبول اندر پار  
 کینتی و فوساز کے دو مال نمازا ورا  
 پھلی تائیں ہویا زندہ ہونی کتاب  
 ایسے نبی کلیم لوں سرگز خیرہ کا  
 آئی پاؤ کلیم لوں پھلی عالی گل  
 مال اوس نبی کلیم لوں دیسا سا حال  
 اوہ پھلی تارا مال ایندی وجہ دریا  
 مال جو پھلی پکڑ کے جلدی لوں نکال  
 پائی اوپر کٹرا پاک گنبد او سے جا  
 شاکل وجہ نماز دے اندر اوس مقام  
 کسبا سلام کلیم نے کینتا اوس قبول  
 مال پھری کلیم نے کھول سنایا حال  
 او دوا او دوا آس او پراوس دریا  
 حضرت خضر کلیم لوں لگا کینت کتاب  
 مور کس ام جہاں لوں جو کینت شیار  
 چون بھری لیکسا جوں قطرہ دریا  
 لوں تے میں کی جانے اللہ کے نزدیک  
 موسیٰ کہیا اپنا سنوں علم سکھا  
 ہے و کھلاواں تہہ لوں سرگز تائیں

موسےؑ کہیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ رحمان  
کہیا حضرت خضرؑ نے بہتر موسےؑ انوں  
بھائیوں کے عقل سے بڑھ جائے اور قصور  
آخر دونوں رہے کہنے کے اقرار  
کشتی اور یہ کلمہ نول خضرؑ میا جہاڑ  
حضرت موسیٰؑ دیکھ کے کہتا جھٹ سول  
خضرؑ کہیا میں کہیا کسی صبر نہ کرنا میں  
جاں بھرو مقبول حل کے گئے اگا ہاں پار  
پھر موسیٰؑ نے کہا یہ کی گشتی کار  
کہیا کسی میں نہیں تدرہ کرنا صبر قرار  
دونوں مقبول رہے آبا تک گران  
کسے نہ سرگزا و نہاں نول گھانا ہوا مول  
پھر وہاں پھر وہاں او نہاں نے ڈھکی بگدا  
تک پہاڑے کندھ اوہ بہتر خضرؑ نہاں  
حضرت موسیٰؑ دیکھ کے کہتا تدرہ جی وار  
جیکر اجرت نال نول کر دوں ایسہ کام  
خضرؑ کہیا اس کم و مقبول نہیں شعور  
منع کہتا میں بات تمہیں مقبول کشتی وار  
میں مقبول سر بات ارسال مقبول سل  
بہت بھارے آدمی کشتی اوہ چلان  
گھالہ کسی تک باو شاہ سیا او نہاں نے پس  
اس کلن میں او مقبول وہی تیج یگانہ  
دو جا او جس بال نول کہتا میں قتلام  
جے اوہ و ڈا ہو و ندا پھر واکھر ضرور  
باپیا نول بھی ڈوبلا ہو نلا آپ حور

صبروں ہو سال مول نہ تیرے فرمان  
بھاویں جو کچھ کراں میں برت کچھ نول  
وخل نہ دیوں مول نول جے سنگھان منظور  
اول دونوں جاہمے کشتی تے اسوار  
تختہ بیٹ کے خضرؑ نے کشتی چھوڑی پار  
بوڑان لنگوں خلق نول کہی کیا خیال  
حضرت موسےؑ اکھیا بھل گیا ہاں میں  
اچن جیت تک خضرؑ نے روکا پھیرا مار  
خضرؑ کہیا نول اپنا بھل گیوں اقرار  
حضرت موسیٰؑ اکھیا معاف کر و بھوار  
لوکاں کو لوں او نہاں نے گھانا سنگھان  
داخل ہوئے خضرؑ و دونوں وہ مقبول  
بہت پرانی کندھ اوہ و گئے اور تیار  
خوب سرت او سنول گھانا نال و خیال  
اجرت باجھوں پھر نول تک ہوں کس کار  
او ہا پیسے خرچ کے لیندے کل طعام  
تیکر مگرے وچہ میں پیافراق ضرور  
علم اساقا ویکہ کے حرناسے و شعور  
کشتی پہلی وار جو کشتی میں نقصان  
محنت کر کے او سمجھیں کتنے عاھر کھان  
بہت کشتی دیکھ کے زور می لیندہ کھس  
بھل تکے باو شاہ مول نہ موسیٰؑ آر  
ماپے لوسدے نیک میں او پر راہ اسلام  
واقف کہتا مجھ نول پہلے رب غفور  
اس حکمت دیو سطلے میں او چھوڑیا مار



بچن پائے اور کرباوں نیک خیراء  
 او سدی نساوں ہون سترنی عیان  
 او کے صفت بیان چہ حکمت انہو کلیم  
 باب انہماں و امر گیا بزرگ نیکو کار  
 و گ پوزی اوہ کندر مال ضائع جائد مال  
 و وٹے سو کر اپنی دولت لین سمہ مال  
 تکرہ کیوں اپنے لئے وچہ کیتا فخر کمال  
 پاور کھیں پھر کدیں نہ الیا کرں خیال  
 و و جار بن گئے نول نہ کوئی گریں نوال  
 و دن ہور نصیحتنل موئے نول کجسا  
 آیا ہی کلیم پھر اندرا و س مسالان  
 آمدن کے نبی وی کر وے استقبالی  
 جو کجہر سکھیا علم کے تسال اولہاں حال  
 حضرت کہیا علم اوہ کے بہت و خسور  
 چھوڑ وڈ پیراؤ کر ایہ نہ گرتی بات

وی پاک و سکریوں و چہ لسی انہاں خدا  
 تر بجا اوں پیدار و این تھیں سبب بیان  
 مالک اوں پوار وے آئے دوہم  
 آئی صیغہ اوں کندھ کے دولت یا شمار  
 اسال بنایا اوں نول حکم خدا کے نال  
 باطن ساؤ اعلم ایہ سمجھن بہت محال  
 و ن پونے آوی گئے سبب جلال  
 مت کے کسے غرور و تقویں وں بڑھو مال  
 جہڑی مرن حضور کھیں پیراؤ نہاں حال  
 ہتر خضر کلیم حقین زائب ہونے گیا  
 حتمے او سدی قوم سبب بھی سرگردان  
 چھین لگے آئے کے خضر سورہ احوال  
 اوہ بھی حضرت اسان نول سارا اوہو شمار  
 ما چھہ ہتمبر کے نول ہوئے نہ انہار  
 وں جھنسن نول ہی لئے پائی جو کجوات

### ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

لائی سرک صفت دے واحد ذات خدا او سایے با بھول کسینول بزرگ نہیں بقا  
 نا کوئی رسیا جگ نے نہ کوئی رے رام  
 سے برساتے چوئے آخر موت فوت  
 سنوں تحقیقت و دستور وی کر بیان  
 تکرہ برسال و چہ قوم کے کیتا و شرا کلام  
 موسیٰ نول فرماؤ نڈا حضرت جبرائیل  
 روز فلا نے اوں وقت وچہ فلائی چار  
 ایہ گل سنا سنی نول و لو چہ لسی اوڑیک

آخر نبی نے موت واپسنا اک ان جام  
 جو کھڑیا تیس کھنا جو جھیاں تیس موت  
 ہوئے کے ہارون حال اندر وں جھیاں  
 کس دن جبرائیل نے انکا ایہو مقام  
 کجھی ایہ مقام سے تیزوں رب جلیل  
 دنیا تھیں ہارون اول تیسال اسال انکا  
 اوڑیک و ہکاہ جدول اوہ اپرستانزیک

لے کے نال ہارون نول موسیٰ نبی خدا  
 ہے کسی اوسے باغ دارب کیتا فرمان  
 کیا اوہ سوہنا باغ سی زینت تھیں بھر پور  
 دیکھا جہاں ہارون نے آیا بہت پسند  
 موسیٰ نے نول فرماوندا یہ کیا جگہ عجیب  
 اتنی بات ہارون جاں تھیتی نال مہرا  
 نال ہارون دی قبضہ کیسی اس جان  
 لہجے کہن زمین وچ لہجی تخت سمیت  
 دیکھ حوالہ باغ تھیں موسیٰ ہویا روان  
 کہنہ اچ جہاں تھیں فوت ہویا ہارون  
 ستر گول قوم نے نہ کیا اعتبار  
 حضرت موسیٰ آکھیا جانے پاک خدا  
 کہنہ جے تہہ آپ نہ کیا اونٹوں ن  
 تال پھر گئے رب تھیں یعنی نبی نیر دعا  
 ملک حضور می لاش نول لے کھن کتاب  
 سالوں کچھ اس لاش تھیں بیہ نہ لگا مول  
 جد تک سالوں لاش نہ دے سے آپ پوکار  
 حضرت موسیٰ رب تھیں منگی پھر دعا  
 اوسے وقت جو اپنا و سنول رب سنفلو  
 بھجی اللہ پاک نے مسیرے اوپر موت  
 اتنی گل جاں کر سیا ہونی چند ہوا  
 دیکھ حوالہ قوم نول کیا تہوں لہجین  
 ہویا فوت جہاں تھیں جاں حضرت ہارون  
 کرے خلیفہ اپنا اونٹوں نبی کلبم  
 تن برسوں اس بات تھیں پھر ہزار میل

دور مکان یک باغ وچ آئے دوہیں بھرا  
 تاریں لے ہارون نول آیا اوس مکان  
 دھریا اوسوچہ تخت یک قدرت رب سنفلو  
 اوپر اوسے تخت دے بھما قدر بلند  
 بہنا چاہیے اس جگہ آئے نال نصیب  
 بھجا ملک الموت نول اوسے وقت خدا  
 تخت سے پھرا لاش اوہ اوڑھ پھری اسان  
 اکوں معلوم رب نول کیونکر تھیں بھیت  
 آکے اپنی قوم وچ کیتا حال بیان  
 گھٹ وچھوڑا کر گیا میرا حال زبون  
 کہن لگے ہارون نول آپ آلو نول مار  
 میں نہیں سرگڑا اپنا ڈر بھرا  
 پل دکھا اوہ اسانٹوں لاش تھیں ہارون  
 یارب نول ہارون می لاش اونہاں دکھلا  
 تال پھر لوکاں دیکھ کے دتا ایہ جواب  
 کیونکر خانال تہہ ایہ کیتا نہ مقتول  
 تہ تک تیرے اوپر نہ مول کراں اعتبار  
 یک واری ہارون نول یارب پھر حوا  
 بولیا میرے ویر دا سرگڑ نہیں قصور  
 ختم حیاتی ہو گئی تال میں ہویا فوت  
 ملک حضور می لے کر پھر اوہ لاش اوکھا  
 باقی حالت کسانوں شرف کر مسکن  
 موسیٰ واریک بھانجا سی یوحنا نول  
 موسیٰ واریکوں اوسدا اہل خلق منظم  
 آیا پاس کلیم فرے ملک الموت وکیل



یا بچہن لگا اوس شخص موسیٰ بنی خدا  
 کرن زیارت مجھ وہی ایوں میری کول  
 تال پھر نبی کلیم نول کہیا ملک الموت  
 پچھیا میری جان نول گڈتیں کھیر مراد  
 کہیا نبی کلیم نے اس ساڈے وات  
 شکر عزرائیل نے کہتا پھر بیان  
 تال پھر عزرائیل نول کہیا نبی مقفور  
 تال پھر عزرائیل نے کہیا سہا ندراد  
 حضرت موسیٰ آکھیا سنگر اسدی بات  
 شکر عزرائیل نے کہتا پھر بیان  
 تال پھر عزرائیل نول کہیا نبی مقفور  
 شکر عزرائیل نے کہتا پھر ہفت سال  
 غصے نال کلیم نے ونا پھر جواب  
 رندا اے جناب چچ میرا یک سوال  
 ایڈگل شکر ہو گیا واپس شکر اسل  
 یارب اگے تہہ دے جاہرت نہیں بیان  
 تال پھر نبی کلیم نول رب کتا فرمان  
 کہتی غرض توہ نے یارب پاک خدا  
 امیر اک سوال ہے میرا ونچہ حضور  
 او تھے جا کے تہہ وہی لولال حمد ثنا  
 ہو یا حکم جناب تھیں سارنی تیری منظور  
 گیا اوپر کوہ طور وار سیا پاک تھا  
 یارب تیرے بعد جو ہے میری اولاد  
 سنگ نہ تھیں رزق تھیں یارب پاک مقفور  
 سین پناہ حرام تھیں کہاوں رزق خلال

کیونکر آیلوں دوستانہ بیوں حال سنا  
 یا میری جندین نول وں حضرت کھول  
 آیا میں جندین نول موسیٰ تواج فوت  
 کہندا موہر وے راہ تھیں تھول نکلسا  
 کہتی نال خدا بندری پوری چھ لکھ بات  
 الہیں سہراہ آساں وہی فیض کلساں  
 انہاں کہیں کوہ طور تو مٹھا ربدانور  
 جان نکالال آساں مذی سن کوہی آلاہ  
 انہاں تھوں نال میں کھی جو تورات  
 پیراں وے راہ آساں مذی فیض کلساں جان  
 انہاں پیراں نال میں گیا اوپر کوہ طور  
 جان نکالال آساں مذی حکم خدا وینال  
 اچھے نہ ویندا جان میں جا کول کہت تھیا  
 جد تک کراں نہ عرض اوہ تیری کیا مجال  
 کہتا حال بیان سہا کے رب جلیل  
 بیوں دوست آساں لالین ویندا جان  
 رینا جا میں جے توں اوپر اس جہان  
 میں راٹنی ہر امر نے تیری جیوں رشتا  
 چا مندا اسان تک اس جاوال پھر کوہ طور  
 دکھیاں تیرے نور واکھیراک دار لقا  
 اوپر کوہ طور وے ویکھ آساں نور  
 سہا وکھا جناب وچہ لگا کرن وعا  
 فضل کرم تھیں آپ توں ہر رکھیں شاد  
 کہیں انہاں کے اندر ول گل کدورت دور  
 ہر ویں آپ فری توں امت میری نال

سنگر عرض کلیم نول کسبار غفبار  
 ماریا او پر زمین دے عاصا بنی خدا  
 حکم مویا من مار نول عاصا او پر آب  
 اوس کے سھول نکلیا پھر یک سیاہ  
 پھرتے جاں ماریا عاصا بنی کلیم  
 کرواؤ کر خدا سدا مال زبان فصیح

اسی موسیٰ نول زمین دعا صا اپنا مار  
 عاری مویا قدر نول اوس جانی تریا  
 پانی او پر ماریا عاصا بنی شتاب  
 اوس نے عاصا مار نول کیتا حکم الاء  
 کیرا اوس تھیں نکلیا قدرت رب رحیم  
 موہنہ وچہ ساوا کھاس تے پڑا یہ بیح

سبحان تواری و تسمع کلامی و تعرف مکاتی و ترز قنی فی قلب حجبی

سبحان اللہ پاک ہے بار ب تیری ذات  
 جانے میری جگہ نول نالے سنیں کلام  
 کیرے ولول دیکھ کے موسیٰ بنی کلیم  
 اے موسیٰ کس بات تھیں ہوں ولیلین جا  
 کیرے ہو وچہ پھر ال او بھئی تینوں یاد  
 باقی امت تھروئی میری پیدا وار  
 راضی ہو کوہ طور تھیں موسے بن عمران  
 رفتے اندراوسے دھے طست جوان  
 حضرت موسیٰ دیکھ گیا انہا ندیول  
 لم کہن لگے بنی نول کر کے ڈاڈھی غور  
 نول بھی کرا ادا و کجہ یاسین بہت نواب  
 ہوئی تیر تیار حال موسیٰ نول فرمان  
 داخل ہو کے دیکھو کھال پوری محکہ نال  
 دین لگا لگا نول ہو کے وچہ دراز  
 لبامیرے واسطے ہوندی رہیو گور  
 سبب بہشتی قبر وچہ آندا ملک الموت  
 ورا نکل فرشتیاں حکم نول رب رحیم  
 پوہتا وچہ جناب کے موسے عالی ذات

میں عاجز نا چیر نول دھیں نول دن رات  
 روزی ہو سچا وندا پھر وچہ مدام  
 لگا کرن قیاس کجہ کسبار رب رحیم  
 میں رازق ہر چیز نول لائق ویاں بہنجا  
 جھکھی لے طعم تھیں کیوی تیری اولاد  
 میں پیدا کس اپنی دیوال کو میں وسار  
 واپس اپنی قوم دل ہو یا پھر روان!  
 چمے سن قبر نکال دے او پر یک مکان  
 بچھد کس دمی قبرے بینوں دسو گل  
 مے اک دوست ربا اسدی مریہ گور  
 نال انہا ندرے لگ پیا موسیٰ بنی شتاب  
 مالک کے اس گور و اقرے جہا جوان  
 حضرت موسیٰ گور وچہ داخل مویا مال  
 جنگی لگی جگہ او کہنت نال سبار  
 اوسے ویلے رب نے دتا نور  
 سنگھیا جلد کلیم نے او کھ مویا فوت  
 کفن پہنا اوں گور وچہ کیتا دقن کلیم  
 و پڑھ سو برس سال عمر سی پانی جلد و فاک



کہ تا کہ رہنا جاگے آخر مونا فوت  
کی ہو یا ہے چار دن اہولوں کا

و کھتہ تہی سراسرے لے کھتی کھیندی ت  
تو تھی ملک دن جاگ تھیں کرنا کورج ضرور

### ذکر خلاص شدن قوم موسیٰ علیہ السلام از میدان تہیبہ و جنگ کردن یوں شیخ علیہ السلام با قوم جباران و تفسیرہ

موسے کی من قوم دانستہ می حال  
پورے چالی برس حال او تھے گئے وہ  
یوں شیخ یوں پھر حکم کیا کہ تار ت قدر  
جا و تمام دیار یوں مار و قوم جبار  
یوں شیخ لے گئے قوم یوں موانت روان  
نازی تیغ چلائے قتل کرن گمراہ  
جو ایمان لیا و نذر او سنوں دیون چھوڑ  
فتح ہوئی اسلام وہی اندر لے گئے تمام  
اور گرو یہ بھی بہت سی رہندی قوم حیا  
بہتے کافر و دیال لے آئے ایمان  
او تھوں بلقا شہر یوں آئے مسلمان  
یہ تھی او سنوں خبر حال آیا کوئی غنیم  
شہر و کھایاں ملتا قتال کل یوں وہی جو  
نہن شکستال کھا و نذر اوہ بان کفار  
فوج تھی او ساری ہوئی بہت ذلیل  
چھ ماہ پورے او نہا نذر او نہا رہا جنگ

بہت سی تھیں وہں حکم نذر سے ست سال  
یوں شیخ یوں تھیں کشتی رب عطا  
یس من تیری قوم وہی بخش وئی تفسیر  
فتح لے گی کسا انہوں کافر جان مار  
اندر تمام دیار وے داخل ہوئے ان  
چونہ مسلم ہو و نذر کرے مار فشاہ  
بانی سر کفار وہی گردن و بندے ٹوڑ  
نہورا گئے اک شہر سا ایلیا اوس و نام  
او سجا گھسی مومناں جا مار سی تلوار  
فتح تھی مومناں وہی رب رحمان  
او تھے مے سی با و شہاہ بان نا فرمان  
کر و ان مقابلہ لے کے فوج رحیم  
کافر ناں متقا بلکہ یہا کتنے یوں  
پھر دوسے دن آئے کے کرد و جنگ تیار  
ایسے سلمان سب بکڑے دھچ و اسل  
آشکر گیندوں کسم ایسے کسان ہونے کتنے

### پد و جا کردن قوم بن با شہر دکن یوں شیخ علیہ السلام

رہندی با کسا وہی اندر اوس مکان

زادہ عابد پار سا صاحب مکان

پتہ اوہ باغورد بلعم اوس و انام  
جو کچھ کہے سوال اوہ وچہ جناب خدا  
سنے وزیران بادشاہ آیا وندے کول  
کرتوں مسیروا سطرے رب کے پیش دعا  
بلعم کہندے اوہ رب و خاص رسول  
مھلا کرتاں نفسیں بھی مورو مسلمان  
سنگر گول اکھ و امانی شاہ لعین  
جے کول مسیروا سطرے رسدیں نہیں دعا  
بلعم کہیا کہیں ناں مناں تیرمی کھل  
کہندا او سنوں جائے اوہ بالی شیطان  
ویوال گا میں تدھوں دولت رفہ پیار  
کرے اسارے واسطے وچہ حضور سوال  
عورت جا کر اکھدی انے بلعم باغورد  
کر گول اوسرے واسطے بدے منشن دعا  
عورت وی کھی بات زکیتی اوس منظولہ  
خدمت اندر آئی بالی شاہ شریہ  
چلے کر وچہ شہر تھیں عورتاں حضور کند  
نکار وچہ بلعم کے بھید یونی انکھال  
جاوہ فصل تراجم وچہ جاہورن مشغول  
اس جیلے تھیں کسال نول ہوسی فتح نصیب  
اوسے ویلے پنجسو عورتاں جلد منگا  
یوشیح والی قوم وچہ کیتیاں جلد روان  
غازی کسے نہ او نہا نول کیتی مول نگاہ  
بعض روایت او نہاں تھیں کیتیاں کیتا  
سشرہ رال اوی مویا نال طاغون

اسم اعظم و اور واوہ کردار سے مدام  
کریب خدا منظورسی اوس دی رب دعا  
نال اوس کے اکھرا لپہ نول اوتوں  
یوشیح کولوں اسانوں نول کے فتح خدا  
بزمی دعا اس واسطے نہیں کردا مول  
اوپر یوشیح نبی دے لے آؤ ایمان  
اسین نہ سرگز اوسد اگلی قبولال دین  
اسیویکے تدھوں سولی یاں چھڑا  
تاں پھر بالی آئی عورت اوسدی وک  
خاوند شیرامن و انہیں میرا فرمان  
میری خاطر اوسنوں نول جا کہو کواد  
رب اسارے مہر کھن یوشیح نول کمال  
کیوں بالی وی بات نول نہیں کرو منظولہ  
یوشیح کولوں اوسنوں یوںے فتح خدا  
آخربالی شاہ نول سربا بلعم بعور  
تاں پھر بلعم باغوردے وی ایہ تدبیر  
خوب سنگار و اونہاں نول حسن موی وچہ  
اوہ بدکاری کرنگے اونہاں زنا نہی نال  
حملہ کر کے اونہاں نول ترت کر و مقبول  
آلی بہت پسند ایہہ بالی نول ترکیب  
گامنا گنا اونہاں نول خوب طرح پہنا  
ایسر نہاں زناں تھیں وئی رب امان  
کل تجوزاں اوسدیاں کیتیاں رب تباہ  
اوسے ویلے اونہاں نے بھی رب ویا  
ساعت اندر قوم دا مویا کم زبون



حضرت یوشع رب نون کیسے عرض سوال  
ہو یا حکم جناب تمہیں شامت ہو نہ کار  
خدا تک کھوت مروا وہ مہزون نہ مقتول  
سُنکر حکم جناب تمہیں یوشع نبی امام  
بارے لگے اوہ جلال کھزانی مرد نسائے  
اِس نناہومی شامتوں ایک مویا القصاص

برسا سا وہی قوم نون کی کیا وبال  
تسخص فلائے نساں تمہیں کیسا فضل زناہ  
تاہ تک انیوں قوم تے رستی قہر نزول  
اوسے ویلے دو مال نون بکرتا سلام  
دور مویا طاعون اوہ کیسا فضل خدا  
کیوں نہ ہن طاعون تمہیں جاک سو ویران

### مقولہ مصنف

اکثر عرض طاعون وہی موندی نال زناہ  
جسوں جسوں آن زناہ تے لو کال باہر  
نہیں تاں سو بہاریاں ہو یاں وجہ خندان  
اجکل وجہ جہانڈے واکھو سر ہر جاہ  
تگنے شہر اجار کے کئے اسے بریاہ  
اگے جیکر بلک تے پوندا کہیں وبال  
اوہ بھی وقت نہ آوندانہ موندانہ تھاں  
اگے وجہ جہان وے پوندی کہیں وہاہ  
اگے کہیں بخار بھی موندانہ عرضے نال  
مچھوڑی نہی سر ہن جے اگے ہوندی کور  
ہن ایسی اس مرض وہی ہونی علیک سیک  
ہر سب شامت جگے ورتی کنوں نناہ  
ایسی نڈر مویا کہی خلقت بے فرمان  
اے ہن وے حرام وچہر من سدا مشقول  
جیکر توبہ کے بھی کوئی نال نہ بان  
یا نہ رہندی کہے نون سرگز پچھلی نکل  
اسے کارن پیر رب کردا تہہ نزول

بچھے پاسے پیر ایہ وینا رخ اوکھا  
نیوں نیوں مرض طاعون بھی آن مجا یا ترو  
نہیں سی اسرا کہیں بھی سنا نام نشان  
لاکھاں خلق طاعون نے کنتی مار فتار  
چاروں طرف جہان وچہ مویا شرح فسا  
ورے ورے اوہی سرے مسفے نال  
تھوڑا ناہ طاعون ہن خالی کوئی گراں  
من خالی طاعون تمہیں سال نہ گذرگا  
گھر گھر من طاعون دامو با آن سو کال  
جھب جھب پھرایا نیگے ختمت جانی ہو  
مردھے اوہی ننگوڑی نہت سلام علیہ  
اسے کھری کسوں ناہیں شرم حساب  
سہ شہر اٹھیں دیکھو پیر ہی خوف نکال  
ویکے عذاب زناہ تمہیں توبہ کرن تہ مَنول  
گذرے نچے طاعون بال پیر اوہا کم حسان  
کیا کچھ بد کے باب نے نہت جنت کلاہی گل  
ہت ہن نہت توبہ دیکھو کہ برت کرن قبول

ایسے پھر بھی اونہا نمونوں آوے نہیں شعور  
 نیک بندے طاغون و چہرے مہوون بہار  
 نہ کہیں چکر اسیں بھی موندے نیکو کار  
 ایسے پیرے آساندے مول نہ ڈھکدا آ  
 ظاہر کرن بہاوردی اپنی بے فرمان  
 اسدے اندر موندی حکمت پاک خدا  
 تال جوہرت کے انہال تھیں ہونے کوئی قصور  
 اسے حکمت واسطے خالق پاک جناب  
 نالے جہیرے رب سے بندے نیکو کار  
 دنیا و چہرے اونہا نمونوں جانے کچھ تکلیف  
 کیسے ہمانے اونہا نمونوں سدھو و چہرے حضور  
 اگلی حکمت ربذمی جانن ناہیں نمون  
 بریاں نول اسواسطے فہمیت دیندار  
 یا اس کارن اونہا نمون پکڑے نہیں تساب  
 جس سے ہور من اوہ یورے پیغمبران  
 پاک سے واری اونہا نمون السی بلے سرا  
 دیکھو اندر مشنوی عارف مروحہ خدا

جنیوں جنوں ب اور اونڈیوں تہوں کر قصور  
 فاسق فاجر و نیک کے لٹ کرن تکرار  
 سبالوں بھی طاغون ایہ کردا مار خوار  
 دوروں سالوں ویکہ کے جاندا کنڈولا  
 جانن نہ اسبات وچہ ساڈاے نقصان  
 نیکال نول رب پیار تھیں لیند اچھب بلا  
 اگلا عزت بھرم تھی کر تھیں سبہ دور  
 دنیا اول اونہا نمون لیند اسد تساب  
 نال اونہا کے ربا موند ابیت پیار  
 رکن نہ ویندا اونہا نمون اچھرب لطیف  
 نال انڈی صحبتوں کر اونہا نمون دور  
 لے بھھی دی شامتوں طعن کرن بہنول  
 کرے مہوون متال یہ توبہ کے سبب  
 تال جو غیب کا یکے مہوون مور خراب  
 آجاوے پھر اونہا لے ربا قیر طوفان  
 جب یوں فرعون پیدا واپا باخ خدا  
 حضرت رومی مثنوی بیچ گئے فرما

تم مشورہ مفرور بر سلم خدا  
 ویر گبیر و سخت گبیر و مر ترا

دیکھ سہا کے رب وے نامہوویں مفرور  
 کی مویا جے چارون تازہ کیستو من  
 لے مویاں غافل کوئی دم اس مکان  
 جے سور سال کریں توں اچھو فر مفرور

جنا پھر کا پکڑی سخت کرے مقہور  
 آیا اوسدا قہر جاں آڑوے سی بھن  
 آپے لیکھا مہوویں پل کے اوس جہان  
 اورک اک دن ہونا حاضر ہنس حضور

چھوڑ دین میں بھیتال نا کر طول مقال  
 یوشیح والے جنگ واکھ سنا احوال



زوج بہ قصہ

سنبول حقیقت جدول اوہ زانی نامقبول  
 دور ہوئی بہ مرض و مہویا امن آرام  
 پھر ان دول کے عورتاں لاکے ہار سنگار  
 ان خیر کے امید ہو واپس آیاں سب  
 جے تول یوشع واسطے کریں نہ برمی دعا  
 عورت تھیں من بات ایہ بلغم ہونا چاہ  
 یوشع دے حتی جدول اوس کیتا بہ خیال  
 حملہ کے جدول اوہ دوڑے بلغم ول  
 اکھن لگا ایسے عورت تول فی الحال  
 اوہ پھر رب واسے مقبول خلد  
 عورت اگول اکھدی جے نہ کریں سوال  
 ایہ گل سنکر پھر اوہ چلیا تجربے ول  
 بلغم تول اوہ دوڑے گئے ڈانک چندان  
 عورت بائیں جائیکے اکھن لگا پھر  
 حضرت یوشع بہد لہے مرسل مقبول  
 عورت اگول اکھدی جے نہ کریں دعا  
 ایسی عورت اوسدی صاحب بن جمال  
 بنال کارن ہاریاں سوسو کر بنان  
 سنیاں جدول طلاق و بلغم اوکھیں نام  
 اوڑکے اوسدے پیار تھیں بلغم ہونا چاہ  
 عورت تائیں اکھرانہ ہو بہت خفا  
 سی اک جاگے اوسدی اندراون پہاڑ  
 جال اوہ شہر تلنگ کے چلیا خفت ہو  
 بلغم اوسنبول مار کے گوردے پیار سنبول

حضرت یوشع پکار کے کھڈیا مقبول  
 کھڑے ہوئے پھر جنگ نے منون اہل اسلام  
 پھر نہ کوئی اونہاں وانبیاں خواستہ کار  
 پھر بلغم تول ایسے عورت کہندی تھیں  
 تا پھر بلغم تول پھر تول طلاق پار  
 تجربے دلچسپ جال تول ہویا اوڑکے تیار  
 تجربے دلچسپ جال تول ہویا اوڑکے تیار  
 ڈر کے سچا تجربوں سخت ہو یا سنبول  
 میں نہیں یوشع واسطے کر واپر سوال  
 میں نہیں اوسدے واسطے کر واپر دعا  
 میں نہیں بہ گز ہونا او کا تیرے بنال  
 اگول کمانے نا بلغم رب منہ دتے گل  
 دست کوکے اونہاں تھیں نہ ہاں حیران  
 کر تول خوف خدا تیار ہاں ہاں دلیر  
 بھئی دعا حتی اوسدے کرنی روانہ سنبول  
 سنبول دیکھ طلاق تول مکر نہ سامنا  
 رکھدا بہت پیار سی بلغم اوسدے بنال  
 دوڑے وانشینا ایہ دلچسپ لبت مال ران  
 کھاون بیون ہو گیا اوسنبول کھنکھراں  
 گرا اک منگال کے ہو یا عورت سوار  
 چلیا طرف پہاڑ دی یں من کرن دعا  
 تھیں خبا کے خیل اوہ کروا اوچہ اوچاڑ  
 رستے اندر جائیکے گدھیار سنا تھیں  
 ایسے اوہ پاک قاسم نہ چلیا اوسنبول

کر کے تیسے جدول وہ رہا زور لگا کر  
 بلغم ہائیں آگیا نال زبان فصیح  
 کرن دعا پہاڑ تے سرگز جانہ مول  
 گدھے تھیں سن بات کہ بلغم بن باغور  
 اگوراہ وچ او سنوں بدلیا پھر شیطان  
 اے بلغم کس واسطے کروا نہیں دعسا  
 بلغم ہیا چھوٹوں گدھے آندا موڑ  
 نالے سینوں جا پداے ای مندی کار  
 ایہ گل نیکے آگیا شیطانوں بد انجام  
 معطل موندل عقل تھیں ہے ایہ خیر شیطان  
 آکھے لگ شیطان دے نالوں عقل گوار  
 بیکر بالقی تہاہ نول ہونی فتح نصیب  
 موسی سارے ملک وچ تیر احکم احکام  
 بھی سینوں مغربی کسی رب عطا  
 جاں ایہ باتاں کتیاں اوں شیطان لعین  
 پیر سیاہ وچیل کے آیا طرف پہاڑ  
 پوہتا جدول پہاڑ تے لگا کرن دعا  
 حضرت یوحنا قوم دا ڈھٹا جدا حوال  
 یارب سالوں فتحی آہی ولوچہ آس  
 اسے کارن لڑویاں گدر گئے چھ ماہ  
 اولٹا ساڈی قوم آکھا وان لگی ہزار  
 حکم ہوا اک شخص سے بلغم اوسدا نام  
 پر مئے اعظم اسم اوس کیتا عرض سوال  
 حضرت یوحنا عرض پھر کیتی وچہ جناب  
 عمل جو اعظم اسم واسووسے اوس تھیں فور

اوڑک گدرا بولیا قدرت نال خدا  
 تینوں آگے جان وچہ سے نقصان صریح  
 نہیں تال فوزج جاوئیں سرین شہول  
 وایس سوکے گھر انوں چلیا یرت ضرور  
 کھن لگا او سنوں بن صورت انسان  
 نیکی والے کم تھیں چلیوں مکہ بھنوار  
 کندا کرس وعانہ جیکر بدی لور  
 تال میں تھال یرت کے چلیا مولا چار  
 گدھے تے بھی اسطرح کیتی کدیں کلام  
 جسے چنگے کم تھیں تینوں آندا ران  
 بیشک یوحنا واسطے کر توں برسی دعا  
 تابع ہون تادھو سے سبھ امر غریب  
 بالقی بھی خود موسی تیرے پلس غلام  
 نالے عورت تادھدی موسی خوشی رضا  
 بلغم ہائیں آگیا ول دے وچہ لقبین  
 گدھا مول نہ آیا چھوڑنا وچہ او جھاڑ  
 آئے وچہ شکستے فرمہن اہل صفا  
 روزا آگے زبدا سے سر سجدے وچہ ڈال  
 رل بل قوم کفار اسیں کراں گئے ناس  
 جباراں دی قوم نول کرساں مار فنا  
 اچھ کی قدرت ہوگی تیری یا عطا  
 اوسدے تائیں یاد ہے اعظم اسم کلام  
 ہونی فتح کفار دی اوسدی برکت نال  
 ربا اوسدا مرتبہ اوس تھیں کھس کتاب  
 سووے پھیر اوسدی کوئی دعا منطوق



کیتا حکم جناب تھیں خالق پاک غفار  
 سن فرمان خداوند یوشع نبی خدا  
 او دھروں فوج کفار تھی آئی وچھ میدان  
 لگا رن و عایاں بلعم بن باعور  
 دوہیں دھرس مقابلہ رن وچھ ہویا آکر  
 وھوڑ چڑھی میدان وچھ آچکی تلوار  
 ڈر کے اندر قلعہ وے داخل ہوئے جاہ  
 داخل ہوئے قلعہ وچھ زور ہی اہل اسلام  
 حضرت یوشع وے وچھ نکلتی تلوں وچھ  
 کلی بنھتے دار و رہے داخل ہونا آکر  
 انہوں سی توریٹ وچھ رہا حکم تروں  
 جیکر کھیلے لڑن تلوں آئی قوم کفار  
 کر کے موہنے اسان ول یوشع کرے دعا  
 اُسے ولے رب نے کیتی عرض قبول  
 اتنے تائیں موہناں پھیر دتی کشمیر  
 کافر سارے پکڑ کے کیسے مار تباہ  
 فتح ہوئی اسلام وی اوپر قوم جبہار  
 مال غنیمت اونساندا سارا جمع کرار  
 اندر شخص الایٹیا لکھیا مور سپان  
 قدرت رب دی اوسنوں اک نہ لگی مول  
 ہستی حکم توریٹ وچھ جتنا ہووے مال  
 رو جاوے اوس مال تھیں چھوڑی چھراگ  
 معلم ہوندا تلوں ایہ سارا تائیں مال  
 جال اوہ مال افکارہ سُر یا آتش مال  
 اسد لڑوں کسے کسے کھیا کچھ حساب

بلعم تیرے سامنے کرسال اسپں خوار  
 کرے تیاری جنگ دی فوج تمام بلار  
 روز آنا جمعہ دارا وی کرے بیہان  
 اس پر اوسدی مولیٰ نہ ہوئی درنا منظور  
 اللہ اکبر اکبر کے مومن نوٹھے و ہار  
 بھاج پئی کفار تلوں تھی قوم جبار  
 حضرت یوشع قلعہ تلوں وچھ تلوں گوار  
 رط و مال لڑو مال اونسانوں تھر ہوئی تمام  
 جیکر ہوئی فتح نہ اچ اجو کے وار  
 ہفتے وے دن اسانوں جنگ مول روا  
 ہفتے وے دن جنگ تے مومن جان نہ مول  
 اسان نہ تیخ اٹھا وئی سانوں لسن مار  
 یا اللہ اچ دو گھری ولوں دن دو کا  
 دو گھر مال رب مور بھی دن نہ لایا مول  
 قبضہ اندر کر لیا تھر کتھی گھر  
 بت خانے سب اونسانے کتے ورا ہفتا ہ  
 بالحق تائیں رب نے کیتا بار خوار  
 ہو جب حکم توریٹ وے ورا سپو جبار  
 مال غنیمت اونساندا لگے جدول جلال  
 حضرت یوشع ویکے ہویا بہت تلوں  
 سارا جمع کیتے کے اک وچھ ویرا مال  
 باقی دا وہ مال ہی مول نہ ساڑھے اک  
 اسد لڑوں کسے کسے کھیا کچھ حساب  
 حضرت یوشع ویکے کیتا دلوں خیال  
 تائیں مول اکسے ہی اتر نہ کر ورا کا

رکنا کرن تلاش پھر یوشع صاحب نے ور  
رکھا سی کچھ مال اس اپنے پاس لوکا  
مال غنیمت ورتنا سی او نہاں حرام  
اس شخص کچھ گذریا بلعم و اجو حال

نال ذریعے قرعے نکل گیا کچھ  
یوشع نے منگوئیے و تا منجھ خنڈ  
سانوں مال جلال ایہ کیتا رب تمام  
اگر سناواں تسانوں رب ہی برکت نال

### باقی حال بلعم بن باعور

یوشع تاپن شمع جہاں وئی تری عنفور  
کرے سلام آہنی نول کر کے اوب کمال  
یا حضرت میں تسان حق کیتی بری وعا  
یوشع نے قسم تسان لھی وچہ حضور  
تلا میں تیری بزرگی وئی رب ہسٹار  
باب گل تینوں مور بھی دیوال اسیں سنا  
یا حجہ آہنا نڈے مور جو کسیں عرض سول  
بلعم نول اس بات تھیں لگا ڈا ڈا علم  
اے بد بخت نکارے میں نول ڈومی مکار  
پتھر ڈے تھی وچہ کیتا برا سوال  
وور کیتی سب بزرگی میری رب وڈو و  
اسیوں کل شکے آکھدی عورت بلعم نول  
اسدے بارے کچھ بھی پاس نہیں تواب  
تن وعا میں میری نال کرسی رب قبول  
عورت نے پھر اوسنوں کیا موسرور  
کرتوں میرے واسطے یک ضرور وعا  
کیا بلعم نے اپنے گل سوگ محسالی  
روز قیامت کراں گانہر قتال پیش خدا  
عورت نے پھر آکھیا اوسنوں کرتا کید

پاس و نہا نڈے آیا بلعم بن باعور  
اوس تھیں کچھ روپے کر و عرض سول  
شخص میںوں نقیہ اوہ یا مقبول خدا  
کیتی تیرے واسطے اک وعا ضرور  
میں بچہ تیرا مرتہ ناپن پیش خدا  
باقی تیریاں حاجتوں موسن تن روا  
کرسی مول قبول نہ قادر حل جلال  
عورت تاپن آسکے کہندا اوسے ورم  
پینوں وچہ جہاں نے کیتا تده خوار  
تیرے اکھنے لگ کے سب کچھ بیجا کمال  
کر کر زید عبادتیاں انت ہوا مفرود  
تن سو برس سال بندگی کردار سول توں  
بلعم اگوں اوسنوں وینا ایہ جواب  
یا حجہ او نہاں تھیں مور نہ موسی کچھ قبول  
تن وعا میں تیریاں موسن جو منظور  
دو باقی ویاں دکھتوں اپنے کارن  
رکھساں اپنے واسطے تے اوہ سوال  
یا جو میںوں نولے وودوخ گنوں بجا  
میرے اوپر تده دا ہوگ احسان مفرود



میرے کارن سب نول کرتوں عرض سوال  
 بلغم کہیا حسن و می نامہو خواہ شمشند  
 ہر عورت تھیں مجھ کو جا پس کو خوشتر و  
 آخر ہو لاجپاروں کیتی سرفش و عسا  
 اوے و پیر ہو گئی عورت پیر جوان  
 اسی بلغم لعور و اسی رو سیاہ  
 وجہ فوج القرآن وے لکھیا ایہ بیان  
 جیونکر و چہ قرآن دے وئی رب مثال

علی جوانی مجھ نول نامے حسن جمال  
 اگے پیر حسن بے سب کولوں دو چند  
 اسی عورت او سدھی بات نہ منے کور  
 یار پیر می نار نول کرتوں حسن عطا  
 حسن بچا تب اسنوں بخش کیتا رحمان  
 صورت او سدھی غنصہ نقشب کیتی رب تباہ  
 کئے وانگول او سدھی لنگی سیر زیمان  
 سکوں آیت لکھ کے تینوں مال کمال

فَسَلِّطْ كَتَبَكَ الْكَلْبَانِ تَحْمِيلِ عَلَيْهِ يَلْبَثُ أَوْ تَمْرُكَ لَهْ يَلْبَثُ

لکھا آیت مفسر ان آیت ایہ شریف  
 یعنی تمہیں مان و می کئے وانگ مثال  
 اینوں بلغم لعور کے مویا قہر خدا  
 پھرے زمانا ہو کلامی جہہ نکال  
 عورت او سنوں دیکھ کے سخت ہوئی بزر  
 وہاں لائیں کرے اوے اوے نال زناہ  
 غیرت و پوچھ آئیے رہنوں کرے سوال  
 چہ پیرے موزنہ تھیں سدھی کیتی اگے و عا  
 کیتیاں وانگول او سدھی ہوے شکل تمام  
 اوے و پیر ہو گئی کیتی او سدھی نار  
 نامے خلقت او نہا نول آکھن لگی اسر  
 سن کن بائیں خلق تھیں ناک ہوئی اولاد  
 بائیں تائیں آئیے کبندے سنگ و عا  
 نامے لو کال او سنوں کیتا آ لا چار  
 آہی جہیرے حالو چہ پہلوں میری نار  
 خالقی نول بداندیاں نول نہ لکھی ویر

بلغم دے و چہ حق و کھیتی رب لطیف  
 حکو چھوڑا و سنوں ہو کے سیر حال  
 کتیاں وانگول او سنوں لگی مومن وار  
 بدل کیتی رو او سدھی مویا مندا حال  
 اوے و پیر انار کھ لیا مک یار  
 سٹرا او سنوں دیکھ کے بلغم رو سیاہ  
 یار سب کرے دور نول اسدا حسن جمال  
 اوے منے تھیں اکھدا سدھی سنوں و عا  
 جیونکر میں تھیں نس کے لگی کرن حسرام  
 پیر وھیال دیکھ کے روون زار و زار  
 دیکھو کیتی ہو گئی اسی تادھی ماہ  
 ب و س دے تھرم و چہ کون شرفا و  
 صورت اصلی مالوں بننے پیر خدا  
 لگا کرن دیا کو بلغم پیر کیتی وار  
 اولوں کرے ہو نول یار مال انفار  
 ہو گئی پیرے حال کے عورت او سدھی پیر

مئے برضال او سدیاں ہوتیاں سن مقبول  
 جیکر او سدرے اپنے ہوندے بخت بجا  
 ایسے خالق پاک نوں انیویں سی منظور  
 گھر وچہ دولت مال جہ مووے باجہ شمار  
 وانگ سنگد رہنما نڈا مووے نام مقسوم  
 کہ کر زہد عبادتوں بلجہ تن سو سال  
 دنیا اندر ہوگی صورت وانگولوں ساک  
 جو کوئی ربدے حکم تھیں موسیٰ سرگردان  
 چھوڑ دین صرا و کر ایہہ ناکر طول طویل  
 فتح ہوئی اجاں نبی و ہی ویر قوم جبار  
 داخل ہووے شہر وچہ سجدہ شکر منا  
 اگے اس تھیں لے سن وچہ اجاڑ ویران  
 چالی رسال بعد جاں ہوئی فتح حصول  
 خطہ کئے شہر وچہ داخل ہو و جبار  
 یعنی خطہ آکھ کے داخل ہوئے جبار  
 خطہ آکھن کنک نوں سنتوں نیکنہاں  
 چالی رسال لے سن اندر جس میدان  
 بس اوہ لانج دے ڈاڑھے خواہ شمشیر  
 حکم آئی اونہاں جاں کردتا بدیل  
 اوس و با تھیں آدمی ہویا ستر ہزار  
 بعض کہن آسمان تھیں آتش بجی رب  
 لکھیا بہت نفسراں راوی کرے بیان  
 حضرت موسیٰ آپ سی زندہ وچہ سنسار  
 چھوڑ یوں شمع ملک لے قبضہ کتا جبار  
 اوس تھیں چھے آسیا طرفے کوہستان

مئے جگہ اکارتھی ہویاں خراج فضول  
 لینے کارن اب تھیں بخشش منگد اجار  
 رحمت کولوں اوس نے رسا سی دور  
 جد تک ہون نصیب نا جائے سب بیکار  
 حاکمے آب حیات نے رہ جاوے فخر و م  
 کی بیفرا نیوں سب کچھ بیٹھا گال  
 روز قیامت روز حین کھلی حکمندی آگ  
 ایہو حالت دیکھی رہا بے فرمان  
 باقی ماندہ آکھ توں یوشع و احوال  
 یوشع تائیں حکم ایہہ و تارب غفار  
 نالے بخشش واسطے کو سوال و دعا  
 شہر وڈن دا نہیں سی حکم انہاں نوں جان  
 شہر وڈن لے واسطے ہویا حکم نزول  
 معنی سدرے کچھ توں رہا بخش خطا  
 بعضیاں خطہ آکھیا و تا لفظ و تار  
 بخشش لے کنک وکتا اونہاں سوال  
 سرگز کنک نہ کھان لوں لدھی اوہ مکان  
 تائیں اونہاں کنک لوں کتا بہت پسند  
 سخت و با اوس قوم لے بجی رب خلیل  
 تال پھر لیل قوم لے کیتی استغفار  
 دیکھ غذاب خدا لے تائیں ہونے سب  
 جس و طے ایہہ واقعہ ہویا وچہ جہان  
 اوسے کیتی فتح ایہہ حاکمے قوم جبار  
 قتل کتا انکار نوں ذلے بت اوڈا  
 فتح کیتا پھر اونہاں ملک مائی ان



شہر غماؤ صنفوں دو آسے طرفے تمام  
 کر کے دین اسلام و اسکا کہ و چہ زور  
 حاکم جو اوس جگہ و ابار و نئی اوس نام  
 خدمت اندرا لیکے ہو یا مسلمان  
 او ٹھول منہرب طرف پھر یوشع اما حل  
 پنجہ پسن بادشاہ کن لگے اوہ جنگ  
 حال یوشع و می فوج نے کھنٹی مضمنا م  
 حضرت یوشع و مایا اندر غار ہسار  
 اندر بعض روایتاں یہ بھی سے منقول  
 حضرت یوشع سے برس جنگ کیتا و چہ شام  
 اوپر ایلیا مالک کینے تقسیم  
 لوکاں لوں سکھ لایا حکم احکام تورات  
 عمر و نہاندی ہک سوہورا و نہتر سال

او کھنٹی جاو سنے یانی فتح تمام  
 ابروی سلم ہسارول قوم لیا میا لود  
 یوشع و می جان او سنوں ہوئی خبر تمام  
 نالے اوسدی قوم پھلے آئی ایلیا لک  
 پنج شہر اس ملک سے آسے منہرب ول  
 آخر یوشع او نہانوں کیتا اوڈا تنگ  
 بس کے غار ہسار و جھنڈے و پنج تمام  
 پھنڈے شاہ وہ پکڑ کے سوتی ڈٹے چار  
 اندر سے غار و پھاس موٹھ پھول  
 مارا کیتا بادشاہ یانی فتح تمام  
 جاری کیتا ہر جگہ دین اسلام کلیم  
 ناب کر کالوت کول یانی پھر وفات  
 اگے سن کالوت و اکھ سناواں حال

## ذکر حضرت کالوت علیہ السلام

وچہ جامع تاریخ وے لکھیا ایہ بیان  
 اوہ حضرت سمعون و امیگا سی فرزند  
 یوشع بعد کالوت نول نرسل کیتا ریب  
 جیوں و ہیئت کر گیا مال یوشع نبی خدا  
 جنہیں شہرں گیا مال یوشع پاک امام  
 ملک سلم و ابا و شاہ بارتق جسدا نام  
 پھول پھرا وہ ہو گیا دین کنوں مرتد  
 خبر سی کالوت سے ہو یا تریت روان  
 نالے شہر اوئی و سدے خورشید و زبیر  
 ہوئے قتل جہا و وچہ کافر و کس تبرار

سی حضرت کالوت و ابا ی یوقنا جان  
 اوہ بسا یعقوب و عالی قدر کیند  
 رکھیا اوس توریٹ کے عملدرا آمد سب  
 کل مہال او سے سر پہ لیاں چار  
 جا حضرت کالوت کے نبی شہر تمام  
 یوشع وے جو وقت وچہ لے آیا اسلام  
 کل رعیت اوسدی کافر ہوئی اشد  
 بارتق تائیں جانی کیتا بند لوان  
 بارتق سے تمام نول کیتا پکڑا سمیر  
 باقی طرف ہسار وے بس کے سروار

بارق نول کالوت لے کیتا جدول اسیر  
 سبھ کے ہتھوں اونگلیاں تیاں کس کام  
 ٹکڑے کر کے روٹیاں دین اوہنا نول  
 اسے حالت سے اوہ سدا خوار خراب  
 فتح کیتا کالوت نے جاں اوہ ملک تمام  
 قوم جو اسر ایلیاں راوی کرے بیان  
 چالی برس او جاڑو چہ رکھے قیہ خدام  
 اس نقیہ چھ مہر و چپاے اہل اسلام  
 ارسیا و چہ مہر وے پتھر کالوت  
 او سدے تاپن اینا کر کے جانشین  
 بعد اوس نقیہ خرقیل کھیر کیتا رب غلام

سنے وزیر ال اسنوں ایہ وتی تعزیر  
 عاجز ہونے کھال تھیں تھال نال طعام  
 کتیاں وانگ اوٹھان اوہ ٹکڑے مٹوانال  
 بدلے اپنے کفر وے پاون نت عذاب  
 آکے اندر مہر وے کیتا پھر مقام  
 سو برس سال نقیہ بعد پھر آئے مہر مکان  
 ونہر برس سال و چہ شام وے کرویاں گئے و  
 کچھ مغرب ول جاڑے کچھ لے و چہ شام  
 نام یوشاوشی و نما آسی پاک پت سیرت  
 فوت ہو ما کالوت پھر کیتا سرش برس  
 بے ذوالفضل قرآن و چہ آیا جہدا نام

## ذکر حضرت خرقیل بن توری علیہ السلام

نقل کرے تفسیر نقیہ و چہ قصص الانبیا  
 علیسی وانگول متخزنے اسنے بھی مشہور  
 بخششی حال پتھیری او سنوں رب رحمان  
 شام ولایت کفر واپا پھر فساد  
 ننگ اسر ایلیاں و تا صاف جواب  
 کرانکار جہاد و قیہ بیٹے جدول تدا  
 سخت مہرین طالعون وہی کھچی رب قہار  
 باسر شہرول نکل کے سو کوہ آئے وور  
 انسی لب آواز یک بھیجی و ہشت ناک  
 لکن و چہ او جاڑوے مڑوے باجھ شمار  
 آخر مڑوے سبہ اوہ یکیجا و مہر لگا مر  
 وہپ لگی جہا و نہا نول سر گرو سوہ

شان و ودا خرقیل نول و تا پاک خدا  
 نال و عا خرقیل وے جیوں اہل قبور  
 اندر اسر ایلیاں کر دا ایہہ قس مان  
 چلو نال کفار وے کرے پھل جہاد  
 انیس نہ سرگز جنگ لے ہو واپا و چہ خراب  
 قسرا ہوں شہر و چہ ہوئی شروع و پار  
 نکل گئے پھر شہر تھیں وڑ کے کئی نزار  
 او کھتھی ہی رب او نہا نول پیر و کیتا مقہور  
 ہیبت او سدھی کھائیکے ہونے سہ ملاک  
 دین کرن نقیہ او نہا نول ان ہونے لاچار  
 چار چو فرے او نہا نولے وتی کٹر بنا ر  
 وڑ کے نچھے موت نقیہ کیتے رب فناہ



وجہ جامع تاریخ دے راوی کے بیان  
چار ہزار اڑھائی موہیا وجہ شمار  
پور روایت وہب یس آئی وجہ شمار  
بسیا وجہ اعکاف دے ہی حضرت خرقیل  
بہر آخر قیل نے سنی جدول ایہ نکل  
وٹھی حالت اونہا ندی ڈاڑھی حیرتناک  
خالی ہڈیاں دیکھ کے کہتی نبی دعا  
اوسے دے رب لے زندہ کئے سب

حضرت ابن عباس تھیں کرے روایت جان  
بصری حسن بتاوند امویا اکھ ہزار  
موہیا سی اوہ آدمی دیہال چار ہزار  
دن ستوں استکاف تھیں ابھیامر جمیل  
آبا اوس اوچار وجہ طرف اونہا ندی نکل  
گوشت پوست بدن تھیں جگر موہا خال  
یارب خالق انہا ننوں قدرت نال جوا  
جو نکر وجہ قرآن دے آیت بھی رب

الذین آمنوا من ذرہم موت فقال لہم اذک  
موتوا لہم اذک اذک اذک اذک اذک اذک  
انہا تھیں کے آئے اوہ ہزاراں ذرہ موت دے  
تھیں اس کیسا دعو اونہا لے اللہ نے مر جا دوسرے پھر جو نال

قصہ کوتاہ جدول اوہ دے رب حوا  
قبضے کئے آئے اپنے تھا نو مکان  
کدیں کدیں خرقیل دے مہوون تا بعد  
آخرت بنائے کے پورن لگے آ  
کر روایت جدول اوہ آئے زندہ ہو  
تھی اولاد حوا اونہا ندی ہوئے سداوار  
آخرت پرست خال ہوتی قوم تو قیل  
سے سی بانلی شہر اک اندر شام دیار  
دیکھ کوئے سترہ وجہ ہوتی اونہا ندی گور

زندہ ہو کے شہر وجہ داخل ہوئے آ  
آپوانے گھر کوچہ و سن لگے آن  
کدیں اونہا ندی امر تھیں کر جاوون انکار  
رفتہ رفتہ مسجد نے و تاوین کھلا  
پھر بھی آوے اونہاں تھیں سرور الہالی بو  
اونہاں تھیں بھی اونہا ندی گندی بو میرا  
بجرت کر کے شہر تھیں کوچ کتا خرقیل  
او تھم ہوئے فوت اوہ مدت کچھ گرا  
کتنی مدت نہی پھر کوئی نہ ہو یا ہزار

قصہ حضرت الیاس علیہ السلام

سنوں تسالی الیاس واکہ سناواں حال  
کچھ مدت خرقیل تھیں کچھ کوئی رسول  
بغاویں صفا لکھتال عالم رہے سنا

جدول قصص الاشیاء لکھی ہے احوال  
بہرگز رسول نہ ہو یا خلق ہوئی مجھوں  
ایسر لو کال جا بلال لے پورے نکار

اوسوئے جو تمام وچھے سے سی شاہ آبا و  
 اوس بت دے وچھے آئیے وڑبھٹا شیطان  
 بت وچول شیطان اوہ ویند اترت آوارہ  
 اس سہنبول سبھ نے چھوڑ وتا اسلام  
 رکھیا نام اوس بتلا لوکاں لعل وچھان  
 لعلیہ آکھن رن ہک آہی خوش ریشمار  
 تہاں کھنیں بھی اوسدی آہی شکل وڑبیک  
 لعل اسے و نام سی آہی بہت سینا  
 پوجا وے رن و سی لوکاں پکڑی آر  
 تہاں پھر رب العالمین لالہ محمد یاس  
 سی اولاد ہارون کھنیں پھریدام مقبول

یو جا کارن بت ہک اُس کیتا ایجا و  
 جدول مراد اوس بت تھیں کوئی منگدا آن  
 اے بندے میں تدرہومی کن لئی ہر نفس نیاز  
 پوچھن لگ پے بت نول چھوٹے بتے تمام  
 اوسدے تاپن پوچھ کے ہوئے بے ایمان  
 اندر اسر نکلیاں سوئی باہر بھہ شمسار  
 آرزو کے کھنیں بت سوں کیا اوسدے ویک  
 صورت اوسدی ویکہ کے لوگ سو بندین  
 وحدانیت ربدی وئی اونہاں بھلا  
 کر کے مرسل اپنا بھج وتا الیاس  
 آکھن لگا قوم نول کیوں نہیں وڑے مول

آقذہن بعلاد و تارون احسن ۲ مخاریقتن ۵

کیا تہیں لعل دے کو سوزار لوکار  
 جدول نصیحت خلق نول کیتی تہی الہ  
 رکھیا اوس البیاس نول اپنے یاس وزیر  
 کیتا پھیر الیاس لے رب نول عرض سوال  
 اوسے ویکے رب نے کیتی عرض قبول  
 چیز نہ کوئی جگدی روڈ اسکا آن  
 لوگ تمام ہی ان کے لگے کرن قیاس  
 جہن من بلیا سالوں بار لراں مقبول  
 لوکاں کھنیں البیاس نے جاں سنیاں بحال  
 سنیاں جاں پھر کافراں سے اوہ وچھے بہار  
 سہنیاں اوس بہار کھنیں کیتی بہت تلاش  
 دوست ہک البیاس وابدھا مسلمان  
 اوس بڈھے والا و لاسی سی ہک قرزند

چھڈ کے خالق اپنا سوننا سر جنہار  
 نئے تمام ہی قوم نے مسلم ہو یا شاہ  
 کچھ وں بچھے پھر اوہ کافر ہوئے تھر یہ  
 نازل کرا اس ملک لے یارب قحط و مال  
 بند ہو گیاں بارشال ہوا قحط نزول  
 آکے آکے بھکھ تھیں بندے لے حیوان  
 کیتی ساڈے حقی وچہ برمی عالیا سس  
 ایہ بہ شامت اوسدی ہوا قحط نزول  
 جا کے کسے بہار وچھہ جھلے میاست ل  
 خلی اوسدے پھرن نول کھنیں تھو کے دہار  
 مول نہ لدا کسے نول یرت کے بار معاش  
 اوہ کھی وچہ بہار وے کر و اسی گذران  
 لیستخ اوسد نام سا سوننا صورت مند



کہنا بہت پیارا وہ نال نبی الیاس  
 اندراوس پہاڑ جاں گذر گئے سب سال  
 تال پھر حضرت شہر چہ داخل ہو یا حیا  
 تو یہ کر لو کہ تھیں ہمارے نال سبقت  
 بتال کو لوں تسانوں نفع نہوگے وال  
 ایہ گل سنئے بتالوں اٹھ گئے کفار  
 کیا کر لو اسال تے اے ٹھا کر مہاراج  
 کر کے فضال تھاک ہے سالے آخر کار  
 اورک سالے کو کہے اگر حضرت یاس  
 تھے تیرے رب تے لے آواں ایمان  
 فضل کی تیار بلک تے بارش ہوئی نزل  
 آٹا اوسدے قتل یوں ہوئے سب تیار  
 حضرت گئے پہاڑ وچہ وٹھی قدرت کار  
 اوسے ویلے بسج یوں سدیا اپنے پاس  
 اپنی جاگہ اوسنوں کرے خلیفہ چار  
 انھوں تک الیاس واسی احوال تمام  
 اچھ کھی کسے کتاب چہ وٹھا ہے اذکار  
 رہندے اوپر زمین دے خزانے الیاس  
 اگوں معلوم رب یوں جوڑ کر اصلی بات  
 اس تھیں چکھے کچھ میں بسج و احوال  
 جاوں خلیفہ کر گیا بسج یوں الیاس  
 بسج سبب خلق یوں کرداد غلبہ بیان  
 بہت دکھائے پتھرے کوئی نہ مئے مول  
 جاتک رسا جوڑد کر وار رسا پسند  
 آخر گیا جہان تھیں ہکدن رحمت ہو

خدی متکارال وانگ وہ نہم رہند یاس  
 حکم ہو یا الیاس یوں شہر و لو فی الحبال  
 جا کر اندر خلق دے وٹھے حکم خدا  
 انشاء اللہ قحط نہ رسی اوپر زمین !!!  
 جے ہک رب یوں پوچھو جاسی قحط و وبال  
 کیتی اگے اونٹانے جا کے زار پوکار  
 دور سٹا و قحط یوں رکھو رسا و سی لاج  
 قحط نہ ہو یا کچھ بھی نفع کسی پوکار  
 جیکر جاوے قحط اپنے اے حضرت الیاس  
 عرض کیتی الیاس نے پیش بخلا رحمان  
 پھر بھی نہ اسلام یوں کیتا اونہاں قبول  
 پھر فرمان پہاڑ و او ہو یا دوچی وار  
 سو منال کھوڑا کھلاک سازال نال تیار  
 حکم آئی اوس یوں دس تھا الیاس  
 پھر پھوڑے تے آپ اوہ غائب ہو گیا  
 لکھیا محفل طور نہ کیتی بہت کلام  
 میں ٹگا زندہ جگ تھیں پیغمبر حالہ  
 عیسیٰ کے اور یسی دو چہرے کے اور گام  
 فوت ہوئے اوہ جب تھیں باکہ میں جیا  
 آکھ سناواں تسانوں حکم خود وینال  
 پچھوں گی پتھر اوسنوں بے وسواس  
 ایسے کوئی نہ آوے تے آوے ایمان  
 کیسے ز اوسے ایسے یوں کیتا مول قبول  
 ایسے پڑھیاں کافراں کو سبق انند  
 سب سے رسال تک پھر نہ ہو یا کور

انگلا حال کتاب میں کروید یور قسم

یاری نال خدا میدی ملدا تھیوے کم

# قصہ حضرت خنظلہ علیہ السلام و احوال قوم آن

حال سمہ خلقت بیک وی ہو گئی مجھوں  
 آگروں نے خلق لول و سیاراہ خدا  
 چھوڑو بت پرستیاں حق پرست بنوں  
 جس بنایا انہوں اوسدی لوجا چھوڑ  
 ایسکل سنکے تی لول کہن لکے جنھوں  
 حضرت کہیا نشیں جے پوجوت بنا  
 وچہ اونہاں طفیور یک آباشاہ منجوس  
 اوس طفیور دے کول بن بارال نزار غلام  
 اندر اتنی فوج دے اکھدا تا طفیور  
 خنظلہ لول جسوقت ایہ معلوم ہوئی بات  
 باسکر دیں نہ نکلیا اور واپسی خدا  
 آگھ سناوے خلق لول نال آوار ملت  
 منسورک وحدت ربدی بت نہ پوجوں  
 راتیں دیہاں خلق لول کہندا انسے طور  
 راتیں سالسی خلق وی ہووے نیند حرام  
 جھوٹھا جانن اوسنوں بنی نہ مجھنوں  
 اسے کارن اوہنا ناکے ہووے گے قلب سیاہ  
 جس بوٹے لول ٹے نہ یانی نالوں نال  
 بارش کر وی انتر نہ رطربا ون جدکھیت  
 ایہو مخال ہے بنایاں سنتوں اہل شعور  
 کچھ مدت جداونہا انوں پئے جائے پو پوڑ  
 مدت بعد جے ریدلا وے کوئی رسول

نال پھر حضرت خنظلہ بھیجا رب رسول  
 ان سناکے سب لول جو احکام خدا  
 اوس واخدا رب پاک لول نال لیس منوں  
 پوجو آپ بنا سکے رب ولول کتھہ لہوڑ  
 برائیاں جے کھا کرال پکڑ کرال مقبول  
 اور تساوے بھیجی قبر عذاب خدا  
 نالوں اوسدے باب واپسی طغیانوں  
 باقی فوج تے مال دانہ سی کوئی انجام  
 جنھوں لے خنظلہ کرنا گھستل ضرور  
 ریندا بارے خوفدے گھرنے نترات  
 راتیں وعظنا وندا کوٹھے اوپر جا  
 جیکر لوڑ نجات وی سنوں ساڈھی بند  
 نہیں تال ویر تسانے موسیٰ قہرزول  
 بہاویں اوسدے وعظول کوئی نکر و نور  
 کیونکر تان جہانکے ہون بد ایام  
 کیوں جو ست سو برس نہ ہو یا کوئی رسول  
 اتنی مدت کسے نہ دستیار بدار راہ  
 ستر جاوے تال پھر اوہ بنہ نہ ہونوں  
 سرے نہ ہونوں رکھتو سکن جڑاں سمیت  
 بندے رہن جے وعظ اوہ بندے نہ ضرور  
 وانگ لے آبی پھوٹے ہو جاوون کھڑوڑ  
 اوپر لگے اونہا انوں کرن یقین نہ منوں



جو نیکو حضرت خطلہ کو داد و غلط بیان  
 حضرت آکھے موت یقین نہ ہو و وہ بیباک  
 ست سو برس نہ اونہاں تھیں ہویا کوئی بن  
 رہا حضرت خطلہ بہت اونہاں سمجھا  
 بلکہ ان جن جیت پھر آیا قبر خدا  
 باقی جا طیفور نول کر دے زار پو کار  
 سکر شاہ طیفور نے مول نہ منی موت  
 لگا کہن او بندے آہے اوہ تمام  
 درو پو چا ہوا و نہا نول جا کے مینا نال  
 مروبان نول وہ جائیکے مینا دین چہو  
 و سیا جا طیفور نول لوکاں ایجا حوال  
 تروں اونہاں کے مرگ واکتہ اوں یقین  
 باران نر اوں قلعہ واکتہ رنج تیار  
 لوھے دمی پاک کو ٹھہری کستی و چہ بنار  
 بر حال والیاں نو کرال کر دا ایہ فرمان  
 سے اگھے ہویکے او سنوں جانا گھر  
 ایہ گل کہہ کے اونہا نول کہتا اوہ مجھوں  
 راٹھے میرے کھڑے ہل اگھے چو کیڈا  
 باسٹی ہو کے موت تھیں اندر بیٹھا جا  
 و چہ قلعے وے روئی کستی باجھ سمسار  
 بیٹھ رہا حال سخت لے اندرا و سکان  
 ویکہ اجا نیک و رگب اوہ مرو و و خسلہ  
 چھین لگا اوں تھیں ہل نول کون جوان  
 کہیا ملک الموت نے میں ہل سترائیل  
 ایہ نگی من مرو و اوہ ہویا عرض گزار

سکر قوم طیفور وی ہوی لے فرمان  
 ایہ جن جیتی کتا نول مرگ کے پاک  
 اس کارن نہ موت و آگے اونہاں لھن  
 ایہ سرگز قوم نے بات نہ منی کا  
 کہی ہر مال مرگے کافر جنان گوار  
 ارج اساکے مرگے بندے کسی ہزار  
 کیوں جو ست سو رگ چہ کوئی نہ ہویا موت  
 شاید اونہاں بنید و چہ کتا مرگ الام  
 جے ہوئے و چہ بنیدے ایہ س نال حال  
 اونہاں چول اوٹھیا سرگز نول نہ کو  
 زندہ کوئی نہ ہویا سرگز مینا نال  
 اپنے کارن قلعہ تک کرے تیار لعین  
 تک نو کر سرتے و نا اوں کھلا  
 لے کے اپنا سخت اوہ اسو چہ بیٹھا جا  
 اوے ملک الموت حال پین اسو قی جان  
 نال شہابی پلڑے کے واہ وینی کتہ سیر  
 من اسجا کہ موت و اخطرہ رہیا نہ نول  
 من مینوں سب قلعہ و چہ کیونکر سکد بار  
 ہر تک کتہ کھان وی اور تھے کسی نہ گ  
 نال رن نہ موت یقین سرگز ہر بار  
 وٹھا اپن چیت پاک مینیت ناگ بول  
 سے سی نر ایل اوہ آیا شکل و ناس  
 نال اجازت کس دی آیلوں اس مکان  
 جان تیری دے میں نول بیچارہ جیل  
 کر تھے احسان اول ارج نہ مینوں مار

مہلت دے اگر وزومی مینوں یا مقبول  
 ہو گیا عزرائیل پھر لکرن مہلت یا  
 پچھوں اوس طیفور کے چوکیدار نکلا  
 کیوں تسال ملک الموت نوں اندر وہاں  
 سنگر آوں اگھدے ساتھ خفا نہو  
 خبر کے کہتوں سنگھ گیا سانوں خبر نہ مول  
 دیکھن لگا قلعے نوں نظر چو قیروں مار  
 جاس اس سوراخ تھیں وگیا عزرائیل  
 جا بیٹھا پھر تخت تے موز خوف و لر  
 دو جے دن پھر دیکھیا جال وں نظر اگھا  
 چھن لگا اوس تھیں مو طیفور حیران  
 ملک الموت نہ او سنوں و تا کوئی جواب  
 نالے چوکیدار جو آھے کئی سزا  
 غرق ہو یا اوہ قلعہ کھی بروج محل مکان  
 سک گئے سب اونہا نئے پھٹے لے وریا  
 جے لکھ کوٹ بنائے اندر چھپے جار

بھلے جو آوں آکھیں عزیز نکر ساں مول  
 لکرن اُسدی عمر سی ہندی اچھے بقار  
 آکھن لگا اونہا ننوں مو کے بہت خفا  
 اسے کارن تساننوں کیتا سی نگہبان  
 اٹھوں اندر لنگہد اسال نہ ڈھانکور  
 سن طیفور اسبات نوں ہو یا بہت مول  
 نظر سیا سوراخ یک و سنوں چھ دیوار  
 بند کیتا سوراخ نوں اوس مروودہ نخل  
 ہن کوئی ملک الموت نوں لہتہ لے نہ پھر  
 اوہ ملک الموت پھر حاضری ہو یا سزا  
 کیڑے راموں لنگہ کے آوں اس مکان  
 چپ کر اوسدی جان نوں کیتا قبضہ تبا  
 کپلی اندر سب نوں مار کیتا سروار  
 باقی رہیا نہ اونہاں تھیں سب گز نام نشان  
 قبر خدانے سب داوتا ختم اٹھیا  
 موت نہ سب گز چھوڑوی آدے جدول

قال الله تعالى انما تكونوا يد من لکم الموت و لو كنتم فی بروج متین

رب فرماوے ہر جگہ لے تسالوں موت  
 و نیا تھیں طیفور جال کیتا رب فناہ  
 اسر اسی دیکو کے بہت موے حیران  
 کہند حضرت شظلہ چھوڑو شرک فساد  
 سنگر اسر اسلیاں و تا ایہ جو اس !!  
 جکر ساؤ لوجہ نوں مول نہ رہندوں آر  
 ایہ گل کہے ترت اوہ کرن ارادہ جنگ  
 پچھوں رب نے اونہاں تے کیتا قبر نزول

بھاؤں کو ہیں وگے ہوتاں بھی موسو فوت  
 ملک حکومت اوسدی مولی سب تباہ  
 انہی خلقت رب نے مار لیتی ویران  
 نہیں تال انیوں تیں بھی ہو جا سو بر باو  
 تیرے پاروں اسانوں ہوندا قبر عذاب  
 سب گز ساڈے ویر نہ آوندی کوئی بلار  
 نکل گیا پھر خنڈ اوٹھوں مو کے تنگ  
 سب ووا یک بھیجا چھتی کوہاں طول



چار چو فیروں شہزادوں گھٹیا اونے آرن  
 اوٹھیا وھوواں غیب تھیں قدرت کا مالک  
 مویا حضرت منتظرہ دنیا تھیں پوشت مہرہ  
 نس گئی سی شام تھیں بعضی قوم طیفور  
 نس ویلے اونہاں نے چھوڑا بہتا مال  
 قیسے کہتا اونہاں واکا مکان تمام  
 سنیاں قوم طیفور نے جروں اونہاں حال  
 نالے حضرت کھنڈا سنیا گیا سدا  
 ہوئے وچہ پروس کے اسیں نہایت تنگ  
 ورک اوٹھوں ٹپے کر کے ایہ تلمیر  
 ہین اس کے غافل نہ مقبول  
 مال بیگانہ ویکہ کے کرے فخر غم  
 سنیاں اسرینیاں آئی قوم طیفور  
 دو ہاں نظر فال زور تھیں جنگ مچا یا خوب  
 کھا کے مہاج میدان تھیں گئے کامی نس  
 قیصر کے شہر وچہ داخل ہوئے آ  
 اسرینیاں کول سی پاک صندوق کھان  
 اوہ بھی قوم طیفور تھیں بیٹھے ایہ کھسا

ہو گئے اور اونہاں نے واوٹھی تنگ مکان  
 ہو گئے وھوواں ہار تھیں اکثر لوگ ہلاک  
 وچہ ہشتال پھچیا اونہوں رب مجید  
 منسوب دیول جا رہے ہوئے اوہ مقرور  
 بچھوں اسرینیاں اوہ سہ لیا سمہال  
 جانی کہتا اپنا سر حا حکم احکام  
 سہ اولاد یعقوب وہی موسیٰ مالا مال  
 چلے اپنے ملک آئے قفسہ کہئے جا  
 چلے اپنے دیس آئے مرنے کے جنگ  
 کھنڈا لوگے اونہاں تھیں حل اپنی جاگیر  
 اندر مستی چورہ نے زمین سدا ہشتخول  
 مستی اندر مہرے لے آئے آن غم  
 سا تھا اونہاں سے لڑن لوں نکلے نال غرور  
 آخر اسرینیاں ہو گئے منسوب  
 ملک مکان طیفور یاں لہوا اونہاں تھیں  
 مال اسباب جو اونہاں بنا بیٹھے سہ دبا  
 بالوت سکینہ نام نس آیا وچہ قرن  
 سنہوں اوسدا ماجرا تینوں دیا سنا

کیفیت ناپوت سکینہ

جال موسیٰ وہی قوم سی موسیٰ بند یوں ان  
 حضرت موسیٰ رب تھیں گیتی تکرول وعا  
 حکم مویا صندوق اک کر کے جلد تیار  
 بھی دستاروں وکی و سوچہ و پیرہ بکار  
 نالے او سوچہ رکھوں کھتیاں دو توراہ

وچہ او جاز میدان سے جالی بک حیران  
 یارب میری آدم لوں فتح و نس میں ہر جا  
 رکھ رہے او سوچہ اپنا عاصا تے ستار  
 سور جو میں سوال تھیں کھانا اوندا سار  
 نالے موسیٰ میراں جو میں تحفہ جات

میں گیا تو ریت جاں موسیٰ بنی خدا  
 ڈھکا کر قوم داموسی نے جد حصال  
 اور سولے دو تختیاں ٹٹ مہرباں و ونہم  
 رکھنا اس صندوق نول شکر و پوسنہاں  
 موسیٰ بنی کلیم نے سکر حکم خدا  
 یہاں سر ایلیاں ایہ دستور پیش  
 لیجاون صندوق اوہ اپنے نال اوٹھا  
 کتنی بدت برسیا اوہ پائش تہنا صندوق  
 چال پھر سر ایلیاں چائے فسق فوج  
 لے گئے تھے ملک اوہ صندوق اکٹھا  
 بت خانے فرستے ہو آئے اوس مقام  
 دوڑے دن جان رکھدی بت خانے وہ چار  
 آن لگے صندوق نول ساکن اوہ بھول  
 ریل آخرا و سنوں توڑن لگے سب  
 لوہے دا صندوق سی راوی کہی بیان  
 دو گڑا و چا اکھدے سی اوہ تابوت  
 آتھر اوسدے اوپر آگے کرن پیشاب  
 سخت مرض نا سوزومی اوسنوں جانہی ہو  
 اتر اوسے مرض وچہ پروا اوہ ضرور دو  
 آخر حال صندوق بنے ہوئے تنگ نال  
 چھوڑ گئے صندوق نول جاں وہ شہر  
 پکڑ فرستے گدا وہ حکمیں نال خدا  
 ہویا جاں شموسل پھر فرسل وچہ جہان

یوحیا لکروں قوم نے وچھا یک بنا  
 سنیاں اوپر زمین دے تختیاں مہرباں  
 حکیم ہویا صندوق وچہ رکھ اوہ لفظ  
 فتح لے سر تنگ تھیں اوسدی بڑت نال  
 دتا اپنی قوم نول اوہ صندوق بسنا  
 جاں کوئی مشکل ونا نول جانے پیش  
 بھاوں کوئی حکیم ہونے کسند و لا  
 اوسدی برکت وناں تھیں رومی کل مخلوق  
 کھس لیا صندوق اوہ آگے قوم طیفور  
 بت خانے وچہ اپنے رکھ و تو نے چار  
 اوپر اوس صندوق وے رکھے جوڑت نام  
 سارے بت صندوق تھیں تھیں آگے  
 ایسر کر او سنوں آگ نہ لگی رسول  
 پھر بھی اوہ صندوق نہ ٹٹا کسب  
 دو گڑا جوڑا بچھ تول ملال تن بچھیاں  
 ڈاؤ فے بچھے اپنی نقل لگے مضبوط  
 جیڑا اوسے موترے یا نا تترت غلاب  
 کر کے دو اہل سیکرے ٹٹ نہ کرومی کور  
 اسے حالت لعنتی بہت ہوئے نابور  
 گڈے اوپر لگے تسروں گئے نکال  
 لوری ملک بناب تھیں بچھے سب حضور  
 اسر ایلی حد وچہ گئے صندوق یوحیا  
 اوسنوں اوہ صندوق چہ لیا من انان

حالت من شموسل وی تینوں دیاں بسنا  
 جیو کر ڈکھا کر تھیں وچہ قصص الانبیاء



# قصہ شہسوار علیہ السلام

اندرا امیر انجلیاں میں ایک شخص عزیب  
 ایک شہسوار کے پیرے میں ہو یا ایک فرزند  
 بیٹیوں خانہ پاک نے کیت تایت عطا  
 سکر اگوں آگھدی دوجی نال نیاز  
 رکنال لول بن منگیال بخشے اوہ فرزند  
 جے تمبول بن منگیال ہو یا پیرے عزیب  
 ایسکل کھرا او سنول شہسوار عزیب  
 عا چہ ہو کر پ تھن منگے می رہی عا  
 موئی و عا قبول اچھ و چھ سچی سہ کھار  
 رکھیا مانی باب نے نام او سند شہسوار  
 پشتری پتھیری او سنول راب عقیقہ  
 لو کال لول اوہ ایگے لگا دن سکھان  
 پھین گے دن تھیں ہو گے اوہ گراہ  
 پھینچیا می راب او تھال لے کاہ نام  
 گروا و نا تھے شہسوار کے پیرے عزیب  
 آپ پھر امیر انجلیاں لگا کر ان اسیر  
 بیٹے مقدس شہسوار تھیں ہو گے اوہ ان  
 ساڈے کول صندوق ایک کی پیرے عزیب  
 مشکلی وچہ اسانول دینا پسی اوہ کم  
 ہوندی ہر میدان وچہ سالول شہسوار  
 جیکر ساڈے پتھو اوہ آجاوے کن پھیر  
 کرول ساڈے واسطے کوئی مقرر نشاہ  
 لے اوال صندوق اوہ کرے جگت جہاں

گھرا و سند سے دو طور مال میں ایک عزیب  
 دو جی لول اوہ آگھدی میرے پیرے عزیب  
 تھیرے و تھول مول تھیرے ہو یا کار  
 لے شکا لے پیراہ سے لے پیرے لول  
 منگیال کھری نہ دیو لول انجلیاں لول  
 پشتری لول انجلیاں سے و سکی پیرے عزیب  
 سہر سہر کے و عزیب کے روئی مراد ہی  
 یارب اپنے فضل تھیں میری اس پیرے  
 پشتراب لے او سنول پیراہ عزیب  
 موئی چالی برس جال او سند ہی شہسوار  
 اندرا امیر انجلیاں ہو یا اوہ سند رول  
 امیر لول او سن لے لے لے انجلیاں  
 تھیں حالت او تھالی پیرے عزیب  
 نام او سند او لول سا سنول پیرے عزیب  
 اول اوہ ج او تھالے کسے عزیب نام  
 رالی پشتراب لے کرے تھیں عزیب  
 کنسن لے شہسوار لول لول میرے جوال  
 نام سکیر او سند او دیو پیرے عزیب  
 او سند ہی لے کسے پیرے عزیب  
 میرے سا پیرے عزیب لول لول  
 جگت مال خدا پیرے عزیب لول لول  
 او سند لے پیرے عزیب لول لول  
 پیرے عزیب لول لول لول لول

ایہ گل منگے اکھیا اونہا نونوں شمو مسل  
 جنگ کرن وائسا نونوں جے ہوئے فرمان  
 کہن لگے کیوں اسین کر سال جنگ جدا  
 بال بچے تھیں اسانوں کیتا اونہاں جدا  
 تاں پھر رب نے حکم تھیں پاس نبی مومیل  
 اوسے نال بربری ہوئے جسدا قد  
 نام اوسدا طاوت سے کہیا جبرائیل  
 اندرا ریلیاں آہا اک چر وال  
 بلکن اوس تھیں کسی وائو نگہیا کھڑا  
 سینیسی بہت غریب اوہ مفلس تھیں گنگھول  
 پاس نبی مومیل دے آیا ہو لاچار  
 پچھیا حضرت اوی تھیں کیا تیرے نام  
 تاں پھر حضرت دیکھیا اوس ول کر کے غور  
 نالے اوسدا قد بھی ناب لیا فی الحال  
 تاں پھر اپنی قوم نوں و تانبی سنا

سے امیدارہ تہاں کے سینوں نال و لیل  
 سگر تہیں نہ رو گئے جا کے و پیر مہیدان  
 و تاسانوں و تمنال و طنوں و ورتکال  
 پھر کیوں نال مخالف جنگ کر سال جا  
 عافناہک بہشت تھیں آندرا جبرائیل  
 اوسنوں شاہ بنا و نال کیتا حکم محمد  
 اوسدی کرن تلاش پھرنگ پیا شمو مسل  
 اجرت اوپر جیگا و نالوکاندرا اوہ مال  
 مالک و نگر اوس تھیں قیمت منگی آہ  
 قیمت بھرنی اوسنوں ہوئی بہت محال  
 نال سفارش تھیں اے دیون کم سنوار  
 کہن لگا طاوت سے سن اسی نبی کریم  
 ایہ موسیٰ بادشاہ سمجھ لیا نے الفور  
 پورا عین بربری مویا قاصے نال  
 جیونکر و چہ قرآن دے تھیں خبر خدا

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۗ

یعنی ایہ گل اونہا نونوں آکھی تھی الہ  
 کہیا اوس ریلیاں دے کچھ اسان ثبوت  
 اوستھیں اسیں و ہیک نال شاہی و حقد  
 حضرت کہیا رب نوں سے اوہ بہت پسند  
 جسنوں چاہے آیتا بخٹے ملک خدا  
 حال حضرت مومیل نے کیتا یہ بیان  
 کیا اوس ریلیاں اسین نہ منال مومیل  
 جیکر پاس اوسدا دیکھاں کوئی نشان  
 تاں پھر کہیا اونہا نونوں پھر شمو مسل

کیتا رب طاوت نوں ویرسا و مرشاہ  
 کیونکر سا و ابادشاہ مومیل طاوت  
 نا اوس پے مال سے نا اوہ دنیا دار  
 بخش کشائش علم دی کیتا و و تمند  
 جانے علم تمام اوہ لوکاں خبر نہ کار  
 منوں شاہ طاوت و اوسے سہ فرمان  
 باجوہ نشانی اوسنوں کیونکر کرال قبول  
 جانال و سنوں بادشاہ من لوال فرمان  
 سنوں نشانی اوسدی ثابت نال و لیل



اوہ تابوت جو تسال تھیں دشمن لیگے رخصت  
 نالے او سوچے مہرین کتنے تحفہ جات  
 آوے اوہ تابوت جے لیاون ملک اوٹھا  
 جانوں پھر طاوت نون اپنا شاہ و لیر  
 تال پھر سداوت نون بنی کیتا فرمان  
 اوٹھے تینوں بیگلا وہ تابوت صدوق  
 سنے حکم میدان دل گیا جاول طاوت  
 اندا پکڑ فرشتیاں او سنوں اس مکان  
 ڈٹھا جان طاوت نالے وہ تابوت ہمیل  
 امر اتلی قوم نے ڈٹھا جان احوال  
 اک اکلا جائیکے لے آیا تابوت  
 سالے او سالے حکم دے ہوئے بعد  
 سہ سال نون طاوت لے کیتا ریشا  
 شکر امر ایسے ہوئے سبہ تیار  
 دنی بک طاوت نون زرہ بنی شموسل  
 پوری مہرئی زرہ ایسے او پر جس جوان

جسوجہ ربدی طرف تھیں لے لدی تسکین  
 موسیٰ لے ہارون پھوڑ گئے سوغات  
 بلے تسال گھر پھیاں حکمیں نال خلد  
 کہیا اسر بیلیاں بیشک منال پھیر  
 جانوں باس شہر تھیں طرے اس میدان  
 پکڑ لیا ویں شہر وچہ دیکھے کل مخلوق  
 گدی او پر دیکھیا او سنے اوہ تابوت  
 جیونکرہ کچھے او س را کیتا ذکر بیان  
 وھک لیا نذا شہر وچہ پاس بنی شموسل  
 کن لگے طاوت بھی ہے کہا اقبال  
 بیشک ساڈا بادشاہ موچکا طاوت  
 اپنے وچہ طاوت نون کروتا سرکار  
 چلو نال جالوت دے کرے چل جہا و  
 نال تنباہی غازیال پرن لے سہار  
 نالے کیتا حکم ایہ او سنوں بنی شموسل  
 مارے گا جالوت نون اوہ اور پھیا

روانہ شہدک بادشاہ طاوت ہمراہ فوج تیار تیار  
 جالوت کا فرسارے جنگ و قتل شہدک جالوت دے دست  
 ارے

کوچ کیتا طاوت لے لیکر اپنی فوج  
 سنا جہ جالوت نے چڑھا آیا طاوت  
 بک لکڑوس بھی اپنی کشتی فوج تیار  
 لے سنے وچہ طاوت جے کیتا ایہ فرمان  
 آویگی بک نہرین سالوں اندر راہ

اسی ہزار جوان بھی شکر ماری موسیٰ  
 کرے تیار ہی جندری اوہ کا فوج جالوت  
 کھیلے او ڈٹکے لڑتے نون اوہ کا فرسار  
 اندر اپنی فوج دے سنوں تمام جوان  
 او بعد از ماہ شش اسنادی کرسی ہا کراہ

پیوستہ گاؤں نہ تھیں جو کوئی پانی سوچ  
 جس نہ چکھیا رسول اوہ ہوگ میرا ہمراہ  
 چلے چلے پھرے پھرے جسے لوگ آ  
 وانگوں آب حیات دے اوسدی میں مثال  
 اکثر لوگوں کے آب لیا اوہ پی  
 پتہ سے ہی ہنساں نے رکھے و تقول اب  
 آگے ہی جاؤں سال یہ نائیاں فرمان  
 بعض روایت ہے جہاں نے کھتا حکم عدل  
 پی پی پانی اوہنا نے دوسے ہو گئے پیٹ  
 شکل زبانوں کو تھیں لیکن باہر وارد  
 رہ گئے نال طاوت دے چار نثر جان  
 نالے اوسدا باب بھی نالے چھو بھرا  
 راہ و چہ ڈھے اوہناں نے پھر ن جہان  
 منکر تائیں اکھدے پھر اوہ نا گا  
 ہیں ایس جاوتوں کر سال مار فناہ  
 پوسے جال پھر سکے پاس جاوت تیر  
 ور کے اوسدی فوج تھیں اکثر مسلمان  
 تن سو تیراں آدمی باقی رہ گئے سب  
 کس لگے طاوتوں مومن ہو و لیر  
 کی ہو یا جے رہ گئی ساوہی فوج طیل

میرے چوں نہیں اوہ اکھ و تائیں ارج  
 اسپر پاک و کھٹ وائیں کوئی گناہ  
 پانی اوسدا فوج نے ڈھا خوب صفا  
 فوج تمام پیاس تھیں اسی تنگ کمال  
 بعضیاں پیتا رسول نہ نیاں حکم صحی  
 کرو گے طاوت نہ حضرت اوہ تھتا ب  
 آگے چل کے روگے کی اندر میراں  
 ہو کے سب پھرا اوہ موبے مزم رسول  
 او ترے مول پیاس نہ ڈرنے نیکیت  
 اوڑک اسے طور اوہ موبے موب خواہ  
 یک حضرت داووسی نال اوہنا نے جان  
 اضر او تقول رپے کر کے اس خدا  
 و پی رپے اوہنا نول قدرت نال زبان  
 سانوں نال اوٹھائیکے لے چلو ہمراہ  
 تا حضرت داووسی پھر لے اوٹھا  
 ڈھٹی تاکر مومناں اوسدی فوج کثیر  
 دیکے کنڈ طاوتوں موبے نس روان  
 یک لکھ اوسدی فوج ہی یکھو قدرت اب  
 اسیں خدا دے حکم تھیں دشمن کر سال زیر  
 بھاویں لوہ بسیاریں کر سال مار و لیل

کہ مومن فیکہ فدیکہ فلیت فندہ کبیرہ باذین اللہ واللہ مع الصابوتک

انہ فوج قلیل واکذریا الیہ حال  
 تھوڑیل تائیں بہت تے ویندا فتح خدا  
 آسے حال مسلمان و جسے لگے کرن دعا  
 یا بت تھیں سبھوچہ سالوں کر مشیار

نال سب موبی کثرتے حکم خدا ویناں  
 صبر لوکاں نال اوہ موند آ پ سدا  
 وال اسلے صبروں بار بیاگ خدا  
 بخش فتح ادا و تھیں و سپر قوم گناہ



ڈھٹی جانِ جاہلوت نے تھوڑی فوجِ طاہلوت  
 اتنی بھاری فوج بے میرے پاس تیار  
 تھوڑے لوگ طاہلوت وہی تین سو تین جوان  
 ایک گل سو تین طاہلوت و ان بھیاؤں متتام  
 بہتر ہے جو تھوڑا یہ باطل و ہم خیال  
 موحامیری تابع من میرا فرمان  
 ایک گل تین طاہلوت نے بھیاؤں کو جواب  
 جلد ہی رن وچہ آیتا جس کوئی اسوالہ  
 تھاں پھر اوسدی طرف تھیں نکلیا یک جون  
 تھاں اندرا و سلسے نیرہ نے تلوار  
 آو میرے سامنے ہیں ہال خود جاہلوت  
 ایک گل تین طاہلوت نے کہا ہو دلیر  
 جائے اوس مردود واکٹ کیا ہے پس  
 نالے اوسلوں اسی بیٹی کراں عطار  
 رٹنے وچہ جاہلوت سی وڈا زور اور جان  
 جانا جان طاہلوت نے قوم موئی سب سمیت  
 اچراں لوں یک مرد نے کیسا ان سلام  
 رٹساں اوسدیناں میں فکر نہ کریں محل  
 تالے اوس تھیں طاہلوت نے کھیا ہو کے کسا  
 کہنا اسل تھوڑے ہال نام میرا و او  
 سنی حضرت داؤد واقار سب ان جان  
 دھا جان طاہلوت لے اوسوں لڑی کے کھور  
 چھوٹی تیری کمر ہے نالے چھوٹا کتہ  
 اگے کھی توں لکریں ہیں لڑنا وچہ میدان  
 وہ بھائی داؤد و سہے حاضرین او سبھا

سو تین تھیں سو تین سو تین جاہلوت  
 ہاگ لکھ لورا آدمی بیگا وچہ تمسار  
 نالے اوسا نئے عارے لڑنا وچہ میدان  
 لائق ساڈے لڑنے نالے تھیں تمام  
 کچھ نہ کھٹسپیں جنگ تھیں لڑ کے ساڈیناں  
 نہیں تال کرس متقابلہ آئے وچہ میدان  
 غالب کرسی تھیں لے سالوں پاک حجاب  
 غازی ساڈے لڑن تھیں مول نہ کھاؤن ہار  
 کھوٹے وانگوں منگیا آگے وچہ میدان  
 گھوڑے اوپر سوار سالگا کرس ونگار  
 ڈھیری کرسیاں پاک چہ ساری فوج طاہلوت  
 اندر میری فوج لے کے کوئی باہر دلیر  
 اوجھی تھامی اوسنوں کرسیاں میں  
 ڈکھا اوس مردود تھیں مول نہ بولیا کار  
 تالے اوسدی سلسے کوئی نہ موندنا ان  
 جاؤن لگا آپ پھر اوسوں سر کے حسرت  
 کہنا میں جاہلوت لوں فوج کراں متلام  
 سو تھیں تھیں اوہ کافر مقتول  
 کیا کچھ تیرا نام ہے کسدی میں اولاد  
 میں گے تیرے مور کھی چھ بھائی لڑ جو  
 ملی نہ اچھے پیغمبر کی چھوٹا کھو پھر ان  
 کہنا نالی بجاؤت سے لڑ میں توں کسکو  
 باجوہ بکس طرح نالے کا سرند  
 کہنا نالے ہر دیاں لڑبا ہال میں جان  
 کہنا کے بگڑا میں سے جنگ نہ کیسا کار

سے جالوت میدان واوڈا تجربہ کار  
 اچھ گل سن جالوت نے جلدی زرہ منگار  
 پوری اوسدے بدن تے آئی زرہ پیمان  
 مور کے لول زرہ اوہ پوری ہوئی ممول  
 پوری ہوئی واوونول کہیا تہ جالوت  
 اینوں سی فرمایا پیغمبر مشہور  
 گل کہیا جالوت نے موجب اس فرمان  
 نالے کہیا لہذا یہ پکا اوسدے نال  
 راضی ہو کے تہ لول بیٹی دیال ویاہ  
 سن کے اک اقرار لول زرہ لئی اوس پار  
 رستے وچوں اوندیال لدھے مہین جو  
 اوساں اندر جنگ تے ایس لسائے کم  
 جنہاں پھر ال لوطومی کہتی قوم ہلاک  
 پھر ل نے جابلول کے کسی حقیقت کھول  
 اول پھر پھر من چلیا طرف کفار  
 آن کفر میدان وچہ جاں حضرت داوود  
 وسد تیرے کول نہ ممول کوئی سہتیار  
 کہیا اوک سہتیار وی سینول لوڑ نہ کار  
 کہیا پھر جالوت نے چنگا ہی وانا  
 باوشا ہاں دینال جے کر ناموئے جنگ  
 کہیا بی داوونے سن اے نا فرمان  
 پھر ال وے رنگ مارو کہیا ننوں ہر کو  
 جیک ایسی زندگی تینوں یے منظور  
 نہیں نال ماریا جاوےس ناچی وچ میدان  
 کہیا بی داوونے نا کر ایہ تھیال

کیونکر اوسدے نال پھر لوسی ہو مشیار  
 بدن اوپر داوودے دتی اوہ پستار  
 کسدا قتل جالوت لول کسی ہو جوان  
 سہناں لول پھنسا سکے ویکہر سیا ممول  
 تیرے پتھوں جنگو چہ قتل موسی جالوت  
 جنول آئی زرہ اچھ یا کسی فتح تمیل  
 زرہ یوا داوونول بھجیا وچہ میدان  
 مارے جے جالوت لول رلوچہ کر بحال  
 نالے افسے ملک وایتینوں کر شاہ  
 نالے پھر تن اوہ سہت وچہ لے اوٹھا  
 کہیا منسی اونہاں لے سالوں جک لہو  
 ماراں کے جالوت لول حل ایس تدم  
 اونہاں وچوں اسانول رکھا خاتی پاک  
 جک حضرت داوونے رکھے تینوں کول  
 اتا اونہاں لے ہونا لیا کوئی سہتیار  
 ڈٹھا جد جالوت نے کس لگا مروود  
 کہیں کسدا نال لول میرے اوپر واہ  
 پتھرتینوں مار کے دیساں تیس اوڈار  
 شاہاں نال مقابلہ پتھرتینوں حیار  
 پتھراں نال نہ اونہاں لایے ہرگز رنگ  
 ہن ساوونے نزوک لول کتا لے لیمان  
 اچھ گل سن جالوت نے کہیا غصے ہو  
 نال کتاب میدان تھیں ہو جا میں غصے وور  
 وسد ایس کور لول لوکا غر ناوان  
 آیا لال تیں لول حکم خدا دینال



بخشی مینوں اوس نے قوت باجہ شمار  
 ایگل اکھ داؤو نے پتھر جلد اوٹھ مار  
 گھوڑے اوتوں کنپ کے ڈگا او پر زمین  
 یک رطیت ہورے وچہ قصص الانبیاء  
 لگا اوہ جالوت نول بیٹے دے وچکار  
 لگی جال جالوت نول اوس پتھر وی چوٹ  
 یک ٹکڑا جاپیا اوہ سجے طرف کفار  
 دو جاٹکا فوج دے اندر ڈگا حاسا  
 بعضے کہن جو من پتھر اے پاس داؤو  
 یک پتھر قصص مار یا اوہ جانوٹے مہرام  
 وکھو ایہہ حال داؤو نول کہن رگا طاوت  
 عالی قوت تندر نول بخشی رب غفور  
 اس تمہیں پچھے دو ستوراومی کرے بیان  
 کہن لگے طاوت نول اسراٹیلے آ  
 جیڑا شخص جالوت نول مار کرے قتل  
 نالے اوسنوں اپنی بیٹی دیال وبار  
 وے شہاسی داؤو نول ادھی نال صلاح  
 سن کہا طاوت تے بے ایہہ بات محال  
 کیلا رنگ داؤو وانا لے کورا بھی  
 کہن لگا داؤو جے اوہ نہیں ویندا مہول  
 وکھو جالوت نول نے شکر تے سردار  
 باوتساہی داؤو نول خوف ساوتہ ول  
 موئے نال داؤو نول بالال گئے سبب  
 نکلے خیر واؤو ایہہ آیا طرف ہسار  
 شہر بے نال کہن عابد نیکو کار

کر سال پتھر نال میں تینوں مار خوار  
 ماریا اوس جالوت نول سر وچ لگا جار  
 اوسے ویلے مر گیا اوہ مروود تعین  
 پتھر کہ غلیلی وچہ ماریا بی خدا  
 اوتھے می مروود اوہ ڈگا مومردار  
 لگ کے اوسنوں ہو گیا اوہ پتھر و لوٹ  
 اوس پاسے وی فوج بے ڈگی مومردا  
 کچھ ہونے کچھ خداجی نٹھے بھاجر کھا  
 شے وکھو وکھو اوہ مارے بی ورو  
 دو جبال دون تھیں اوسدی رسی فوج تمام  
 ماریا تدرہ اکلیل فوج شے جالوت  
 تیرے باجھول نہیں ہی ایہہ شیر امقلان  
 گتھ جندوں طاوت نول بی رب جان  
 نال اسارے تدرہ جو وعدہ کہتا بہار  
 ادھی شہاسی اوسنوں لسیال من العمام  
 اوہ وعدہ من اپنا پورا کرے شاہ  
 نالے بیٹی اپنی کر دے اوس نکاح  
 مے کی بیٹی پتھر وی صاحب حسن جمال  
 مر گزایے شخص نول میں نہیں زیند اوٹھی  
 یگ کہی بیٹی اوسدی کروا نہیں قبول  
 نال بی داؤو دے رکھ دے میں پیالے  
 مدت میں تھیں کھس لین وہ نال اوتو نل  
 پر کی چٹا اوسنوں جمدار اٹھار ب  
 مسجد یک نال کے بیٹھا وچہ او جاڑ  
 وچہ خباوت زبیدی سندے لیل بہار

وسیا اللہ طالوت لول اسلیباں حال  
 مشکن ساوے واسطے جے کمر تری و عا  
 اوسے وقت طالوت نے جد بنیاں لہ حال  
 جہا مال داؤد لول عابد کراں تباہ  
 گروے اوس مسیت کے بیٹھے گھرا پار  
 ساتھیوں سے داؤد لول طراں فی الفور  
 ایسا بنیدراونہا نول غلبہ کیستا آر  
 جدول عبادت گاہ قہیں نکلیا نہی تباہ  
 سچاں وچہ طالوت کے سی ننگی تلوار  
 پھر اوپر نہی نے ماری غصے ہو -  
 نگرے اوہ اوٹھا نیلے نالے اوہ تم شہر  
 بیٹ اوپر طالوت وے رکھا نہی خدا  
 کاغذ لے پھر یہ ایہ کیستا نہی غفار  
 پھر اوپر مار کے نگرے کیستے و  
 تیشوں خبر نہی ویندا کون ادا و  
 واپس جانال تہ لول لائق ہے سر سول  
 دنیا آخر وچہ لول نامورا وگنہا نہ  
 کیا دیکھے جو بیٹ لے پیاں چیراں چار  
 نال شتابی اوٹھا نہت ہو یا حیران  
 پھر کچھ بنیدے اوسے بھجے کنول سیاہ  
 مارن کارن اوٹھا نہنول آئے اوہ مردود  
 باقی عابد و نہاں لے نکل کئے فی الحال  
 سائے عابد سال لے کر چھڈے مقبول  
 عمر لگا طالوت لول جدول سنئی ایہ بات  
 نہ اگھلیوس داؤد لول آخر ہو لاچار

ستر عابد ل کے گئے نہی وے نال  
 سو جاسال بر باد نہی تباہی پیاں کھسار  
 چلیا طرف داؤد وے لشکر لے کے نال  
 راتیں پوتسا جانیکیے پاس عبادت گاہ  
 کرن خیال مسیت وچہ داخل ہوواں جا  
 قدرت ربدی بہ لول نیندر کیتا زور  
 سن لشکر طالوت لول و تار ب سوا  
 کیا دیکھے طالوت برن لشکر وچہ خواب  
 کھنسی اوہ داؤد نے اوسنوں خبر نہ سار  
 پھر وچوں پاٹ کے نگرے ہو یا و  
 بھئی مک کاغذ نہی نے جھٹ کیتا تحریر  
 نالے ولوا اوٹھاں داؤدنا جلد ہو جھار  
 اے طالوت داؤد نے ایہ تیری تلوار  
 جیکر تیشوں ماردا جند لول بندوں رو  
 کون تیرا نخواستی جو سندا فریاد  
 نال اساوے لڑن واقصد نہ کر لول مول  
 دن جڑھے طالوت پھر جال ہو یا بیدار  
 پھر فے و نگرے کاغذ لے تلوار  
 بیت مقدس طرف پھرا و تھول ہو ماران  
 ساتھیوں بن داؤد لول کر لومار فناہ  
 نہیں سی وچہ مسیت کے اس رات داؤد  
 پھر اوٹھاں طالوت لول جا و سار حوال  
 بیچ رسیا داؤد مک و نہی لدا ممول  
 جنوں آہا مارنا اوٹھا نہی سیاحت  
 جو کچھ میں تھیں ہو گیا معاف کرے سرکار



جذوقاً صد داؤدوں جاوٹا پنہام  
 کیستائے طاوت نے بڑا نظم گناہ  
 نہیںوں بھی مروا اسی اوسدا مقصود  
 مرعابدوسے عوش و پیہ جڈوڑی اہول  
 تڈ تک میں نہیں آوند اسرگڑاوسے کول  
 سنیاں جڈ طاوت نے قاصد کنوں ساں  
 موجب حکم داؤدوے پھر صیاطف کفار  
 مال کفار مقابلیت اوس نے آکن  
 اپن جیت کفار وہی طرفوں چھٹا پیر  
 اوسے وقت طاوت وہی ہوئی جان ہوا  
 جڈ اوسدے مر جان وہی خبر سنی داؤد  
 غفرا کیست داؤد نے پٹی اوسدھی مال  
 اچھ سپہ و تانبی نول سپرول اجر خدا  
 بیشک مولیٰ صبر تھیں ویندا اجر ضرور  
 شان خلیلی صبر تھیں پایا ابراہیم  
 حضرت یوسف صبر تھیں ہویا مصر شاہ  
 رکھ پڈ پیرا صبر تھیں نول نبی رب انبیاء

کیا تڈ داؤد نے سن کر حال تمام  
 مستر عابد اوس لے کیتے بار فناہ  
 جا کے اوسنوں آکھدے بہنوں مار داؤد  
 باک کافر فوج تھیں نہ کرسی مقبول  
 و کسی قاصد جا کے کل حقیقت کھول  
 اپنے کو چھے نکل تھیں بہت ہویا پستیاں  
 شکر کافر جاکے کرساں مار خوار  
 دونوں طرفاں ڈھنوں نیال پڑھیاں  
 نکل گیا طاوت نے سے وچوں حیر  
 باقی شکر اوسدا سمٹھا بجا جبر کسا  
 پھر اڈر طاوت نے آما موخہ سنو و  
 فہمے اندر کہ گیا ملک سخت لے مال  
 تہا ہی تے پھر ہی کیتی رب عطار  
 اوم وار ب صبر تھیں کیتا عفو قصور  
 لوح نول آپ بجایا صبر سب کسم  
 لیتھو بے نول صبر تھیں مسلیا بیت الا  
 تیری بھی رب کرے گامر مشکل آسان

سیران نبوت و خلائق حضرت داؤد علیہ السلام

سنوں حقیقت و دستورول تھیں ہر دور  
 سی حضرت یعقوب داؤد اچھ شہزاد  
 آہا اوسدھی نسل تھیں پیہ سیر داؤد  
 ملی حکومت ملک وہی ہویا تخت نشین  
 و شد و فنا خدا کہ یا وچہ قرآن خدا  
 یعنی اوسدھی سلطنت ہویا صاحب دور

جنوں پھر تھیں لایا رکن سے مذکور  
 نام یہو و جس دعا عالی قدر کبند  
 سو منالوٹا جاد وچہ لایا رب وود  
 رب خلیفہ اوسنوں کیتا وچہ زمین  
 ملک اوسدے نول اسان کیتا زور خطا  
 کوئی شاہ مقابلیت کرے اوسدا ہور

جدول حکومت و سنوں بخشی سب جلال  
کامل مرسل اپنا کیتا رب غفور  
خوش الحالی او نماندی کی میں کراں رقم  
راوی کسنا پڑھن وجہ ایسے سن اوستاد  
خوش تاوازیال او پیر صدے جدول زبور  
اودے شکھی او نماند اسکرے جدول اول  
پت در حال سندیاں ہوندے زور تمام  
پیر صدے جدول زبور او نال زبان فصیح  
کرن روایت جدول او لکدری نہیں زبور  
سکے اوس اولون مومن مومن نشانہ  
ابھی سی پہلا معجزہ اگلے سنیدو دوم  
انسی طاقت او نمانوں بخشی پاک خلد  
انش سندھی او نمانوں حاجت نہا ہی کو  
کرن روایت سب لکھیں پہلے و چہ سنسار  
و فلما ناه لبوس لکتر کہا پاک خلد  
تاں جو کارن لسانے کرے لیاں احو  
راوی کسند زرہ جاں کرے داؤ و تیار  
اسنے طوں و چک کے درم کرے تقسیم  
پانی دو سو درم جو سنتوں نال قیاس  
اوسے یک سو درم تھیں آپ کرے گذران  
ان طرح پر اپنا صرف کرن اوقات  
وجہ عبادت ربذی ریندے کچھ ایام  
کچھ و پیاڑے خلق و اعدل انصاف کان

ہلی پیغمبری اوس تھیں کچھے حالی سال  
نازل نبوی اوس تے پاک کتاب زبور  
وسند اپانی سندیاں پھر و کچھے یکدم  
جہت تلاوت او نمانوں طرح بہتر یاد  
سننے کارن اوندے سبہ و خوش طیبور  
وکن روف زمین تے نال کمال نیاز  
کبن کل پیاڑی سنے پاک کلام  
پھر پیر جانور نال پڑھن تہ سبح  
جالی کولہاں جاوند اوہ اولہ وود  
کافر موش بھلا سیکے مروے مو خوار  
لوے نول جد کرے ہو جاندا سی موم  
نال تھانڈے لوے دی لبندے زرہ بنا  
نرم او نمانڈے مست و چہ لوہا جاندا ہو  
زرہ لوے وی جوڑے کیسی او نمان تیار  
کارگری داؤ و نول وئی اسان سکھا  
لوے پچا جو کسانوں اندر جنگ ہما  
قیمت درماں چار سو پونڈی و چہ بازار  
دو سو درماں دیوندا جو محتاج تقیم  
یک سو خولیشاں دیوندا ایک سو رکھد ایاں  
وجہ عبادت ربذی رین سارا غلطان  
اہو طریقہ رکھا حد تک رے حیات  
کچھ و پیاڑے اپنے کر دے گھرے کام  
جیونکر عدل کمانڈے میں تھیں سنو بیان

ذکر انصاف و عدل حضرت داؤد علیہ السلام



عدل اندر داؤد دے پین کئی بند کور  
 پاک دن بدھی ہوا جزہ کورت ہک صیف  
 خدمت و پوچھ آئی کے کرن لگی فریاد  
 بین بچا رہی ہوا بڑھ ہی اہل عیال  
 لسی آوندی سال مہرے نے آنا اوہ اٹھا  
 بھلے تھیں مہربان گے میرے چھوٹے بال  
 حضرت نے فرمایا سن کر سہ بیان  
 لے ویواں میں کس طرح آٹا کتوں ہوا  
 آٹا لے کے بدھری ہوئی جلد روان  
 بیٹا اوہ داؤد واسے بھی سرو خدا  
 بدھی تائیں دیکر گئے لگا وہ فرمان  
 تال بھر بدھی تائیا وسیا کل احوال  
 حال حضرت داؤد کے کتھی میں فریاد  
 آگوں اونہاں فیصد کتا مے اس طور  
 اکھ گل سن سلیمان نے کہیا بدھری منوں  
 آنا منگن واسطے میں نہیں آئی ہنوں  
 تو قصاص ہوا تھیں بدلے اس نقصان  
 پیر گل سکر بدھری ہوئی نہ کیتی دیر  
 یا حضرت جی مجھے لے کتا تسلیم ہوا  
 آٹا لیکر کتا ہزار تھیں تھیں  
 تال حضرت داؤد نے کہیا بدھری منوں  
 داؤد نے آٹا تکرہ لوں دیندا ہاں میں چار  
 آخر پوچھوں اس نے آٹا کتا کتوں  
 حضرت ہور وال لوں باسرتگی جاں  
 بڑھی کہیا چھ لوں آٹا وہ اسن ہنوں

میں بھی اک اونہاں تھیں کروا ہاں مسطور  
 آئی پاس داؤد نے سنتوں پار شریف  
 کہ میرا انصاف توں میں توں جہاں  
 آٹا آٹا پس کے بڑھی مشقت ال  
 پئی ہوا از غیب تھیں آٹا گئی او ڈا  
 لے دے آٹا داؤد تھیں کر کے عدل کمال  
 میرا اوپر ہووے نہیں چلدا فرمان  
 او سدے بدلے آپ میں آٹا ویواں چا  
 رتے وچوں و سنوں تل سیا سلیمان  
 جسنوں بعد داؤد تھیں تھیں ہونوی عطا  
 اے مائی توں اپنا سنوں دس بیان  
 آٹا میرا او گیا مے سی وا و نال  
 لے دے آٹا داؤد تھیں توں میں صلح و  
 کولوں آٹا بخش کے منوں و تال ٹور  
 جا حضرت داؤد توں آگ و وارہ توں  
 کہ میرا انصاف توں اے بدلے مقبول  
 جوں عدالت کساندی کروئی کتھیں  
 حال حضرت داؤد توں ایوں کہوں پھیر  
 موحب ایسے عدل دے او سنوں پوچھنا  
 حد تک پکڑا توں عدل نہ کتا تھیں  
 چھوڑ لقا تھیں تھیں راضی ہو جاتوں  
 تال ہوا او بے کتھیں تھیں تھیں کار  
 راضی ہو کر کتھیں تھیں چلی تھیں تھیں  
 کھیا پھر سلیمان لے ہویا کوں نیماں  
 پس ہی داؤد نے واسے و تال ٹور

پھر کہیا سلیمان نے یہ گل کریں نہ مول  
 جا حضرت داؤد اول آکھ تر بجی وار  
 کرو عدالت محمد موسیٰ جو نکرے دستور  
 حد تک پورے طور نال او سنوں بلے شر  
 ہڈھی نے پھر جائیکے کہیا اسے طوطہ  
 اسے پڑھی کس تڑھوں بھجی اے سکھلا  
 ابدھی نے پھر کھولے وسیا گل بیان  
 تال حضرت سلیمان نول پھر داؤد  
 کراں ہوا رمی کس طرح میں کوئی پھویر  
 شکل مجسم ہووندی جیکر کدیں ہوار  
 ہن میں او سنوں کس طرح حاضر کراں بلا  
 تال حضرت داؤد نول کس لگا سلیمان  
 جیکر وہ حضور دے کر پوس و نما  
 تال پھر حضرت رب نول کیتا ترمی سول  
 کہ مجسم داؤد نول خالق پاک جناب  
 تال پھر بدھاوے کے دعوئی کیتا زور  
 پیش عدالت ہاؤے کیتا یا سرکار  
 حضرت نے فرما دس اسانوں حال  
 تدرول ہوانے اکھیا سن اے نبی خدار  
 اوس کشتی نول ہو گیا ہک سورخ چھان  
 رمل کشتی والیاں منگی ایسہ دستا  
 دیساں پیرے نام تے اس کشتی مال  
 تال وں یلے مجھ نول کیتا امر خدا  
 کشتی دے سورخ نول جا کر کیتا بند  
 پیش عدالت داؤد کے کیتا ایسہ بیان

کیوں نول باجھوں فیصلے آتا کریں سول  
 میں نہیں راضی ہووندی آئے تھیں سرکار  
 پکڑ منگلا ہوا نول پیش حضور  
 میں نہیں راضی ہووندی یا محبوب خدا  
 سن حضرت داؤد نے پھیا کیکے غور  
 کس نے تینوں بات ایہ ونسی تیج ستار  
 طرف لساؤ رمی کھجیا بنوں سے سلیمان  
 اپنے پاس بلائیے کہیا ہونوٹ شہود  
 اوہ نہیں پکڑی جاوندی اے فرزند فرزند  
 تال نے اوس پکڑنا مشکل ناسی کار  
 اوس اکوئی وجود نہ کیو پکڑی جاوی  
 حاضر کرن ہوا دا بالکل کے آسان  
 کہ مجسم داؤد نول حاضر کرے خدا  
 کیتا کس سلیمان نے آہن آہن نال  
 خدمت و حیرت داؤد کے دئی پھچ کتاب  
 آئے انے واسطے پیش ہی داؤد  
 امر خدا فے نال میں کیتا ہی ایہ کار  
 کیونکہ کیتو کہ ایہ حکم خدا دے نال  
 کشتی کی قوم موسیٰ آہی وحیہ وریا  
 پانی دریا زور تھیں دین ملی آن  
 یارب جہن من ساندھی کشتی میں بچار  
 بندر مٹی ایہ اونہاں لے گے رب جلالت  
 اس بندر مٹی والے کسی آما میں اوٹھا  
 رکھ لی رب ڈوبوں لوک ہوئے خورند  
 عدل نبی داؤد نول کراں بیان



گذر گئے کچھ روز جاں وہ کشتی او سحر  
کشتی وہی داؤدوں بنہر سوئی فی الحال  
اوساوس تھیں خجشا پڑھنیوں بلوار

کنڈھے لگی آنکے حکے نال خدار  
اوسے دم منگولیا کشتی واسہ مال  
بانی اوساوس گئے عاجز تے وقت

### نگین حاصل کلام

کرن روایت پاک دن مغرب داؤد  
اٹنی دولت بدھوں بخشے پاک خدار  
بدرسی کہیا فحود اٹل نہ کوئی منول  
اسیر پاک دن آسپاک فقیر کنگال  
اوساوس میرے پاس سی پاک روٹی موجود  
کھا کر اوس کے اکھیا اچے نہ رہیا میں  
میں کہیا پھر اوسوں کھیر ذرا اسحا  
تال میں آنا پس کے آندا بہی خدار  
قدرت ربہی اس قدر گھلی سخت مویا  
بہنوں اوس فقیر دا آبا فکر کمال  
کشتی نہر غریبے تے اللہ جل جلال  
کرن روایت آسپاک اوساوس حیرت  
یا ہی اللہ اکھدے ٹول اس بدھوں  
اوس آٹے کے ٹولن ایہ کیتا فضل خدار  
روٹی اوس فقیر ٹول دتی سی جو میں  
اوس روٹی فے ٹولن وچہ ہستی تال  
جو پاک فقیر کے ٹولن وچہ نام خدار  
ونیا وچہ بھی اوسے ہر وکر فضل کمال  
پاک روٹی کھیا اوسوں دیتوں بدھ نام  
وٹی چیز تے سے وہی نکال کر دار رب

اوس بدرسی ٹول سدر کے کھیا ہر خوشنود  
کہہ پرا الیسا حکم تاپا اوساوسا نیال سا  
خبر کے کیتری عاخری کیتی رب رسول  
روٹی دا اوس ٹھہریں کیتا ان سوال  
میں اوہ نام خدار سلسلے ورتی ہر خوشنود  
وے کچھ سنوں موبہ کشتی اچہ کنگال میں  
وانے پھر کے بدھوں ٹول روٹی دیال پاک  
سی اوندی سراں گھر انوں سرے اور  
رستے ادر مجھ دا آٹا کسی ٹوڈا  
پاس تیرے انصاف و کیتا ان سوال  
بہنوں تیرے متھے تھیں ملیا اتنا مال  
کہن لگا داؤد ٹول کہیا رب جل جلال  
ایک جوانے نال دی مالک ہوتی تون  
جیہرا آنا بدھ والے کئی ہر داؤد  
رہے فرمایا پھر اوہ بدھ و لیسال میں  
روز قیامت تھو و سب اوسوں  
سے اوسوں کی روز حشر  
بہنوں اوہ بدرسی عاجز ہونے لال مال  
اوسے کیتری مال وہی رب کیتی اکرام  
بانی وکر داؤد واکھ پتا پیرا عجب

## ذکر دیگر عدل بطور معجزہ

یک دن اسرائیلیاں کیتا ایہ سوال  
 کیا کہن لگے آجے پیش رسول خدا  
 وہاں جو اٹھیں دیکھئے محشر و احوال  
 مال حضرت داؤد نے کیتا ایہ فرمان  
 بھلکے مے دن پیدا و خلقت موسیٰ عام  
 مویا و جوار و جان سفوں کما ہی حال  
 پاس آوسدے ہک گال سی خوبی حدیہ کا  
 خوب سجا کے اوسوں لاکے ہار سنگار  
 جگمگن دے وجہ پھر دیاں کئے روز تمام  
 سی انک عورت پار سا عابد بزرگوار  
 دو لوں جگمگن وجہ اوہ ہر سندے سن انجا  
 کھاؤن وی کوئی محشر نہ پاس و نہانڈیوں  
 جاری کیتا رب نے ختمہ مسجد پاس  
 بھی ہک درخت انار و کیتا رب غفار  
 اونہا نموں اوکھا سکے روز کرن گذران  
 بگدن بیٹے مال لوں کہیا مال مسار  
 حکم کرو مال شہرنوں جاواں میں فی الحال  
 مانی نے فرمایا سن اسے بر خور و ار  
 اسے اوپر شاکر ہر ہر رسول  
 ایہ گل کر کے رکھا جہول انارال  
 بیٹے لوں فرماؤندی مانی قدر بند  
 چیکر اسے اوپر گوں رسد شکر گزار  
 اقصہ ہک رائدن بھلکے ریلوہ جان

پیش نبی داؤد وے بہت محبت مال  
 حشر نمونہ اسانوں ورتا تے و کھلا  
 روز قیامت اس طرح موسیٰ ہرک مال  
 بھلکے تسال و کھا و سال محشر و امیدان  
 محشر و احوال میں ظاہر کراں تمام  
 ایسی شخصیں ریس ہک صاحب و دولت مال  
 پہلوں اوسدا ذکر میں بیٹوں لوں سنار  
 ویندا چھوڑ میدان وجہ ایہو سمجھہ کار  
 مالک دے گواؤندی مویا دے جد تمام  
 بھی ہک بیٹا اوسدا آہا نیکو کار  
 کرن عبادت رب ہی مسجد ہک بنار  
 وجہ عبادت رب ہی سن سدا مشغول  
 پانی اونسا ہونڈے ہوئے جاول میں  
 سر دن اوسدے لگ دے دو انار  
 ستر برسوں و نہانوں انوں گڈے آن  
 زنگارنگ و کاڈیاں چسراں وجہ بازار  
 کوئی چیز لیا سکے کھاواں خوشیاں مال  
 نت رب سالوں بخشہ آمارے دو انار  
 لایح موری چیز و انجگنا میں رسول  
 غائب کیتا رب نے قدرت تھیں او کھل  
 ناخکری تھیں ہوگی روزی ساؤمی بند  
 غائب کردا رب نہ سرگرا وہ انار  
 جن چیتی رب نے لایح وئی اوہ گال



پاس اور ہانڈے ایسے بونی قادر تنہا  
 بنشک بٹوں کھا ہونے کے ذبح خراب  
 اچھل نکلے اکھامانی بیٹے نول : :  
 چاہندی ہے ایسا نول سے گناہ پور  
 ورنہ وار ہی ایسے نہیں گی اور بھیس  
 بھری اونہاں خوف نہیں چکرتی اوہ گال  
 کیتی اونہاں ذبح پھر آخر ہو لاجپار  
 مالک وے کھ جوں اوہ مول لکئی گال  
 رہندی ہی اوس شہر وچ بھرت ک لال  
 مالک نول اوس جا پکے کیتی خراب  
 مالک نے سب اوس نہیں لیکے پتہ نشان  
 کو کھا دھی سے پھر وہی شخص فلانے گال  
 کہ حضرت وادو وے اوس نہیں سبھاد کار  
 پھر سپاہی اوسنوں لیا کے پیش حضور  
 چھپا حضرت اونہاں نہیں کہوں کیتی کار  
 یا حضرت اس گال نے سالوں کتا رنگ  
 کھا وینوں ذبح کر بہت خوشی ویناں  
 چک رہے ہیں اوسنوں وولوں کیتی وار  
 شکرے دن بھلیاں اسانوں میں کئی  
 کیا مالک گال نے سنکر ایہ بیان  
 حضرت نے فرمایا ایہ کوئی بچپ نہ کار  
 بھاویں گال کہن نہیں میں جوں لاجپار  
 قصہ کو ناہا و سنوں بہتار سے بچھا  
 کہند اپنی گال والوں ضرور تھا  
 حضرت نے فرمایا نہ کر نول تکرار

اور تسادے مچھ نول کتارت حلال  
 کہہ نول دن راتیں بھگتے نہیں رہتے ہر بیٹا  
 سرگنہ بیٹا سینوں ذبح نہ کرنا نول  
 اچھ گل کر کے اونہاں لے گال ورنہ پور  
 کھا ویشک کبھی نول مول نہ کر ویر  
 بچے دن پھر ایسے لیسے ہی اوس نول  
 گوشت اور سدا نہیں کے کھا و خور ہوا  
 و سوزیدہ من کارن آوی بھیرے نہ نول  
 ویکھتی اوہ اونہا نول کے نہا لے نال  
 کھا و تیری گا و نول کر کے اونہاں کیا  
 پیش ہی وادو وے وکھے کیتا ان  
 کر کے تحقیقات ایہ میرا کرو نیاں  
 اور سب وقت اس شخص نول سدا و دربار  
 نالے اوسدی مال نول سنوں الی تھوڑ  
 نال پھر بیٹا مالو اوہ مہرے کھر میں بگوار  
 تن دن سالوں ایسے کہندی ہی کسک  
 اور تسادے مچھ نول کتارت حلال  
 اوسدی نہ مول اوہ کھی سوا لاجپار  
 نالے کیتا رنگ جان کے اوس و کرا  
 جھوٹے ایہ بات سب لوگ نہ جیواں  
 بول رہے ہیں جان ہی حکمیر نال تھوڑ  
 سو وے ریداکم ہے بول کر ان گفتار  
 ایسے اوس شخصوں نے مول خوشی کار  
 وولوں میرے پور ایہ شہر ایسے خاص  
 میرے نول انشرتی لے لے یک ہزار

کسنا زیادہ سو اشرافی بیٹوں نا منظور  
 یہ حضرت داؤد نے کہا ورجی وارا  
 چہرہ تیری گال داچی ثبوت منگا  
 اسی پر پھر بھی اوس نے کسنا نہ اقبال  
 حضرت داؤدوں رب واکے اسلام  
 حضرت فرمایا تینوں رب جلال  
 اکھ اور ہاتھوں غید کے جمع ہوں جد کل  
 کے طور داؤد نے کرو تا فرمان  
 ہو یا دو جا رول جال آئے لوک تمام  
 مسراو پر کھلو مئے پیمبر داؤد  
 خوش آواز سے بنی دے ماریا ایسا جوں  
 تال او سوئے اپنے حضرت جبرائیل  
 سداوہی امیروں جسدی مایسی گال  
 جس رط کے دے او پر ایہ وٹوئی کرے شہر  
 نوکر کے لے گیا اس ہو وی نول نال  
 رتے اندر مار کے اوسنوں اس بیدین  
 پنجسروٹھ نے بکریاں مور اسباب فریاد  
 شہر مہر کھیر جائیکے وچسا اسنے مال  
 میں رگ گائیں واسطے جھگڑا کرے شہر  
 سارا ہی دولت او نہاندی سہا اسدیاں  
 جالی ایہ جبرائیل کے وسا سہ مذکور  
 کھیا اوس گھنٹیں حال ایہ کیتا اس انکار  
 انیوں کے کسانوں وسی جھوٹہ کلام  
 ناپس دولت اوسدی آندی یا سرکار  
 تال اسویٹے شہر دا ہوا حال عمیان

گال مائی و انہاں گھنٹیں نوال قصاص  
 جھکر کرن معاف نول نال سلوک پیار  
 اشرقیال گھنٹیں کسانوں لسیاں میں پھرا  
 اتنے وچہ جبرائیل نول کھیا رب جلال  
 بعد سداوہی اوس نے کیتا ایہہ کلام  
 چا مندے لوک جو دیکھنا شہر و اتوال  
 حال قیامت اونہاں لے اوسدم جا ہی  
 جیونکر ایسے باپ وچہ پچھے ہو یا بیان  
 میلہ و کھن واسطے اندر عید مقام  
 لکے رھن زبور نول لوک ہوئے خوشبو  
 سنکر پاک کلام نول لوک ہوئے ہوش  
 پیغمبر نول اکھدا کھیا رب جلال  
 شہر والا حال سبہ موسیٰ اج عمیان  
 اوس لڑکے دابا پ ساڑا امیر کھیر  
 طرف ولایت تمام وی وچن کارن مال  
 مال اسباب جو اسدا ایسا تھی چھین  
 سارا اوسنوں مار کے لیا ایس بلید  
 بہتا نفع اوٹھانیکے ہو گیا مالا مال  
 باپ اوسدے مال گھنٹیں نیل ایہ  
 کھیا و گھنٹیں بات ایہ ہو کے لے سوں  
 تال پھر حضرت اوسنوں سدا پتھر چھو  
 ناپس کیتا نسل اوہنا ایہ کیتا کل  
 سرگزاوسد اباب میں نہیں کیتا وقت کلام  
 عاوی ڈھو قاریم گھنٹیں مال میں ونا دار  
 حکم خدا تھیں اوسدی ہوئی بند زبان



پتھر کے پتھر کو اسیاں دین لگاتے ہوئے  
 پیرکس جو صل کے گیا اسادے نالی  
 کے شکستہ سادوں نالی اس کتھی اپہ خطا  
 شہر مہر جاو چچا اور سنوں کر قتل نام  
 ایسے حالت ہو موسیٰ اندر حشر مسدا ان  
 مہر کا لکن مریاں کے مریوں نہ مسکن لعل

ٹھاکر کی اُنی موہنہ نول بول نہ سکے نول  
 مہر کین جو اسال اور کیتا مار حلال  
 اسے حالت اوساے بولے بہ اعضا  
 نالی اسباب چوا وسدا آندا اس کتسام  
 نون نالی لولک سچ پتھتھے جیران  
 پتھر کے پتھر کو اسیاں دین لگاتے ہوئے

کہا قال اللہ تعالیٰ الیومۃ نختار علیٰ کفواہم و نکتبنا ائی میہتہ و  
 نشہد امر جملہ ہمہ کا کاناو اکتب بکون ہ  
 ترجمہ جسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج ہم کر دیں گے ان کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ  
 اور بتاویں گے پاؤں ان کے جو کچھ سے کاتے تھے دنیا میں

بولن جو کار سیاہ ہو یا رو سیاہ  
 اوس لڑکے نول سد کے کیا ہی خوفناک  
 ساری دولت اوسدی لٹ لیا پاپ  
 سے کی دولت کتسام ہی اسدا نالی کام  
 قہقہے اندر کر لیا چوا وسدا اسباب  
 بولے شکر خدا ہے اس وقتا سچ نالی یا  
 پتھر کوئی ماسے خوف کے کر لیا اس کام  
 مت حضرت واو نول و سے جبرائیل  
 اولیٰ اعلیٰ کوئی شہر ہوا لے فرما ان

تھے گویا ہ اوسدے گڈ کے جدوں گواہ  
 بہوں شہر مندہ خلقی وچ ہو یا نجل خواہ  
 پاپ کین نول ہا پیا اس نے تیرا پاپ  
 لے من بدلہ اس نہیں کر سنوں قتل نام  
 بولے گل نون کر اس نے کیتا قتل کتاب  
 نالی خزاو وسدا لیا کتسام سبہ نالی  
 دیکر عدل واو واو ڈر گئے لوک کتسام  
 چپ کے بچی کوئی کرے زمیند کم ڈیل  
 ہو یا اسیاں ہی واسیہ وچ جہاں

تذکرہ گھنہ کی وفات حضرت واو پاپ

جدوں و شہر کی شہر نام ہو یا ہی واو  
 پاس ہی واو و سے پتھر پاپ  
 پتھر اس شہر وچ وچ پتھر کی پتھر  
 ہوگے خلاف اوسنوں تیرے پاپ و خطا

سنو حقیقت و وسنوں کتسام ہو جو کتسام  
 لے آیا سند وچ پاپ حضرت جبرائیل  
 کتا اسدا اپنے سبب فرزند مہر  
 جبرائیل اسدا لیا و سے اپہ پتلا

من حضرت داؤد کے پندروہ کل فرزند  
 و سوا اس صندوق وے اندر ہینگ کی  
 نالے او سنوں بادشاہ کرسی رب غفور  
 ایسر سرگڑ کے نہ وگا سول جو اب با  
 سہر کھاسیاں کھین نکرا اسی حضرت سلیمان  
 عزت اندر باب وہی ہو یا عرض گزار  
 حکم دیا داؤد نے کہو فرزند عزیز نہ  
 تال حضرت سلیمان کے کہیا اجڑال ترے  
 کہول وکھا صندوق پہل اٹھنے تھوک  
 تال حضرت سلیمان نول کہیا جبرائیل  
 جنتی ایچہ انگشتری کھینچی رب رحمان  
 پیشک سارے کے جگ و اموجا سی او شاہ  
 و پوپ پال انسان کی مہول تال بعد ار  
 دو جا او پر انگشتری کرسی بدول نگاہ  
 کھلاہہ الخلق و انکسار کرسی سب  
 چابک وہی تعریف پھر وہی جبرائیل  
 مہر کی جہدے سہہ وچہ چابک ایہو کھیمان  
 جیکر او سہے حکم تھیں باغی ہوونے تھار  
 مارن واسے شخص وہی سنوں لوڑ نہ کوہ  
 اس تھیں بعد اس خط نول جبرائیل نکال  
 پتھر ال کو لوں پچھ کے سنوں وینو جواب  
 فرزند ال دل ونگو کے کتابی خطاب  
 جب کہے فرزند کچھ کہے نہ ویا سول  
 پتھر تھیں اس خط وچہ کھینچی رب رحمان  
 ہ یہی کھ گور رب نے عالی قیمت دار

سپتال نول سدو لیکے کہنا قدر پند  
 جو دیکے اوہ ہو موسی میر کے بعد نہی  
 نکر سوچیں پے لے سارے اہل شعور  
 آخر کھیر سلیمان کے کہیا اکھ کتاب  
 اندر قصص الانبیار لکھا جوں بیان  
 حکم کوتال صاحب اسے تال بعد ار  
 کے کی اس صندوق وچہ پھر کی کھیری پھر  
 چابک خط انگشتری ایہ کچھ سوچے سے  
 مہر کے کھینچی کھیر کے ہاتھ لوک  
 ایہ تین تینوں کھینچی رب جلیل  
 رکھی سنوں ہتھ وچہ جو کوئی انسان  
 و ش طیبو کھی و سدے تال کرے الہ  
 نالے داؤد کی داؤد کی موسی فر ماندار  
 کل دنیا کے حال تھیں ہو جاسی آگاہ  
 اس انگو کھی وچہ ایہ حکمت پانی رب  
 دو رخ تھیں ایہ کچھ چابک رب جلیل  
 کوئی نہ سرگز اوں تھیں موسی مہر مان  
 آپے چابک او سنوں کھی بارق شاہ  
 آپے کھی وور کے سنوں نکال ہر  
 پتھر تھی داؤد کے کتھا ایہ سوال  
 کی کچھ ہے اس خط وچہ کھینچی رب  
 اس خط و انضموی جو دیکھوں کتاب  
 لولیا پھر سلیمان جو سنوں یا مقبول  
 کھینچی تھیں کھینچی طاقت لے ایمان  
 کھینچی کھینچی انسان نول خالق کھینچی ہار



پہلے دس دن کھانا کھائے اور وہ بھی وہی رہا  
 اول دن شرم و اکسنا جان سوال  
 خاص محبت رب دی دو حال ہر جان  
 دو دو لی جمع نہ ہوں اب ہرگز کسے سوال  
 ترجیحاً دشمن عقل و اقلہ سے بچنے ضرور  
 چوتھا دشمن خوف ہے طاقت کارن بجز  
 پنچواں گوہر قیمتی ہے گاؤر ایمان  
 جو کوئی نال خدا پندے ترک کرے سوال  
 ترک ایمان نہ انجام ہرگز کرن آرام  
 ہر اک اور گناہوں کے انت بخار  
 سبوں حقیقت جلد دل اچھلے پنچ بیان  
 چھپا پھیرا یہ پنج جو گوہر ہیں تمام  
 کہیا پھر سلیمان نے تب اتے ایمان  
 سر و چہرہ مٹا عقل کے اہل و سدی جاہ  
 بدایاں و چہرہ شرم دی ہووے طاقت زور  
 حال حضرت سلیمان ایہ کہتے حل سوال  
 اوستے وقت آنکھیں میوئی اور بہت ہر  
 و لوں چہراں اوستوں بخش ہی داؤد  
 اپنی شخصیت تخت تے دنا جلد ہسار  
 بیٹھا اور تخت دے حال حضرت سلیمان  
 حال پھر گوئے پھیلان تہ کے برس پنچاہ  
 ویکہ بی داؤد کے چھپا اچھ فسر ما  
 کہیا ملک الموت نے جس ہاں سزا مل  
 تال پھر حضرت نے کہیا قصورہ توں ماہ  
 کہیا عزرائیل نے سنتوں یا مقبول

جے اوہ اول اوہنا نکرے سوال پندرہویں جاہ  
 جیکر کے سوال کو شرم نہ رہنا نال  
 و نیا دی حب و سدی و کن خاکن چھپان  
 ہک شخصت کرے جو دو جگہ سے نہ سوال  
 جس دم غصہ آؤڈا عقل سووے سبب ہووے  
 و جاوے جو کسے نہیں نہ وہ نہ ہنہا کچھ  
 و دشمن اسدا ترک نہ سمجھو نال و بیان  
 اوستے کول ایمان نہ ہرگز ہنہا سوال  
 چنان آئے انہر جوں زمین نہ اک مقام  
 شکر اول بن و ذوق ہور نہ کوئی جاہ  
 و پیش ہی داؤد دے کرتے سلیمان  
 ہر گوہر و ابدن و چہرے گا کون مقام  
 و مال و اوچہ و لہے ہسگا ہک مکان  
 اکیں و چہرہ انسان کے رہنا شرم حیاہ  
 ایہ پنج مقام ہیں جکر نہ کوئی ہور  
 سن حضرت داؤد توں ہوئی خوشی کمال  
 بالے جاہک ہتھ و چہرہ و نا اوہ پکڑا  
 ترے خلیق اپنا کہتا ہوں خوش خبر  
 آپ کنارہ پکڑ کے گوئے بیٹھا جاہ  
 ہک سو و کتہ داؤد ہی آہی ہر چہ بیان  
 آیا ملک الموت پھر بکرک عالی حساب  
 کون کوئی توں کس طرح آیا اس حیاہ  
 حال تساوڑی لسن لوں پھیلا ہر جیل  
 و در کہات کالہیں جلد ہی لوں گزار  
 اتنا پھیرن واسطے بیوں حکم نہ سوال

ایچ گل آکھ داؤد وی قبض کیتی او سبحان  
ان اللہ اکھیا فاتحہ خیر لار  
انگے سن سلیمان دا اکھ سناواں حال

کفری و فن سپہ باب و اکیتا شاہ سلیمان  
و چہ پشمال پہ پھیلاؤج مسارک جا  
چو کرب نے او سنوں پختہ پیمانہ جلال

## فقہ حضرت سلیمان علیہ السلام

پہلیا بنی داؤد وی حضرت سلیمان  
پہنچ دیہاں داؤد کے سن حرم تمام  
پہلوں اور پانال سی او سد امویا و یاہ  
اور یا داؤد کے سن انکے با تفصیل  
جسٹوں او سد کے رخصن و شوق ہوئے تیار  
بطش نال نکاح جال کیتا بنی داؤد  
جال حضرت سلیمان لول تخت بہا باب  
و و امرت سلیمان داؤد کیمبار رحمان  
ورنہ ڈھیا بنو لول ہو یا خاص بنی  
کل خلقت سلیمان وی ہو یا تا بعد از  
پہلوں کی محفیں او سنوں واقف کتاب  
مرکت ہو چو وی ریندی و چہ حضور  
تالچ او سد کے حکم وی کیتی رب ہوا  
جس قسم وی بات کو کر داؤد جہاں  
جس جگہ سلیمان داؤد کرے جے کار  
جے پچ مال رین و چہ موئے نیرے ور  
دلواں تائیں پچ کے لوکے کٹاؤد مال  
تھے موئی ہووندے و چہ خشکی دیا  
تخت سلیمان جدول سی او داؤد چہ ہوا  
پہنچے طرے آدھی فوجاں رین کھنوں

بنی لوطشا او نہادی مسی مال پیمان  
پچوں کیتی عقدا پیر جلال لوطشا نام  
ہو یا جدول شہید اوہ کیتی بنی نکاح  
یوسف وی گزار و چہ لکھیا کر تکمیل  
دیکھے قصص الحسنین یوسف وی گزار  
اوس و چوں سلیمان ارحمیاں پاک و چو  
و چہ عبادت جائے گوئے بہرہا آپ  
وارث بنی داؤد و داؤد کا سلیمان  
نالے ہو یا با و شاہ ملیا ملک تنہی  
آدم سن بزند بھی موسے فرما لدا  
جو کوئی بولے جانور معیا کرے سب  
کوئی حضرت جہان وی کدیں ہوئے ور  
جسٹوں کر کے امر اوہ لیتا بنی تخت او کھا  
ترت ہو یا سلیمان لول خبر لو چا کے ان  
اوسے ویلے آیکے ویندی داؤد سنا  
اوہ کھی سلیمان لول دلوے وس فھر  
اپنے بیت المال چہ جمع کرے فی الحال  
اوہ کھی دے ان اوہ لیتا بنی کھنا  
سچ پندے اوس کے سایہ کرے آ  
کھے پریاں ہونداں پچھے ہونڈے دیو



پھر پھر بندے جانور ہوں کسی سزا  
بھوکے پیاسے اور اسی کے کہیا خالق رب

گر وہ بگڑے تخت وے حلقہ دار  
حسن انسان بندگی اشکر او سدر سب

وَحَشِشَ سَلَامَانَ جَنُودَكَ مِنْ اَجْبِنِ وَاكَاثِبِي وَاطِطِي فَهَكَ لِيُوْتِرُ عَدُوْنَ  
تیرے چہرے اور اکٹھے کئے گئے واسطے سلیمان کے لشکر جنرل سے اور انسانوں سے اور جانوروں سے  
پس وہ مثل بہ مثل کٹھے کئے جاتے ہیں۔

لکھیا وچہ تفسیر کے راوی کے بیان  
عالم اوہ او سدر کے حکم تھیں چلے اور چلے  
اتنا تیر ہوا وچہ چلے اسی اوہ جان  
اوسنوں وچہ ہوا وے اتنی لگدی و پیر  
بھی حضرت سلیمان نول ہور ملی پاک حشر  
تانبے والے بچھا چشمہ پاک روان  
اوس چٹھے تھیں ٹکڑا پانی تانسا ہور  
جس کھانڈے دی اونہا نول پے زہر زہر کا  
اتنی وڈی وک اوہ پاک پاک کرک تیار  
بکرو ویک پکائیے چروں او تالان چار  
تالان کتھے رب نے ولو اے شیطان  
جہاں نول بھی رب نے کتھا وچہ فرمان  
بٹھے کہیں سلیمان جے اس گلدا نڈر کور  
وہ وال تانیں آکو کے لیندا اوہ پکر ظار  
یا دریا وچہ اوسنوں سے بارڈہ چھپور  
سور پاک لٹھنے ولو پاد سدر پیر پیر  
حشر قرآن کریم وچہ تھیں ہی سلیمان  
اندر قصص الانبیار لکھا ایہ نڈر کور  
چھٹی کورال وچہ اوہ پھر اگمال جان  
سونے چاندی کسوں اور ہویا سدر پیر

تخت سلیمان اتنا چوڑے سے سی جان  
لشکر و جان اوٹے جان دیاں سب سوار  
پاک ہمیں بندھی تانوں میں کھجان  
اوسے دن وچہ جائیکے واپس آوے کھپور  
مولی اوے العائم تھیں سننوں یار نڈر  
بھانڈے ہرگن او سکتھیں بندے بہت انسان  
سپرگان دی اوسنوں حاجت لے کر  
سچے وچہ وکے چلے دی لہن ہزار  
جس وچہ کھانا فوج دارک وکے پکار  
سارا اشکر اوس تھیں رنج کے لیندا کھوار  
کرک تانیں کم اوہ خاہرت بہرہ اگھان  
خروے اوہ سلیمان تھیں کونہ سے پوجان  
حسن فلانا کے نول ویندا وکھ فسمندور  
اسے سے تھیں اوسنوں تیار کر لیندا ہار  
یا پھر جکر زمین وچہ اوسنوں کرک  
چھڑے لے پنے وقت وچہ پیر کتھے جان  
کہ کھارت کور مال کرے کن شیطان  
اتنا ڈرا مکان پاک ہی کسے تانہ نور  
سہیرا یا چو سب تھیں کی میں کرال جان  
تال زہر وچہ تھیں کھی یا قوت کثیر





مہود کی پوری سمجھ دے کہ حضرت سلیمان  
 اندر اس مکان کے عبادت گزاروں کے جو  
 بددعا تامل حکم ہاں کرے نبی سلیمان  
 لنگر خانے وچے جو ہوندا خراج طعام  
 چکر کے لوندہ اگر کے ملک حساب  
 شرح جو اندر شرح کے کسے اور کہا  
 صرف اونٹا کے پرانہ است سو بہار  
 اتنی واقف ہونڈیاں ہر نعمت موجود  
 اتنے کارن نت تک کرنے نہ میل تیار  
 چینی قیمت اور مدھی کوئی دینا چاہ  
 اپنی سمجھ میں کے روٹی کرے تیار  
 اور حقے روزیہ اور ہون سورن سپا  
 کدلی اکٹھاں اور نہ روٹی کھا دھی ہول  
 چھدم کھانا کھا چکے فاسخ ہوندر اسار  
 پار پیر کے اور چو تھو کئے احسان  
 درویشاں دیو چہ میں ہاں درویش کمال  
 بنیاں وچہ کس نبی ہاں چیر طیر ہول میں  
 ہرود کے کدلی زبان چہ ہر سرک ہاں  
 واچہ او گنہ ہاں ہاں بندہ پر تقصیر  
 وہ چہ نبی سلیمان دار میا سدا در تو

وہی اور نبی مخلوق جو چہ تھے حکم ہاں  
 وچہ عبادت گزاروں کے شائل رکنہ سو  
 پائی او ہر ماہ کے سپر ونگاں بھر جان  
 ہو وے نہیں حساب اوہ کیوں کر کلام  
 ہوندا خراج نظر میں لکھا وچہ کتاب  
 وقت وچہ جو اونٹاں تھیں اور تھیں  
 اگے گوشت ماس واکر لو آپ شمار  
 آپ نہ کر اور نہیں کھانا پاک ہرود  
 اور سنوں سمجھ وچہ پکڑ کے چکے وچہ ہاں  
 اور سفیں واپے حوال تھے لکھنے آ  
 جاوے وچہ تمام رکھے طرف ہاں  
 نال اونٹاں کے دل کے کھانا کھا کھیب  
 انہوں کے پیش اوہ اللہ وچہ قبول  
 نال فقیراں دل کے کروا او ہاں  
 شکر اونٹاں اچھ نہیں ہوندر انہیں ہاں  
 شاہانہ دیو چہ باو شاہ شکر ہر حال  
 پچھ پیر سے حال کے نقل کاسے میں  
 نال دیو چہ ہوندر تیرا شکر کسالی  
 تو ہاں بخشیں ہاں کاشرا کھ کھیر  
 لو کال دیو کے لنگر ہاں آپ لکھتے ہیں

قصیافت کرنے کی سلیمان علیہ السلام پر ہے کہ مخلوقات

کسے روایت و ہر چہ ہوندر اچھا  
 جدول سلیمان ہر کسے ہاں  
 پار پیر چہ جہاں کے چینی مخلوقات

رحمت ریدی اونٹاں کے ہر باہو حساب  
 لنگر کے شکر ایسی وچہ درگاہ  
 جل نقل کوستان چہ ہر چہ موجودات

صاحب روح ہر چیز کو پیدا کیتی تھی  
 حکم ہو یا میں سمجھو ارازی جل حساب  
 کل خلقت لوں پالتا ہے اب میرا کم  
 خلقت میری بہت ہے باجھ حساب شمار  
 عرض کیتی سلیمان نے یارب پاک خدایا  
 میںوں کھئی تکر بہت کچھ نعمت کیتی وان  
 ہو یا حکم جناب کفین و ثنوت و حج پکا  
 یارب جتنا کرں میں سب طعام تیار  
 اچھی دیکھو درگاہ رب مہولی و عاقبول  
 تال حضرت سلیمان نے دیوں لوں فرما  
 ست کو تال میدان اوہی دریا کنار  
 اندر اوس میدان کے جمع ہوئے اسباب  
 ست لکھو بگاں دیوں نے کیتیاں تین شمار  
 نامے دوسے لکن جو وانگ تالاباں جان

پکدن کل مخلوق دہی کران ضیافت میں  
 روز ہی ہر ایک چیز لوں دیوں نہیں حال  
 لوں ہک عاجز بشر میں مار نہ اتنا دم  
 میں تھیں کھانا بہت موسیٰ نہیں تیار  
 بے شک تیری خلق واحد حساب نہ کا  
 ہے اب میری آرزو میںوں تیرا فرمان  
 تال اوس دم سلیمان نے کیتی اب وہا  
 ماسی ہوئے مولیٰ نہ تازہ رہے مدام  
 تازہ رہی چتر سپہ بھہرہ نہ وگے مول  
 برا و بیع میدان ہک صاف کرایا جار  
 جھارو دے کر دیوں نے کیتیاں شمار  
 کھاون ہون واسطے باجھ شمار حساب  
 چوڑی ہات ہک دیگ ہی ستر گال شمار  
 جیونکر خیر خدائے نے دتی وجہ قرآن

يَقْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحْمُودَاتٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ  
 وَجَلَّتْ هُ پ ۲۲ س السماء

جو چاہے سلیمان اوہ کرے دیوں شمار  
 لکن تالاباں وانگ سن بگاں بیدیان جان  
 وجہ جامع تاریخ دے راوی کرے بیان  
 چوڑی ہر ایک دیگ اوہ آہی گزراں تیار  
 گائیں دیکھ کر میاں باویہ جان تیار  
 اندر اٹھ پھینیاں جمع ہو یا سا مان  
 وانگ ہزاروں نعمتوں نظر ہی آون کل  
 ہوا ہک تیار جان گونا گون طعام  
 کھڑا کھڑا اپنا ٹھنک جو وجہ ہوا

دیگاں لکن نے ہوز تال ہوز قلعے مستحار  
 چاہاں مول نہ چاندیاں ستریاں کس مکان  
 دیوں تیرے مست سوار ہی دیگ بچان  
 لکن تالاباں وانگ سن چوڑے باجھ شمار  
 باقی چیزاں ہوز جو نہ میں انت شمار  
 دیگاں ہک طعام تھیں بصر یا سپہ میدان  
 کھا تے ہر ایک قسم کے دیوں کیتے زل  
 حکم سٹایا دیوں سترے خلق کس م  
 تال جو دیے دیوں سار ہی خلق خدا



بھولی ایک دریا تھیں پہلے ظاہر ہوا  
 لگی بیٹوں بھلہ ہے یا محبوب خدا  
 حضرت نے فرمایا کرتوں ذرا آرام  
 چھی کہندی مجھ نول لگی ہلکہ کمال  
 تا پھر حضرت اوسنوں ونا حکم سنا  
 جتنا اوس میدان وچہ کی موجود تمام  
 بھونگا یک نہ پھوڑیا ہے نہ رچی مول  
 دھا جال سلمان نے صاف پیا میدان  
 کھانا ساری خلق وار کھیا اسال پکار  
 اتنا پیرے پیٹے وچہ ہویا غرق طعام  
 چھی کھیا ہے میں لقمہ یک لسا  
 اتنے لقمے مورد دوجے کر دیوں آن  
 نین بیٹوں رب دیوندا اید کے لقمے کے  
 چکر سے طور شدہ کرنا سی سیراب  
 ایگل بن سلمان نے کھیا تائب ہوا  
 پیر سارے جگہ اتوں مال رزق رسان  
 میرے کو اول ہو گیا یا رب ایہ قصور  
 کرن روایت جسمان کی و غوث سلمان  
 جس چھی وہی کئی کے طبق زین کے سب  
 طبق زین کے رب نے رکھے اوپر ہوا  
 بعض روایت اس طرح لکھیا ہے مذکور  
 اکثر دا یہ قول ہے وچہ قصص الانبیاء  
 کھا و اسب طعام اوس کے لقمے نال  
 اصلی مطلب الہی کی گیا جو ظاہر ہو  
 چکر رب نہ ہو ذرا سپردا پالن کار

پیش نبی سلمان دے کر وہی عرفی کھیلو  
 سبھ تھیں اولی مجھ نول کھانا لستو کھوار  
 اول نے میدان وچہ جو مخلوق تمام  
 کرنا اتنی و پیر تک بیٹوں سپر مجال  
 جتنی بیٹوں طلب ہے اول لے توں کھا  
 بکو لقمہ اوس نے کھیا اوہ تمام  
 آگے بیٹوں ہو کر کچھ بخشو یا مقبول  
 نال تجب اوسنوں کہنا ہو چیران  
 لگی لقمے نال تدرہ سپر وچھا یا کھار  
 اے نہ بیٹوں بھلہ تھیں آیا شجہ آرام  
 لقمے نال توں ہو چیران کسار  
 تال میری یک روز وہی ہو لگی گزاران  
 روزی وہی اوس بن کسنوں طاقت کے  
 کیوں پھر لوک سارا کے کئے منقذ حرا  
 تیرے با جھوں مال کا ہور نہ رازق کو  
 دو جا کر بے کلام جو سوا اتنی ناوان  
 بخش منجانی خیر اول شیرا نام فقور  
 اوسدن بھگہا رہیا سی ہر کوئی وچیران  
 اوش چھی اول اوسدن چھی کھیا رہا  
 چھی اسلیمان واکھانا کسی مسکار  
 کھی چھیان دیا پھر پھر پھر پھر  
 رہا سی یک جا اور نکل کسوں دریا  
 منجانی اول قدر شاپ جلال  
 اوش پھر کھی کسوں و جا نرا کو  
 کون پھی پھر پھر وہی ہم و صلیہ اسار

# ذکر شاہ موران شاہ ہند و حضرت سلیمان علیہ السلام

و چون خوار می بود و کھڑکھا عجب بیان  
 کیسیاں او پر سامنے یک ہزار وزیر  
 و اولو وزیر جو آصف او سدا نام  
 گردیگر کے تخت سے بریاں و پوہ غلام  
 سرور کے اندر پرندیاں سایہ کیتا آر  
 و کج جھیاں رہی پاکی کرن بیان  
 و بنیا و چہ نہ کے والیا جاہ جلال  
 حکم ہو یا در گاہ تھیں بلکو مستور بیان  
 شاہی ہفت اعلیم وہی اوسنوں ہونی کھیب  
 انہی عزت ہوندیاں کبر نہ کہوا رسول  
 جھک کر ذرہ فخر اوہ کروا کبر شہرور  
 نفسی جاندی اوس تھیں کل حکومت راج  
 سن حضرت سلیمان نے اندا شکر بجار  
 او و او و او و او تخت جال آیا اوسکان  
 آدم جنس نہ اوس جانظری اوسے کو  
 یک کیڑا سی بادشاہ رعیت سن سبھ ہنور  
 اندر جھناں کیڑیاں ایسی اوہ سرور  
 اوس کیڑے نے دکھیا جال حضرت سلیمان  
 جیونکر و چہ قرآن و سے وئی خیر خدار

او ویا یک دن او وے تخت ہی سلیمان  
 خدمت و چہ سلیمان وے بیٹھے باذیم  
 اوہ کھی بیٹھا سا سے مور الہی کھیام  
 نال او پ وے کھڑے سن بہرے کھڑے کام  
 یک او او فرشتیاں سنیا ہی خوار  
 یارب تدرہ سلیمان نول ونا لیا شان  
 جیسا تدرہ سلیمان نول ونا زمت نال  
 لایق اسے شان وے ہی حضرت سلیمان  
 نالے ملی پیہری بنیاں خاص جیب  
 تائیں اوسنوں آنا کیتا میں مقبول  
 او و او تخت زمین کے سٹ کریندے چور  
 ایپر بند اساندا سے اوہ نیک مزاج  
 بحد کے اندر جائیکے کروا احمد نثار  
 رند کے کیڑے کیڑیاں اندر جس مکان  
 کیڑیاں والیہ ملک سے اینوں معلوم ہو  
 شاہ ہند و اوں نام سا بعض تین ہنور  
 منن او سدا حکم سہ رند کے تا بعدا  
 رعیت اپنی سد کے کروا ایکو فرمان  
 آیت سورت نکل وی تینوں ویاں شاہ

بختی اذا اتوا علی فداد النمل قالت کملة یا ایھا النمل ادخلو مساکنکم لا  
 تحطینکم سنیان و جنودہا و حکم لا یفشس دن سورہ نمل

یعنی نال جھوت جو فوج نے سلیمان  
 یک کیڑے نے اکھیا کیڑیاں سبھ بکار

کیڑیاں کے میدان تے جھک پونٹے ان  
 اپوائے نھراں و چہ داخل ہو ووجاہ





ووجا تہا تحت سے واو وا مستحاج  
تینوں تخت اور ٹھاؤندا اوس اٹھا و وار  
کہنا پھر سلیمان نے سن اوسار می تقصیر  
سرخ کشتی شاہ مور نے تو ہاں نہیں وانا  
جیکر مووے حکم ناں کچھاں چند سول  
تاں پھر اوس شاہ مور نے کہا مقابل ہو

توں محتاج میں تخت والی کی تیر الراج  
ایک کشتی تکلیف سے کرو خیال فرما  
کس نے تینوں بات یہ وہی رہتا تیر  
سا لوں بھی کجرب نے کیتا تحفل عطا  
حضرت کہا کچھ توں بہت خوشی میں مال  
تساں جو اگے رہا رہے کشتی ایہ آرزو

قال رب اغفر لی وھب لی ملکاً مینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب

یعنی بخشش منگ کے کشتی ایہ دعا  
جیہڑی لائق کسے ہے میں تھیں بعد ہو  
کیرے کہا تسال جو کیتا ایہ سوال  
پہلے ہاں سے واسطے ایہ گل نہیں روا  
تینوں جاے کرے اوہ و چیز بند شاہ  
نہیں ہی لائق تسالوں یہ گل نامقبول  
نہ حضرت اس بات تھیں ہوے کچھ خفا  
و سونوں مورک مسئلہ تھیں حساب  
کی اوس سے وچ بھیدے و سو کر اظہار  
حضرت کہنا کچھ توں معلوم نہ ایہ حال  
تاں پھر اوس شاہ مور نے کیتا حال سان  
تاں جو معلوم نہ ہوں ہووے و نیا نکل  
کیوں جو ایسے وچ ہے سار می حکمت جان  
یک تقصیر میں تہا لیا جہاں لوہار  
اوس تھیں تھیں دو سر اکتا اوس سوال  
حضرت کہا اوس توں تینوں چیز ہوں  
ایہ شاہ اسو چیر کھیا پاک خدار  
ایہ گل سن سلیمان پھر وئے با جھ شمار

یار ایسی سلطنت تینوں کریں عطا  
میرے درگاہ و سر شاہ نہ ہووے کور  
اسد می وچوں حدود می آوے نو کمال  
کیوں جو سانسے تک وانا لک آپ خدا  
تینوں جاے نا کرے کی اوسنوں روا  
میرے جہاں باؤ شاہ کوئی نہ ہووے ہوں  
سرخ کشتی شاہ مور نے کاوڑ کرو نہ کار  
مندر می جیہڑی تسالوں تھیں حساب  
کس کارن اوہ تسالوں تھیں رب غفار  
جیکر میں توں جاندا دس تسالی نالی  
ایہ مندر می اوس واسطے تینوں ہونی وان  
ادنی اتے نا چرے ہک تھوے والی  
اسد می خوبی نال توں بنیا شاہ جہاں  
معلم سو یا مول ایہ و نیا چیز نہ کار  
کیوں تیری و اتا لک کیتی رب جل جلال  
کہا پھر شاہ مور نے تسالوں یا مقبول  
معلم تھیں قسرو چہ و نیا مثل عواد  
بیشک کہا کیتا تھیں توں اے کیرے ہوار



تہیجی داری پھر اوس کہتی ایہ کلام  
 مشک کہیانی تے اچھ پھی توہاں ستارہ  
 کہیا پھر شاہ مور نے معنی ایہ سلیمان  
 اس حیاتی اوپر نامہ گز کریں و سہا  
 کہیا بنی سلیمان لے لیس توں بڑھی وانا  
 یہ لنگے نبی وی عمر قس کہتی شاہ مور  
 ملی نبوت ہر لوں نالے ہر لوں شاہ  
 ظلم نہ کرنا کسے لے کرنا عدل ہدام  
 سزا ظلم وے ظلم قہس وے مظالم واد  
 گھساں پاک عقیقہ ال کیڑا میں مسکین  
 پھر کھی رعیت اپنی سدا رکھاں ہر حال  
 جے کوئی پیر کی فوج وچ ہو جاوے بہا  
 نے مہا سلیمان ایہ اوسدی قال مقال  
 آخر و معمول کوچ جاں کرن گھر سلیمان  
 کھانا کھا کر جاوے ناں با حضرت مقبول  
 نال ساوے فوج سے کھی کروڑ ہرالہ  
 کیرے کہیا سپہ اراذقی سے گاربا  
 رب وادرا بہت کچھم گوئیرے موجود  
 پوچھ گیا سلیمان جاں کھانا لیا مسکا  
 حقوق او سنوں دیکھ کے گیا تعجب ہر  
 عرض کہتی شاہ مور نے افسوس کر کے  
 کھاوے لگ پھر او سنوں چھتے لوک کھام  
 سارا لشکر چکے او سنوں بھوٹا چھوڑ  
 واد واد پیریاں قدر نال فاعلوں بہار  
 اوس دن کھانا چکرا کھی یک ٹھوٹی کھار

کیا معنی سلیمان وے چوے تیرا نامہ  
 کیا کچھ معنی اسدے بندوں تیرا کار  
 دنیا فانی وچہ سے جھپٹیل ہی گوران  
 تیرے ولاموت و آخرت سب فناہ  
 نیک نصیحت مور کھی سنوں کچھ سنا  
 تگنوں رب سے رادشاہ کہتا صاحب لہر  
 سارے جگ لے لاکھ سے تیرا عالی جاہ  
 ملک رعیت انہی راہی رکھو کھام  
 سدا رکھیں جے خلق توں کھی تیرا شاہ  
 میرے جہا عقیقہ کو لڑا نہ پوچھ نہ سن  
 لوں او سدا کھی جہاں سرن کو کھنڈن  
 پچھو ال پھر تریک لہا وے کھنڈن  
 کن کن پھر پھرتا بہت مہیا جہاں  
 عرض کہتی شاہ مور نے اچھ تیرا  
 حضرت کہیا کھنا کرو تیرو و مول  
 اٹھا کھانا اتساں پھنڈن کھانڈن  
 اٹھے مورون ہر جے کوا کر جاوے سب  
 حاکم کراں ایسے کچھم گوئیرے موجود  
 کڑی کڑی ایک ٹنگ تھی اگے رکھی اگے  
 ایہ ٹنگ پھر کی فوج توں کسو تیرا ہر  
 اسے کھی ٹنگ وچہ پرت پرت پرت  
 وودر کھی ٹنگ کھی تیرا رب ولام  
 ہی سلیمان دیکھ کے اوسے کھار کروڑ  
 بہتے لوں پراکت کریں تھوڑے لوں بسیار  
 اچھ کڑی کڑی ران کھیں و تیرا جہا

حکمت قدرت تدرومی اوجے شہوات  
آخر حضرت مرید کے اوتھوں ہو کر فان  
انوں میں بقیس و اولواں ذکر سنا

نقل فکر وہی پہنچ نہ میں توں عالی ذات  
وچہ ہوا دے اڈیا تخت نبی سلیمان  
چیوں کر بندہ بندہ بال خیراں شہر سیا

### قصہ پندرہویں شاہزادی

کہن روایت بکراں تخت نبی سلیمان  
یو پوری سب اڈھی حافر وچ حضور  
سب چھٹی سلیمان و سکر میں تالہ دار  
و کھا طرف پھیر مال جہوں نبی مقبول  
کیا حضرت چھ لوں ہدیہ نظر نہ آن  
کیا حکم عقاب لوں اوسوں و ہونڈ  
آکر اڈھونڈ عقاب نے چلری بند لوں  
کہن روایت جو خیر میں اڈھی یا مقبول  
حضرت کیا خیر اوہ بیوں جلد سنا  
ہیٹھا سی کہت باج وچ اوہ تھے ہم ہر مور  
ابوں کیٹھ کے شہر میں توں اچ اسمکان  
نہ لے حالت لسانڈھی کہتی سہ اظہار  
چھیا میں پھر اوں حق میں توں اپنی بات  
کیا میں اس شہر و بیوں نام سنا  
چھیا میں اس شہر و اکون کوئی سے شاہ  
اوسلیم محمد اس ملک تخت حکومت  
تالیہ اوں سر و ام میں بارال جان شرار  
چل بیوں بقیس میں لے اوال و کھلا  
میں پھر کیا اوسوں تخت ہوا دے ویر  
تھیکے چھ کے لوں پانی ہو درکار

اڈھ اوچہ ہوا دے جانڈا کے مکان  
سایہ کتیا پنگھیاں مہر نے با و ستور  
جو کھو دیکھن کے جاا کر وے اظہار  
بندہ اندراہ نہا لے نظر نہ آیا موکل  
یا اوہ سا بقیس کے جاننا سہ مرگ  
لے اوہ کوئی خیر اوہ نہیں تال لوں عکلا  
حضرت کھیا ہدیہ اکتھے بیوں لوں  
پھر میں اکتھے لوں معلوم نہیں سی موکل  
کہن میں اچ گیا سال اڈھ شہر سنا  
بیوں اتنے دیکھ کے کھیا ایہ فی القور  
میں پھر حالت اپنی کہتی سبہ بیان  
حاکم وچ سلیمان وہی رندال میں بار  
کہن اڈھ شہر وچہ رندال میں دن رات  
کہن نام اوں نہ گرواٹے کا شہر سنا  
کہن اڈھ بقیس کے ثورت عالی جاہ  
سار می گرواٹے وچہ ہوا دے سنا  
تالیہ سر سر والد کے ملک لکھ سواہ  
کیا کچھ ثورت اوسوں کہتی رب عطار  
اٹھے بیوں نکلیاں ہوئی بہت اویر  
پھر و ہونڈ صید کی چھ لوں لکھ سواہ



پانی تاروں واسطے مینوں نماہ سلیمان  
 اور پیرا کم سے شکر و حیرت سدا  
 ایسی او سنوں نظر سی شخصی پیر خدا  
 دوروں او سنوں تار کے دیند او کی نگر  
 تال پھر حضرت دیوانوں کھچدیوں ایجا  
 بد بد کنڈا جودوں اس مینوں کیتا رنگ  
 و کھا جا بلقیس و اٹھت قتلیم الشان  
 تیرے گز او سدا ہر من سارے گز او سدا  
 جائے پائے و سدا کے سرخ یا تو توں کج  
 او پراوے تخت کے بیٹھی اوہ بلقیس  
 نائے مکی بکرا و صورت چند مثال  
 ایسوں ایمان وہی او سنوں پھر مینوں  
 جاں ایہ بد بد نہی توں و سیا کھول بیان  
 ایسی خلعت کھنوں کر پو کوئی عطا  
 حضرت کہا خط میں کروا لال ہر قوم  
 بد بد کنڈا یا ہی سچا ایہ فد کور  
 تال پھر حضرت او سنوں تاج کیتا بکران  
 من بد بد او پیرے کلہی اوہ بصر  
 لکھیا پھر مینوں خلعت ہی سلیمان

اندر اپنی فوج دے رکھیا ہو یا جان  
 نپڑنے دوروں تار کے پانی دنیاں آ  
 اندر جس زمین دے پانی موند اسار  
 وچہ فلانی زمین دے پانی سے بھر لوہ  
 جاہ تالاب کھائے کے پانی لین منگاز  
 تال میں او تھوں چلے آیا او سکے رنگ  
 تھو لی او سدا کے تخت وہی کی میں کل بیان  
 جڑیا مال جو پیراں سنوں یا تقسول  
 ہوزر جہد لکھیں جڑے لہر و شجرہ  
 اندر حسن جمال کے بہت لطیف نقیس  
 تدا وہی جے نہ او سدا ہی ہوئی کے دیناں  
 سورج تائیں پوجا کی قوم و سدا ہی پور  
 کنڈا سدا کے عورت کج پھر پھر مینوں تال  
 جو پیر ہی اولاد وچہ پانی تار سے سدا  
 ہننے پیر ایہ کور تیج ہو جا کی معلوم  
 کیا طاقت جو تھو پھر میں کھال اس کور  
 جا تیری اولاد وچہ رہی سدا الشان  
 جو حضرت سلیمان تھیں او سنوں ہوئی عطا  
 لکھیا او سدا وچہ سا ایہ مضمون بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ لَکُمْ لَعَلٰی وَاَنْتُمْ مِّنْ سَلٰمٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھیاں باتال دو  
 دو جاندر خط دے ایہ لکھیا تہ وان  
 ایہ سب کج مضمون سی تھوڑا حسب کسند  
 بد بد تائیں حکم کور کھتا ہی خداز  
 سا پیر وہی بلقیس توں جا کے دیند تھاب

اول پیرے سامنے تھیں نہ آجے ہو  
 آ جا پیرے پاس توں ہو کے کسلمان  
 ہر لگا کے اپنی خط لوں کیتا بند  
 لے جا پیر ان خط ایہ اندر تھیں سب  
 و کھیاں او اس خط و اولیوے کرا چراب

پندرہ لاکھ کے خطوں آیا شہر سبا  
 چھاتی اور اوسدے رکھو تا فرمان  
 سردار میر وزیر سجدہ کے تخت ہو  
 ڈٹھا جہاں میں بھوکے لکھدا کے سلیمان  
 نالے لکھا اوس نے خط و چہ اچھ فرمان  
 و سوسن اس خط داوے کیا جواب  
 اسپس بہا و بڑے مال صاحب زور فرزند  
 شہر تال جو مکر تساندی اپنی مرضی ہو  
 کہن لکی بلقیس جو لکھا ہے سلیمان  
 جے من اوسدے حکم تھیں اسیں کراں انکار  
 ناوشمال وینال نہ لائق جنگ فساد  
 بڑے بڑے سردار جو وہ کھسن بڑی دلیل  
 اپنیوں جیکر اسان ول پاس سلیمان و صا  
 ہے او و بڑا سنیو ندا شہنشاہ اسالان  
 نالے ہے او و اکھدا ہاں میں بنی خدار  
 بنیال لوک اسلام و اموندا اشوق کمال  
 جے او و سچا بتی سے مدیے لے نہ مول  
 پہلوں اوسدی کراں میں ایہ انباش سب  
 کہیا وزیر میں ٹھیک سے یہو صلاح کار  
 تال بھراوس بلقیس نے چھو کر شجر مین  
 ست تال سونے سماں ست چاندی تال حان  
 رواں ہوئے جلد لکھی چیزاں ایہ او و صا  
 ایہ چیزاں بلقیس نے بوجھیاں طرف حضور  
 جلدوں ہوا تھیں خبر اچھ سنی نبی سلیمان  
 شہاسی و بار دی اگی ہے دیوار

رستی سی بلقیس اوہ موہنہ تے پلو پار  
 جاگی تال اوس لکھیا بہت ہوئی حیران  
 میری طرف سے خط ایہ سٹ گیا ہے کو  
 میرے نال مقابلہ تسان نہ کرنا آن  
 آہو میرے پاس سب سے مسلمان  
 تال اوہ اگون بول کے لگے کہن کتاب  
 جسکو و لیسو حکم تال کرساں جنگ شہید  
 ساگون جو نکر لکھسو عذر نہ کرساں مول  
 آو میرے دن تے ہو و مسلمان  
 شک نہیں ہے اوہا نہیں کرنے لیل خوار  
 و صا پوندے جس ملک تے کوینے پر پاو  
 ستھو اون ہے اوہا نہیں کرے مار و لیل  
 قدرت عظمت اسان دی و سی سب او و ا  
 اسدے نال مقابلہ نہیں آسا و اشان  
 پہلوں و ستوں بھجے مدیہ کوئی بنار  
 راضی اوہ نہ ہو و ندرے سر کھینے نالی  
 نہیں تال راضی ہوئے مدیہ کرے قبول  
 چھووں آئے دیکھے جہڑی تری سب  
 جو نکر مرضی تھپ دی ساوا کی انکار  
 طرف نبی سلیمان کے چھوئی ایہ ایہ حشر  
 ست پر و زلف تے لکیتی تری رواں  
 پہلوں جا مسلمان لوں وئی حشر ہوا  
 لیکے اوسلے لکھی آوندے میں لگے دور  
 سد کے اپنے تو مراں کیٹا ایہ فرمان  
 جھتوں سر کوئی لنگو کے اوہا و چہ بار



اوتھوں اٹال ست ست اٹون تیس پٹا  
 آہی چاندی سوہیوں اوہ دیوار مقام  
 موجب حکم ملازمان تری کیتی تھیں  
 وٹھی اوہ دیوارہ جال و نہال کیلاں آر  
 آگھن لگے اس جار کی ساڈا مقدور  
 جس پیلے اوس جگہ تے نظر پوئے جاہ  
 ویکرے او نہانوں دیوچہ فکر میا ایہ مور  
 تختیاں اس مکان تھیں اٹال مولاہ در  
 شاید ساڈے واسطے ہو یا ایہ قریب  
 آہر سو جال سوچی وے حاضر ہوئے جا  
 کھنے نڈراں کھوئے رکھیاں پیش حضور  
 حکم سنایا او نہانوں میں تھیں چاندی

کھی پرے زلفوت کے لیا پست اوٹھا  
 سی شہابی و دیوار اوہ عالی شان مقام  
 اچران لول بلقیس تھے پوئے ان وکیل  
 خالص سوئے چاندیوں سوئی گل بنا  
 ایہ سوئے چاندیوں گل جاگہ مہمور  
 جھوں اٹال تھی نے لیاں سن پورا  
 میت کے سالوں با و شاہ پکڑے کے پورا  
 اوٹھیاں ساڈے کول میں بنال چور  
 جیکر ہوئی بات یہ مہول نہ تھی زیب  
 وچ خدمت سلیمان وہی اندا اوب کجا  
 ویکرے تھی سلیمان نے کسے نامنظور  
 چوہر خیر قرآن وچ وٹی رب جلال

فَلْيَا جَابِرَ سَلِيمَانَ قَالَ أَمَّا رَمْتَنَ بِجَالٍ فَيَا بِنِيَّ اللَّهُ حَيْثُ صَبَّأَ ابْتِكَرَ  
 بَلَى أَنْتُمْ بَعْدَ بَيْتِكُمْ لَضَرْحُونَ

یعنے جال بلقیس و ایلچی پورست آ  
 کیا تیس سنوں مال وٹی کرے ہو اوارو  
 جا ہونے کھنوں آپ رہو جو شحال  
 لے اوال گے او نہانوں کھارنے وھو  
 ولت ویکے او نہانوں تھروں مال نکال  
 واپس ہوئے ایلچی سن کے ایہ فرمان  
 جیکر ویکرے او نہان تھی واد کوا شوکت شان  
 سو تار ویا اوس جاقدر زر کھئے خاک  
 وٹھا جاستیمان و اجدول اس سال ہر بار  
 کھنے کو لال وچہ اوہ عالی شان مقام  
 چوہال اٹال لے گئے اس میں بنا سوہا

یاس تھی سلیمان کے کہیا تھی شہار  
 بہتر سنوں تھیں رب کیتا آباد  
 پرٹ او نہانوں جاگہ وور و تھیں تھیں لال  
 جہاں مال نہ او نہان کھیں کوئی اقبال ہو  
 ہون بہت تھو ارجو سخت بے پھر تھی مال  
 حالے بلقیس کے کستا بہ ہریان  
 سوہا گے بلقیس وے کستا حال بیان  
 اتھی ولت او سنوں تھیں خالق مالک  
 تھیں فکر سب اس میں تھیں ہر تھیں ہر  
 لعل لال تے یا قوت تھیں سوہا جوت تمام  
 ایسیاں او کھے زلیلاں سے و تھیاں او ایسا

لعلخان بھی اوسلوں سرگز نہ پرواہ  
 مور ونگی سر چیز اوس ول تھیں جان حقیر  
 سنیاں جان بلفیس نے ایہ سارا مذکور  
 من از دانش واسطے کھچیاں چار سوال  
 بے شک اوسدیناں پھر کے اوال ایمان  
 اچھ گل کہ بلفیس کے پستی اچھ تجھو نہ  
 صروال والا سبہ نول یک لباس پہنا  
 لچیاں نول سد کے کیتا نال تیار  
 کہتا جا سلیمان نول ایہہ چوہین غلام  
 دو جا باجھوں چھکدے موٹی مک منگوا  
 ایسی موٹی نول چھک اوہ کر دو سکوپار  
 یجا کھوڑیاں کڈتے مور ناکت کھجان  
 کیتا حکم جو انماں تھیں کڈال کرتے جدا  
 چوٹھا فہشتہ سکون نال کیتا ارسال  
 جو پانی نہ زمین تھیں نکلیا سووے مول  
 قاصد نول سمجھائیے چاہے ایہ سوال  
 جان قاصد بلفیس دے نہو جو چہ حضور  
 حکم دیا سلیمان لے سنکے زور کشام  
 حاضر ہوئے ان اوہ جدوں بیدریاس  
 نوکر اپنے سد کے کیتا حکم نہی !  
 لگے ہتھ وھوان جان نوکر نفس کھنوں  
 کسے اونماں تھیں فھوٹیاں تلیاں تھان جان  
 جنماں وھوٹیاں انگلیاں اوہ ہن سبہ غلام  
 عادت کھورت مرووی ایہو حال تھیں  
 ڈھٹا جان سلیمان نے موٹی بلیش منگا

ایسیاں چھراں طرف اوہ کروا کڈل نگاہ  
 باجھوں مستم ہونڈے نہیں کوئی تدبیر  
 کندھی ہے اوہ بنی سے متجزہ کرے ظہور  
 کرو پوے جے حل اوہ بیگا بنی کمال  
 چھوڑاں مذہب اپنا ہواں مسلمان  
 مک مولونڈا سد کے نالے مور کینر  
 لگو جھی تمام وہی وئی شکل بنا  
 حکم سنلایا اونماں نول کرنی ایہ زوار  
 انماں وچوں نونڈیاں کرے جدا تمام  
 وئی دے وچہ پائیکے دتا بت کرار  
 باجھ کسے مھتیار دتے نال اوے اعتبار  
 رلیاں ملیاں بھجیاں طرف نبی سلیمان  
 جو ہوون ناکند اوہ ولوے جدا بنا  
 بھر ولوے سلیمان ایہ لے پانی نال  
 نہ اسما نول برس کے ہوا سوگ نزول  
 طرف نبی سلیمان دے بچے جلدی نال  
 کیتے بلیش سوال وہ جارے نا دستور  
 کروا ساوے بلیش اوہ نونڈیاں اتے غلام  
 پینے ہن سبہ نے ہکو جے لباس  
 ہتھ وھواوا اونماں جھنے ہن نہی  
 سر انگشتاں کسے لے لکراونماں تھیں مھو  
 ویکھ حوالہ نبی نے سارے لے کھچیاں  
 تلیاں وھون والماں نونڈیاں ہن تمام  
 سو گیا حل سوال ایہہ موٹی ہویا بلیش  
 او سدے وچہ سوراخ وانام نشان تھما



ہاں کٹرے بارک نول کیتا حکم کتاب  
 اوے قے اوس نے ونا چھیک نکال  
 پھر وہ گھوڑیاں کندھے ہوڑنا کندہ منگا  
 دانہ سمٹھا اونہاں سے اگے رکھا ان  
 بعضیاں کتا ورتھیں دانے طرف خیال  
 جلدی کیتی جنہاں گے اوہ من گندہ پھان  
 پھر وہ شیشہ قاصداں اگے رکھا آ  
 سن حضرت سلیمان نے ترے کیتا فرمان  
 دوڑے گھوڑے خوب جاں چھٹا پسند آ  
 حل کروئے نبی نے چارے جدول سوال  
 ونا بلقیس نول سارا اونہاں بیان  
 سمجھے نہ طال اوس نے کیتیاں خوب ادا  
 سن حالت بلقیس نے ویر نہ کیتی مول  
 کرساں ون قبول میں حل اوسدے دربار  
 یک سوچت کتیر کال نالے بہت سپاہ  
 مے سی پاک وزیر جو وڈا قابل کار  
 رخصت ویلے وستیوں بہت کیتی تاکید  
 ایہ گل آکھ وزیر نول ہونئی جلد روان  
 آندے بلقیس وی کیتیا ان ہونوا  
 پلپیاں کے بلقیس نول شینگے ہتے وال  
 تپتی کے اوہ پری وی پریاں عقل قلیل  
 ایہ گل کر کے دیاں نول خوف پیا وچہ دل  
 سن حضرت سلیمان نے دیوال وی تفریر  
 رستے وچہ بلقیس دسے پاک تالاب نہا  
 چھپیاں نے مرغ پیاں اسوچہ و تپیاں چھوڑ

کرا سنے وچہ چھیک نول برکت پے باب  
 کسے نہ جاتا نول ایہ حکمت مہوئی کمال  
 اگے تکھے نبی نے و تپیاں سبہ بہار  
 بعضیاں دانہ اونہاں پھٹیں جلدی لگیاں کھان  
 حضرت کیتا ہو گیا اچھ بھی حل سوال  
 جنہاں کیتی ویرے اوہ ناکندہ عیان  
 باجھ زمین آسمان وکے بلوں دیو بھرار  
 گھوڑیاں نول میدان چہ خوب طرح دوران  
 شیشہ اوس پسینوں ونا ترے بھرار  
 خلوت ویلے کیتی ٹور وکے فی الحسب  
 مے ودا وی نشان اوہ پیغمبر سلیمان  
 عزت برکت معجزے کیتے رب عطاء  
 کندہ می بشک نبی مے اوہ رپدا مقبول  
 ایہ گل آکھ زبان کھیں ہونئی ترے تیار  
 خوب لباس پہنا لکے نال لسی ہمراہ  
 تخت حوالے اوسدے کیتا قیمت دار  
 کرس خناطت تخت وی کوشش نال فرید  
 ترے ہوا لے نبی نول خبر پوچالی ان  
 نالے دیوال نبی نول ایہ گل آکھی آ  
 نالے اوہ کم عقل سے وکوں نقص کمال  
 پلپیاں لے جو وال میں ایہ ہی اوہاں  
 جے ایہ ہو یا چھوڑ تال کھالے طپیاں کل  
 اس آرا کوشش واسطے کیتی ایہ تدبیر  
 دتا اوس تالاب نول پانی نال بھرار  
 پری ویرا و سدے شیشے وی پل جوڑ

اگے اپنے تخت کے کستا یہ سبہ کام  
 چکر نے کم عقل اوہ نمول نہ سمجھے بل  
 اسنوں ججاگن واسطے تہ بند لکے اوٹھا  
 اسے کارن بنی کے کستی ایہ بچو نہ  
 پھر وزیرال واسطے کستا یہ فرمان

او بی بلقیس جال اویر اس مقام  
 و معرکے وے وچہ اپنے یانی سمجھے کل  
 بیباں واسے وال بھی نظر نمی جان آر  
 منعم سب ہو جاوسی اوسدی عقل کمیز  
 جسیو نکر خدائے نے دتی وچہ قرآن

قال يا هاهنا الملكة اياكم يا قتيبي بعثت بها قبل ان ياتوني مسلمات آتني

یعنی اسے دربار لو کہیا بنی سلیمان  
 بیٹرا اوں بلقیس والیاوے تخت اوٹھا  
 کہیا بنی ولو نے جمال وچوں بول  
 اتنی جلدی کرالیں یا حضرت مقبول  
 بنے تسارے بیٹیاں لیا وال تخت اوٹھا  
 لفظ امانت اوستے کیتا تدوں بیان  
 اس کو میں سمجھے بولیا ووجہ مور وزیر  
 اعظم اکم خدایا کے سی اوسنوں یاد  
 کہندرا وہ سلیمان نولیں اوہ تخت اوٹھا  
 ایو گل کر کے اوستے اعظم اسم پکار  
 حکم ویا سلیمان کے وے وقت کتاب  
 ویکھا کہ اپنے تخت نول کے بلقیس کھان  
 سن کر حکم نداد مال اوسے دم فے انفور  
 روپ سخاوت تخت دا و تاسہ ویا  
 وٹھا اپنا تخت جال مرامر کے نظیر  
 ایو جہا تخت سے تیرا بھی بلقیس  
 اگے ہی ایساں کے معجز کر لیا حال  
 حکم کر کے حسن جنوں حاضر ہوئے ان  
 لیا جاووں بلقیس کے اپنا تخت پچکان

سے کوئی اندر تسائے ایسا مرو جوان  
 پہلے اوسدے اون کھیں حاضر کرے لیا  
 میں حاضر کراں گا تخت تسائے کول  
 اوٹھن ویاں نہ تسائوں کول مقاموں نول  
 بل میں بڑا امانتی کرالیں زبان نہ کار  
 لکے سن اوں تخت لے گوہر عالی شان  
 اصف جہا نام ہے بلقیس وچہ تفسیر  
 برکت اعظم اسم دی ہر کم دا اوستا  
 اکھ جھکن تھیں پشیم حاضر کراں لیا  
 حاضر کیتا تخت اوہ اندر اک بیکار  
 بدل ویا اس تخت دا جو اوٹلا باب  
 یا اوہ نہیں بچیا ندی سے اسی ناوان  
 پٹ جڑا ویاں نہ جڑیا موری طور  
 اچھ اننوں بلقیس بھی حاضر مونی آ  
 کم کھن لگا اوسنوں اصف مرو وزیر  
 کہندی گویا ایو سے پیرا جوت تفسیر  
 سے حضرت سلیمان نے ردا فضل کمال  
 تا کن آگے اسیں بھی ہوئے مسلمان  
 معلوم ہو یا بنی نول نہیں ایسی ناوان



لے گئے پھر بلقیس نول اندر شیش محل  
 دیکھا جاں بلقیس نے اوہ شیشے والی  
 تہ بند اپنا اور تانوں چانس جلدی نال  
 دیکھ ششانی بی کے کیتا ایہ فرمان  
 شیشے والی فرشی سے اندر صحن کشام  
 سن بلقیس اس بات کو بہت مہوئی کشمان

جسویہ اور تالاب وہی تہ رکھی سی گل  
 پانی او منیوں جانے کی عقل تھیں بھول  
 پلیاں تھیں سلیمان نول نظر سوا و والی  
 پانی تانوں نول ایہ سے گالچ عیان  
 زینت کارن جرم میں شیشے اس مقام  
 آخر ایہ گل آگ کے مہوئی مسلمان

رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی وَاَسْتَلَمْتُ مَعِ سُلَیْمَانَ لَکَ سَبِّ الْعٰرِلَمِیْنَ ۝

پارہ کیتا ظلم میں اوپر اپنی جان  
 ساری نکرال شکر کچھیں لفتح نہ پایا نول  
 آندا من ایمان میں ساتھ ہی سلیمان  
 قصہ کو تہ جلاول اوہ مسلم مہوئی صفا  
 آگے اس بلقیس کی دست سو حرم کھمان  
 مویاں اس سمیت ہن کی اوپر والی خبر  
 شک پر مہوئی تھیں اوسنوں پیدا کیتا رب  
 گیتی تہ تیار پھر نور و ہک و وار  
 کیتا مہور تیار ہک برا عجیب مکان

کر کر پوجا ویوں وہی ہیں مہوئی نادان  
 اولٹا گھانا شکل دایوں مویا حمول  
 نال خداوند پاک کے جو سے رب جہان  
 نال اوس کے سلیمان نے کیا نکاح پڑھا  
 تانے تھیں سوئی بیباں وچ تفسیر بیان  
 پریاں والا آخر ایہ چلیا آتا نال  
 تانے اتنے وال من پلیاں او تے سب  
 والال او پر لائیکے و تے سب او ڈا  
 اوس سے وچ بلقیس نول آر کھیا سلیمان

لَکَ سَبِّ الْعٰرِلَمِیْنَ ۝ مَسْکُوْنًا مَعِ سُلَیْمَانَ ۝

کھیا اوچ کتاب لے دیکھا ایہ بیان  
 سیر کر نیت تخت لے جاوا اوپر مہو  
 وچ فلانیال نالوال قدرت رب جلال  
 تان پر حکم مہو نول کیتا ہی خسار  
 ست دریا وال وچ کیتا عجیب جزیرہ سا  
 دیکھا جاں بلقیس کے ہنرہ اب روان  
 بھی دریائی کھو پریاں لالی عجیب بہار

ہک دن اوس بلقیس نے کیتا اپنی نول جان  
 منیوں بھی کاک روز نال کھیلو بہار  
 میں بھی کاک دن جائیکو کیکر روز نول  
 اندرا و نال جزیراں میں تخت او ڈا  
 لے گئی تخت او ڈا تیکے او تے نرت مہو  
 بہت مہوئی کھسور اوہ باہر حد بیان  
 نال پران لے آگے جاووں پارا و دار

اونہا سنوں بھی ویکہ کے بہت موسوی مسرور  
 حکم نیا یا ویاں لوں سے پھر نے بول  
 سن کر اگوں ویاں کے نیا یا مقبول  
 وہ ہمارے دوسرے ہک سمندروں نام  
 وہ لگنے و پھرنے والے سمندر اوہ ہمیش  
 جبکہ موسیٰ کے حکم تال اگھاں و سنوں جا  
 اگھل سن کے نکلی باہر اوہ شتاب  
 جبکہ او سنوں حکم ایہ کیتا تال حضور  
 سن کر حضرت اونہا سنوں حکم و تالی الفور  
 تال پھر لک ویاں نے اوپر سمندر جا  
 نکل سمندروں آپ تھیں نہ کرنوف خطر  
 بہتھی والی اونہاں نے تہتی جادوں پکار  
 تال پھر اگے اوہ کے کیتا او کتاں بیان  
 اگھل سن کے او سنوں آئی بہت پسند  
 مشکال پائیں بنہ کے حاضر کیتا آ  
 ویکہ نبی لوں اور گیا کند او ہوا مان  
 تال پھر حضرت او سنوں کتا آہ نشور  
 جاتوں اوس پھر لوں گھوڑے بکڑ لیا  
 عرض کیتی اوس ویو لے کے ایہ مشکل کار  
 حضرت کیتا کس طرح ہوئے پھر تجویز  
 کند اوہ پھر چشموں پانی بیوں آ  
 اپنے ویو ویر کچھ پھر میرے نال آ  
 خالی ہووے جادوں اوہ پھر تے تال تال  
 حضرت لوں تجویز ایہ آئی بہت پسند  
 کہ ایہ تجویز پھر بہناں جلدی نال

وٹھا گھوڑاں تحت جال اڈ گئے وہ ور  
 بکڑ لیا او اونہا سنوں جلدی میرے کول  
 ساڈے کولوں اسپ اوہ بکڑے جان ہول  
 باغی موسیٰ کے آپ تھیں چھپارے ملام  
 جڈ تک زندہ تھیں موسیٰ کے نہ بد گمش  
 و نیا تھیں سلیمان لوں کیتا فوت خدا  
 تال پھر او سنوں بکڑ کے لیا والے شجبا  
 اوہ وریاں گھوڑاں لیاوے بکڑ ففور  
 جہوں بکڑیوے بکڑ کے لے آو ہر طور  
 نال بند آوازوے تہتی ایہو ندا  
 فوت ہو یا سلیمان اوہ جس و آتینوں ور  
 سن کے اوہ سمندروں نکلیاں جلال مار  
 چل میں تخت سمجھائے فوت ہو یا سلیمان  
 تھیرے ہو یا جادوں اوہ والی وناں کند  
 نال غضب ہے نبی نے وٹھا نظر اوٹھا  
 تال رسال آساندے کرو کوئی فرمان  
 جیکر جان بچا و فی تینوں سے منظور  
 جہیرے کھیاں نال میں اوٹے وچہ ہوا  
 با تھوں کسے فریب کے بکڑن اوہ تھوڑے  
 جو کچھ تینوں لوڑے منگ آنا تھیں چیز  
 تینوں اوہ مہلے مورال خیر نہ کار  
 اوس چشمے تھیں جائیکے پانی ویاں نکال  
 پیکے تھوں مست جال پڑاں میں تہتا  
 تھیں اوہ نال پھر ویو بہا در چند  
 جالی گھوڑے بکڑ کے لے آئے فی الحال



و پلے عصر نماز دے حاضر ہوئے آن  
 و تکبیر لگے اونہا ندھی خوبی کنی خدا  
 اوسے ویلے وئی لول پھجیا پاک جناب  
 حب و نیا و چہ ہو کیوں ایسا توں مشتوں  
 من کر چھڑک خدا بندہ می روئے با چھ شمار  
 بنیاں جدوں نماز تھیں چھڑک پلے سطور  
 لکیریں کا جیں رجبہ کے کراں نماز قضا  
 و نیا مگر نماز لول جو کوئی وے بھلا  
 اوس ویلے پھر جاوے تے تمامی آکر  
 جنہاں مگر نماز لول ضائع کیسا سار  
 لول لول کو ٹینڈیاں عمراں گئی و  
 چھوڑ پئی پیرا غفلتال سستی ولول گوا  
 کرن رفایت جلاں پھر پھر سلیمان  
 سورن خوب وار ب لے و تا کچھ کھیرا  
 گھوڑیاں دے پرکٹ کے وے سپا و تار  
 گھوڑے تازی اونہا ندھی نسلوں میں تمام  
 اوس کھدول ولولوں رکھیا اپنی کول

عجب لطافت اونہا توں بخشی رب جان  
 تال جو وقت نماز والگا ہوں قضا  
 طرفوں خالق پاک وہی اندھی ایہ جناب  
 و پلا وقت نماز آیا و نہ رہ گیا لول  
 سر سجدے و چہ وال کے کستی استغفار  
 کیا کھ حالت اسانڈھی چھو کر کے غور  
 ایسے مومن کسست لول کیوں تے پلے ستر  
 اندر دوزخ ول وہی اوستوں پلے جا  
 کیوں اوہ کیتے معالے عیب قصور کھلا  
 اج اوس کار و بار نے نفع نہ ہوا کار  
 کدیں نہ دل و مخوف تھیں کیسا یا خدا  
 سر کھ تائیں چھوڑ کے کریں نماز او  
 گستاخان ہو سکے طرف نماز و حیاں  
 کئی تال سلیمان نے عصر نماز او  
 پیدا ہوئے نہ پھر اوہ سرگز و وحی وار  
 اندر قصص الانبیاء چھوڑ کرے ار تمام  
 جس اوہ گھوڑے پکڑ لے اٹھے بس لول

فتح گردن حضرت سلیمان علیہ السلام شہر صیدا

پاک دن اوسے ولولوں کہیا نبی خدا  
 کے خبریے و چہ تار چھوڑ چھا اب کو  
 کھنڈا میں کس شہر ہے و کھا پورب لول  
 بہت پڑا وہ شہر ہے صیدا ول اسدا نام  
 سو کہ اکتی زمین کھنڈاں کرنی اوہ دیوار

لول جو و چہ خبریاں رسیدیں ہر جا  
 آکر تھیں اسانڈھی چھوڑ گئی سزا  
 و چہ خبریے مشرقی سنیل اس وہی کل  
 پتھر وہی ولولے سدا و سدے گرد تمام  
 بارال او سو چہ برج میں ہے با چھ شمار

اوپر سر نہایت چلے ہک ہک طبل بچھان  
 دکھا وچھ اوں شہر سے وڈا ہک میدان  
 سنگ مر مر تھیں سبب وہ ہوا مکان تیار  
 اوپر اوں میدان دے شہر کھلوئے و  
 پتھر دے اوں شیرین و شست ناک کمال  
 نانے گروے اوں نساں دے کئی جنا ورمور  
 اندراووں مکان دے مہر یا تخت زرین  
 چار ہزاراں لونڈیاں صاحب کن جمال  
 ہک لونڈی کھیں تلوں میں کھیا موقعہ پا  
 نانے ایہ جو شیریں و ولوں تھورہ عقاب  
 کیوں ایہ برجال اوں میں رکھے طبل نشان  
 لونڈی کہیا ایہ جو عورت تخت نشین  
 شکبہ و اوں شاہ واسکا اصلی نام  
 بیچے ہن ایہ جالور جہرے شیراں کول  
 اوہ آوازہ اوں نساں و اجاندہ و دراز  
 ووجہ ایہ جو شیریں سمجھیں نال قیاس  
 کھل جو لوہے شاہ و وہاں نساں شیر کول  
 جھوٹا مہرے شخص جو یارن اسنوں شیر  
 اس خوفوں ناکسے تے ظلم کریندا کو  
 باقی برجال اوپر چور کھے طبل بچھان  
 جنگ کرن لول جے کدرائے کوئی عنیم  
 اوچا کوٹا نساں و اسدے لوک کام  
 جہر مہو جافے شاہ لول آیا کوئی عنیم  
 اوں لونڈی نے مچھ لول و ساہ بہل  
 ایہ حالت اوں شہر دی میں خود و تھی جا

نانے اوپر سیدے ہک ہک و نشان  
 اندراووں میدان دے عالی نشان مکان  
 اوپر اوں مکان دے اوچا ہک مینار  
 نانے ہک عقاب بھی بنھا او مہر و  
 سوئے انوں عقاب وہ بنے طلسم نال  
 بیچے خلقہ مار کے سوئے مور حکور  
 بیچھی اوپر اوں سکے عورت ہک حسین  
 بیٹھیاں گروے اوں ک بڑی لیاقت نال  
 نئے ایہ عورت کون جو مٹھی تخت سچار  
 اوپر نساں دے کاسنوں رکھے وں نشاب  
 مطلب کیا جاوراں مینوں وں بیان  
 ہے ایہ بیٹی شاہ دی صورت مند حسین  
 رب ساہے خلق تھیں پوجن لوک تمام  
 شاہ دی پوجا وقت ایہ سالے پوندے لول  
 پوجا کارن اوندی خلقت سن آواز  
 ورنہ بے جد جگر دے اول شاہ دے  
 شیراں لول اوہ دے کل حقیقت کھول  
 سچا جان بچائے کے واپس آئے پھر  
 کل رعیت شاہ دی و سدھی راضی ہو  
 نانے اوہ جو اوں نساں تے کھلے بلند نشان  
 آئے و جدے طبل ایہ پاوں وند و عظیم  
 اوون کھے نشان ایہ کھے خلقت ہاتم  
 ایہ بھی لے کے فوج لول کردا جنگ عظیم  
 کہیوں ایہ سامان سپہریاں جاد و نال  
 ایسا عمدہ شہر میں ہور نہ وٹھا کار



جاں الہیہ قصہ دیوئے کیستہ سبہ بیان  
 دیو پریاں انسان بھی ہوں سبہ تیار  
 سر لشکر نے نبی دا اندر حکم سبحا  
 تخت جہول اوس شہرے پھر پو پوتا ان  
 دشمن کوئی آگیا حال لیا اوس شاہ  
 او پر زمین او تار یا تخت نبی سلیمان  
 دیو ال نول فرمایا دھاوا کر و کتاب  
 دیو تلواراں کھنچ کے نکلے وچہ میدان  
 آخر دیواں ہار یا جت گئے کفار  
 آخر اوہ بھی ہار کے چھڑ گیاں میدان  
 رو سبیں بھی رل کے دیواں پریاں مال  
 او گئے سارے جمع ہو سکے اے فرمان  
 سہ سال کیتا رلے حملہ کئے وار  
 دیکھئے شجاعت فوج وی اٹھیا شاہ میدان  
 لشکر تیرا سال اچ کر و تا پا مال  
 تاں پھر حضرت داو و نول و تا حکم سنا  
 اکھیں و پو چہ داو و نول و تی ڈال  
 چھوڑ دتا اک شہر نول نبی خدا وے پھر  
 لہوئے کہندے دے نے اکھیں لیاں کھا  
 لشکر پھر سلیمان واکر دا مار و مار  
 لٹ کے تیار شہر اوہ کیتا مار و مار  
 اوہ لڑکی تے اسیاں لوڈیاں چار نظر

سن کر حضرت فوج نول توت کیتا فرمان  
 یس اچ شہر میدان وچہ جا ماراں کفار  
 بیٹھے اور تخت دے اوڑھی گھن مورا  
 و تین لگے نول اوہ اوڈے اوہ نشان  
 جنگ کرن نول نکلیا لے کے بہت سپاہ  
 لا سیا ڈیرا اپنا اندر یک میدان  
 فوج تمام کفار وی کر دیو مار خراب  
 کفار ال وی فوج وچہ جا پایا کھسان  
 پریاں وچہ میدان دے آیاں وچہ وار  
 آو میاں نول نبی نے پھر کیتا فرمان  
 فوج تمام کفار وی مار کر دے حال  
 آئے وچہ میدان دے دیو پریاں انسان  
 آخر سارے ہر گئے جت گئے کفار  
 بول ہو ہوں سلیمان نول کیتا اوہ بلہوں  
 کس کس جی لے آبیوں لڑن اُسائے مال  
 انھیال کر بلہوں نول خاک اکھیں وچہ پا  
 و گا انہاں ہر گئے حکم خدا وے نال  
 اوکس کافر وی لاش نول کتا گیا اوہ شہر  
 واللہ اعلم حساندا اصل بیت خدا  
 و و زرخ وائل جاہوئی سارے فوج کتا  
 رہ گیا بی شاہ وی صورت ہر دیواں  
 آریاں او تھوڑی ہوا نے کر کے تخت ہزار

نکاح کروں حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ میدان و  
 احوال گنہگارین انگریزی

واپس ہو صیدوں بخش جہوں بنی سلیمان  
 بدیعی شاہ صیدوں دی اندری ہی جو نال  
 سوچا مسلمانوں کے آدلوں ایمان  
 جیکر مہر باب بھی بدینوں دیہو میلہ  
 حضرت کہیا اسان اوہ مار کیتا قتلہ  
 آکھن لگی جو بی اوہ ملے دیہو میلہ  
 وخص جان کرباب وارگ بی بخش کھا  
 پھر اوس تائیں دیکھ کے روئی زار و زار  
 اب پیر اوسنوں باب واکھ نہ و سر پامول  
 تال پھر حضرت اپنا عہد کیتا اوس نال  
 ایہ بھی تھی بری دمی آہی بہت حسین  
 آکھن لگا اوسنوں صورت بن انسان  
 مہر مہر باب وایتیوں در و کمال  
 آکھن لگی کون اوہ دیوے بہت بنا  
 ویکھال ٹیکر باب دی سکوں کے تصور  
 و سیں نہ سلیمانوں رکھیں اپنے گول  
 لے کے مورت باب دی رکھی اوس حصیا  
 چالی دن تصویر اوہ یو جی اوس نکال  
 ہندری ہی سلیمان دی حکمت والی جو  
 نالے اوس نہیں ہو رہا کہ مہوشی و ڈی خطا  
 یک دن اٹھی عید سی راوی کرے بیان  
 مڑھی اک منگا سیکے بدینوں دیہو تباب  
 حضرت کہیا اوسوچہ گوشت ہوگ نہ مول  
 آکھن لگی نہیں میں مڑھی کراں ضرور  
 لڑیا اس و باب سی جہوں سلیمان نال

اوان لگے گھرنوں راوی کرے بیان  
 راو وچہ اوسنوں بنی نے کہیا یہ مقال  
 آکھن لگی تدریں ہوساں مسلمان  
 اوسنوں ملے باجھ میں ایہ گل کراں نکا  
 کوس ملا وال تدرہ لوں ہے یہ مشکل کام  
 تال پھر نبی دکھا لیا اوس واسر منگوا  
 ساعت کچھوں و سدھی آئی ہوش بجا  
 نبی سلیمان اوسنوں کیتا بہت پیار  
 آخر مسلم ہونے کے کٹیس وین قبول  
 وہاں راہیں اوسنوں بہت رکھن جو نال  
 یک دن بلیا اوسنوں آشیطان لعین  
 اے شانراوی سارا لوں رسدی ہن جہن  
 بت بنا رکھ او سدا رہی خوش حال  
 تال پھر کدھ شیطان نے وثابت بنا  
 اسدی یو جا کریں لوں ناموسس و لکیر  
 نس گیا شیطان پھر گیا پلستی گھول  
 نال محبت یو جدی اندر خانے جار  
 اوسدی شانرت بنی تے آیا سخت بال  
 اسے کم دی شامتوں کم گی اوہ ہنو  
 او پھی تینوں کھول کے دیوان کرنا  
 کہن لگی سلیمان لوں بی بی او با پچھان  
 کرساں و سنوں ذبح میں حاصل ہو گیا  
 اوٹھ قربانی کریں لوں بہت موئے مقبول  
 اوسوچہ اوسدی عرض نہ خاص ایہی مستور  
 مڑھی اٹھیں اوسدیاں گھا وہیاں لکھن نال



نے بھی ایسے تہو کنہ اور سنوں غمناک  
 آخر اپنے آپ پیش کر کے مگر ہی اسی  
 کیے عورت بنی وہی دو ٹوپی ایسے گناہ  
 برائیوں میں نہ ہی نہیں ہی ایسے احوال  
 عورت جس کے گھر پوچھ کرے گناہ تصور  
 نیک زمان گھر نہا ندرے سدا من جو حال  
 منہ ہی عورت نیک کے گھر پوچھ اپنی جان  
 چکیا ندرے لکھ فائیکے بریاں سر لقصان  
 چکیا ندرے لکھ تقبل جموں پوندے کھیل  
 بریاں زمانا کرویاں دو جگ وچہ خوار  
 چھوڑ دینا کر ایسے آکھ بنید احوال

کہ ہتا چاہندی دلیرا ہی اوہ اور مان  
 نال عداوت اور سنوں گھٹس غمناک  
 گتے دن عیب بنی نول سنوں ونا ۷۵  
 نال ہی اور سدی شاموں پایا محنت زوال  
 خاوند اور پراوسدالوے ونا ضرور  
 جمدی عورت بڑی ہو اور سنوں گھر خچال  
 چھو نکر ووزخ اور سنوں طیا اس جہان  
 سچ پندیر فقیر نول ویا گے اکھان  
 بریاں و اسگے سٹیاں لگے پوندے نول  
 ر کرے نہ کسے نول لے کو پتی نار  
 چوں عورت ہی شاموں پایا اور نال

احوال گم شدن انگستری اور غم و پو

ایسے بھی ایسے ذکر میں لکھا نظم بنا  
 مندری جو سلیمان دی اپنی حکمت دار  
 آتا اور سنے رب دا نظم اسم کریم  
 حاجت وقت فرور اوہ اوسدا کر او اب  
 منی یک خادم اور نہاندی نام پیدہ جان  
 صخرہ نام یک دلیر و جاو و گرشطان  
 مندری خدنگار تقبل لیگیا اور گے نال  
 ایسے سلیمان سب سے ہاتا نال تقسیم  
 واپس آنے حاجتوں جان حضرت سلیمان  
 خادم کہیا مندری لیگیا بنی نغفار  
 مندری نے اوہ مندری مالک اور سدا اس  
 کہی کہینہ تدرہ نول میں نا جانال مول

پوسف دی گزار وچہ پھر کال من چار  
 جس دی برکت نال سی ہرے بالعدار  
 ہی سلیمان اور سدی بہت کرے تنظیم  
 تھوں لاہ کے مندری کروا سی پیشاب  
 یک دن مندری اور سنوں سونپ کہیا سلیمان  
 پاس سلیمان آیا بن صورت سلیمان  
 سخت اور سلیمان دے جا پیا نالی احوال  
 ہونے سلامی اوہ ٹو کے گل دربار نشین  
 خادم کو لول اپنی مندری منگی آن  
 سن صورت سلیمان لے کہیا دو وچہ وار  
 کسنوں ہتے پیرا چا و دے پندری سرتیں  
 جہ نہیں نول کون ہی آیا بن رسول

نالوں وہ سلیمان میں نا اور تیری چھاپ  
 سن کہ حضرت بات اب بہت ہو یا حیران  
 کیا دیکھے تو تخت کے سیرا دیو شیطان  
 بلو یا نبی خدا پیدا میں ہاں بن دا و و  
 ایہ گل سنکے نبی تھیں لگے کہن وزیر  
 جھلا جھلا آگہ کے جھڑک سٹایا دور  
 لڑائی کر کے جناب و چہ گڑھ و لے دوسوز  
 فاتے کو لوں جدوں کھر بہت ہو یا حیران  
 ہر کوئی جھڑک ہٹا و نڈا کوئی نہ یا اے خیر  
 بخش پر اوسے رب دی غیرت کے سبب  
 مھاوین سبہ جگ اوسد اٹوے وقتکار  
 نعت بہتی شہر تھیں و ہونڈھی نبی خدا  
 آپا پھر دیا تے آخرو و لکیر  
 دیکھ او نہا نٹوں نبی تے کہا ہو لا حیران  
 ایہ گل سن کے نبی لوں کہندے کھچی نار  
 حضرت کہا تساندی خدمت کران ہدام  
 مال پھر لو کر او نہاں لے رکھیا نبی الہ  
 لے پر و ای رب تھیں ڈریے پے ہرام  
 مقور می گل تھیں دیوندا و خت جیبانڈال  
 والی سب زمین دا ہر شے قابل ہار  
 سارا وین و چہ کم دے لے نبی سلیمان  
 کچھ کھاوے کچھ او نہاں تھیں ویدانام خدا  
 پچھے رھنہ ملک تے کر و اسکروان  
 ہک دو جے لوں لکھدو ایہ نا میں سلیمان  
 اور ک ہک سلیمان و آلا دیو وزیر

وئی سی جس مجھ لوں لے گیا سائیں آپ  
 اور ک اپنے تخت ول گیا نبی سلیمان  
 مندری او سکے تھو و چہ حضرت لی پھان  
 مندری تیری تھک لے آندی اس مندری  
 مار و اسنوں کون سے جھلا ایہ خیر  
 بیت مقدس طرف پھر آیا نبی غفور  
 سجدے اندرا و سجدہ نبی رسالتن روز  
 اسر اٹلیاں پاس کیتا وچ سووال  
 اینوں جا پے سبہ دانال نبی وے و پے  
 دوست بھی ہو جاوے وئی و من سب  
 غیرت ربدی کسوں بلن نہ ویندی یار  
 جیونکر امر حضور وائے سبب نہ کا  
 جتھے مچھیاں بکڑے اے ماہی گیر  
 رکھ لو نینوں اپنا کر کے خدمت گار  
 نو کر رکھ کے تارھ لوں لاواں گے کس کار  
 جو کچھ مینوں اکھسو سبہ کسیاں کام  
 و و مچھیاں سر روز می ٹھیر گئی تنخواہ  
 سکھی و سدیاں پلک چہ کر و اے آرام  
 زور نہ ہرگز کسے و اچھرا او سکے نال  
 و و مچھیاں تے آئیے رہیا خدمت گار  
 و و مچھیاں نت ملدیاں او نہاں تے گڈران  
 سوا ہمینہ گیا سی اس کم و چہ و ہار  
 خلقت اوسدی طرح تھیں موئی بدگمان  
 اینوں ہر اک وے و چہ کر و اکر نصیان  
 اصفت او نہا نام ساہی صاحب تابیر



ایک دن چھپا اوس کے فریج میں پائس  
 بول بول کر کھانا کھڑے وے واسو  
 خیر نہیں اوہ تخت لے آئے ہوں ہاتھ  
 اوصاف پالی سدر کے عالم نیک صفات  
 دہلیا تخت لے دیا وہ ہو یا بے آرام  
 جادو سے نکل کے تخت ال دئی کار  
 رب اسباباں والے جوڑیا آن سبب  
 کول چہا نئے نبی سارہیا خدمت کار  
 اگے بھی لے آؤندی کھانا اوہ دام  
 اوس دن اوسوں آئی نظر نبی واشان  
 بیڑھی ایک مومیں وچہ ڈالی پیکر بانگ  
 چھٹے چوہین دے سن حضرت سلیمان  
 نال محبت باپوں دیندی فریج نصح  
 پائل کیا ایہ سے میرا خدمت کار  
 کہندی اوہ اس پاچھوں تداوی کال کول  
 اوڑک منیاں باپ لے بیٹی وافرمان  
 ایہاں توڑی خواب تھیں نبی مہربان  
 پا حضرت ایٹھ دئی بیٹی کرو قبول  
 دوں چھپاک لے لسانا ہاں میں لفر غلام  
 ماچھی کیا سال تھیں مہرہ لسیاں رسول  
 تالی پھرا و سنول غنڈ وچہ آرا نبی شہار  
 و دوں ربدی یاد وچہ خوب ہوئے شہول  
 جہلم جہلم آؤندا قادر رب جہلان  
 اوہ لہندی خادو لوئے سستی وچہ وریا  
 کپتار کے اوسنوں چھپا نرا سرور

کہتے ساڈا بادشاہ وں ساتوں راس  
 گو وچہ آہاں نبی نول ہو گئے جالی روز  
 اسیں کھڑا کراں گے آصف کھاتاں  
 آپو فریج تخت وے پرم لگے تورات  
 رادھرا وھڑوئے کے کھٹا بد انجام  
 وچہ وریا انکھتری سٹ گیا جانندی وار  
 آکھ بند ساحت کرب سے سلیمان حبیب  
 کھانا لے کر اوسدی دئی آئی یک واد  
 صاحب حسن حسین سی اوہ لڑکی کافام  
 لکھی اوئے نیند وچہ سننے سن سلیمان  
 اوہ حضرت سلیمان نول جھلرا کھے وانا  
 ماچھن لڑکی دیکھ کے بہت ہوئی حیران  
 اس مسافر نال نول میرا کرس نکاح!  
 بیٹی دیوال اسنوں کی گھسی سینار  
 ایہو بہتر کول چکر لوئے قبول!  
 لے آیا اوس تخت نول پاس نبی سلیمان  
 تالی اوہ ماچھی وب تھیں مہربان  
 ایہ گل سیکھے اکھرا ردا خا من رسول  
 کتھوں و لسیاں مہر میں نالے خرچ تمام  
 نالے و لسیاں خرچ میں نبی کرو قبول  
 خدا لہو ہوں واکر و استغفار  
 آکھ بند ساحت کرب سے سلیمان رسول  
 کی اسباب بناؤندا نبی حکمت نال  
 چھی او سنوں قدر نول گل نبی راس  
 سچہ وریا نبی جانور ہوئے تابعدار

ما چھیاں اوس دریا وچہ پاک دن پائیہاں  
 اوہ چھپی بنی نول لگی نال نصیب  
 چھریا اوس واپسٹ حال گھوڑے فی الحال  
 روشن اوسک نور تھیں ہو یا کل مکان  
 اوسکے رائے بنی پھر و سیا سارا حال  
 لے کر مندر می ہتھ و چھریا فی بنی غفور  
 سرے اوپر پھکیاں سایہ کتا آن  
 داو تخت او کھا لیا حکمیں نال غفار  
 حاضر ہوئے آئے کے سبہ وزیرا ہرا  
 آیا اپنے محل وچہ پھر بنی سلیمان  
 جدے پاروں تہی لے آیا سہ زوال  
 بت بنا کے باپ والو جے اوہ مجہول  
 پھر شتابی بنی لے کیتی اوہ قتل م  
 ٹکڑے ٹکڑے سپہ وے کر کے بنی خدا  
 نالے اوس را باپ جو آہا شاہ صیدون  
 فتح کیتا اوس شہر نول بدول بنی سلیمان  
 آہا اندر او نہا نلے جاو و علم کسال  
 چالی دن کل ملک لے کیتا اوس نے راج  
 پھر کتاباں و ہونڈ کے اوہ بھی بنی ختاب  
 کو ٹکڑا و نہاں تھیں ہو پھیلا ہندوستان  
 استھیں چھپے و مال نول حکم تاسر کار  
 دیوال اول اکھیا خوف تساؤ اکھا  
 حضرت گیا اوسنوں نول پکا ضرور  
 نال پھر دیوال جائے کیتی اوہا یو کار  
 ایگل سیکے کلپا مخرہ جلدی نال

اوہ پھلی بھی لگی قدرت ربہ می نال  
 اسی بندہ بیٹے وچہ اوہ مہر چھپ  
 نکل بنی اوہ مندر می قدرت ربہ بنال  
 بی بی خیان و بکرت کے بہت ہوئی حیران  
 بی بی شکر خدا سدا کر دی ہو خوشحال  
 دیویریاں لے تخت بھی آئے وچہ حضور  
 سن بی بی پھر تخت لے پھر میا سلیمان  
 آئے ہنگہ قدیم لے جتھے تھی دربار  
 نڈراں تختے سب لے آئے رکھے آہ  
 بیٹی شاہ صیدون وہی آہی جس مکان  
 دور ہو یا اقبال سا جلدی تمامت نال  
 اسے کالن بنی لے سختی ہوئی نزل  
 نالے اوسدیاں لوڈیاں چار ہزار تمام  
 سن بلکہ اوہ لوڈیاں دتیاں سبہ جلا  
 پھر کتاباں بہت اوہ رکھا سا بلعدون  
 لٹ کتاباں آہیاں مخرہ دیو پھیان  
 تاپن مخرہ تخت لے پھا جاو و نال  
 اوس تھیں چھپی نول و تھیا تخت کے تاج  
 ٹکڑے کر کے او نہا نول کیتا بار خراب  
 من تک و تھیں لوک سپہ جاو و شری کان  
 و ہونڈ و مخرہ دیو نول کھتے اوہ مکار  
 چھپ گیا مرد و داوہ وچہ مندر جاو  
 جوں مندوں دیو نول آندا پکا حضور  
 فوت ہو یا سلیمان من نکل شتابی بار  
 نال پھر دیوال پکا لے آندا فی الحال



رکھیا اندر قید وے اوہ مردود خدا  
وہ چہ سمندر جائے کے سنا کر بے حال  
مسی سے حال وچہ روز قیامت تاک

چالی زن تاک بنی نے دلی سخت سزا  
اس تھیں بچھے او سنوں سخت شکنجہ ڈال  
من تاک او سے قید وچہ ہوندار سے تاک

## حکایت ہنرم فروش و حضرت سلیمان علیہ السلام

اس وقت تھے مورک یاد کیا مذکور  
تخت نبی سلیمان دا او وچہ ہوا  
بڑھا تاک سلیمان نول نظر بیا اوس جا  
بڑھے جن جن لکڑیاں آن لگا یا وہ میر  
کیسے اوس نے بنے کے گڈا تاک تیار  
لے بڑھے من تارہ وہی طاقت ہوئی بید  
تیری تخت کرن دا ویلا گیا و ہار  
ناوال اپنا بڑھا سینوں جلد بہتار  
نام سلیمان بچہ جان اے نبی رلاہ  
بگویں نہیں آدمی بہت میرا پروار  
تک عورت ہے دوسرے تھوڑے چھوٹے بال  
حضرت من کے بات ای بہت ہوا خیران  
ہیں حاکم کل ملک دا ایہ بجا بڑھ کنگال  
او سے ویلے اپنا سر تھیں تاج اوتار  
جالوں سنوں وچیکے کراپنی گذران  
بڑھے لول جال لگیا سوئی قیمت دار  
و تھیں تھوڑے کے سوئی اندر راہ  
گوشت اوسے جان کے کیتا اپنا جس  
مستہ بلیندار و گیا بڑھا اوہ خیران  
بالن اوسدا کے نے لکڑوں لیا اوٹھا

بکڑن اس وقتیں فایده جوہل اہل شعور  
تک جگہ میدان تھیں تاک دن گذر یا جا  
وچہ ہنرمی جانے قوت زور نہ کار  
رہیا گھلو کے ویکھدا حضرت کتنی دیر  
نبی سلیمان آکھدا او سنوں جلد پوکار  
پھر کھی ایسی سخت لول تخت کیں خردید  
بانی تھیں جمون وہی رہی امید نکار  
تال پھر بڑھے آکھیا پیش جیب خدایا  
تخت وہی بحال وچہ نہیں منوں کوئی عیا  
تاپس خاطر اونماندی ہوندا پھر ال خوار  
کراں گذرا اسیں سبھا اوس تخت دینال  
میرا اسدا دہاں دا نام اکو سلیمان  
او پراوسدے نبی لول آیا ترس کمال  
لاہ سوئی اکہ اوس تھیں دانا مال پیار  
او تھیں تخت او ڈا سکے سو یا پھر روان  
بالن او تھیں تھوڑے کے لول ہوا تیار  
او لول اوہ تاک پھیل لول نظر بیا ناگاہ  
بڑھے لول تارت اوہ سوئی لیکھی کس  
بالن اپنا جان لول سو یا پھر روان  
کیا دیکھے جو او سبک لکڑی پی نہ کار

اچھراں نول دن لہہ گیا ہوئی رات قریب  
 فجر می بالن حین نول سو یا پھر تیار  
 اوسدن بھی اوسجگہ تھیں قدرت رب تعالیٰ  
 اوٹا بڈھا اوس جا آیا پھر نگاہ  
 کل دیا میں ندھ نول موئی قیمت دار  
 پھر بھی اوسے کم وچہ نول مولوں مشغول  
 دتا مینوں جدول اوہ موئی تھیں حضور  
 راہ وچہ جان دیاں دیکھا موئی میں اکوار  
 پھر میں اوتھوں پرت کے آیا بالن چون  
 اچھراں نول دن لہہ گیا آئی رات سیاہ  
 بھکھا تیار سیا میں جنگل وچہ غریب  
 حین رکھیاں ایو لکڑیاں لے صاحب اقبال  
 جدول حقیقت ہی نول بہ موئی اظہار  
 حکم دتا لے بڈھیا کھر نول جلد سد ہار  
 ایو بھی اگے وانگ نول چھوڑیں تھیں کھر  
 مٹھی دے وچہ کر لیا بڈھے نئے اوہ لال  
 گھرانے جڈڑیا بہت مو کے مسرور  
 پانی آکا چھوڑا تہی آہی گاب !!  
 تکیا پیر غریب دا ڈگا مو نہدے بھار  
 پانی وچہ صنیف تھیں ڈگ پیا اوہ لال  
 مارے تھہ نئے اوڑ کے لعل زلدہ مول  
 پچھوڑکے اوتھا لیا اوہ بالن دا بھار  
 بالن بھی جڈاوسنوں مول زلدھا کو  
 آکے دن بھی لہہ گیا ہوئی رات قریب  
 میں خالی کھر جا وناں ہرگز نا میں ٹیک :

اندراوس او جاڑ دے راتیں رسیا غریب  
 جوڑا کھیاں لکڑیاں بنہ رکھیا اک بھار  
 بنی سلیمان گذرنا او پر تخت سوار  
 پھر بڈھے نول سد کے کھنا بنی الاہ  
 تال جو بڈھا کرے نال الٹی مشکل کار  
 بڈھا اگوں اکھدا مو کے سخت بلوں  
 میں لیکے کھر نے چلیا مو مسرور  
 جنوں دیکھا کھیل لے لنگی جھٹی مار  
 بالن لڈھا مول نہ تھہ لگیا کون  
 رسیا پیا او جاڑ وچہ مینوں خواہ مخواہ  
 پھر جنوی لے صبح دا ویلا مو با قریب  
 وچہ کھلاواں پھر نال کل مے کھنڈے نال  
 سور و تاک تانج تھیں موئی جلد و تار  
 دیکھو کہا مو اسنوں کر لہو موج بہار  
 نال حفاظت اسنوں کھر نے لچھا  
 لکڑیاں لے دل پھیر نہ کھتا ذرہ خیال  
 رستے وچہ دریاں تک لنگھنا پیا فرور  
 بڈھا داخل ہوئی کھنڈے کھان رنگا آب  
 موئی والی سٹہ اوہ کھل گئی یک بار  
 دھونڈن لگا اٹھکے اسنوں جلدی نال  
 پھر بالن دل پریا مو کے سخت بلوں  
 چندیاں چندیاں اوسدی مٹی موئی خور  
 کرے دیلاں دے وچہ بہت آزدو ہو  
 بھکھے وچہ روزے میرے نال غریب  
 رہنے اسے بار وچہ پھر ہونڈیاں ٹیک :



پھر می خن کے لڑکے ہاں جاہاں گھریں سدا  
 پھر می اوٹھ کے لکڑیاں کروا جمع ضعیف  
 بڑھا دوروں دیکھا کروا بھارتیہ  
 اے بڑھے میں کن جو تینوں و تال لال  
 نال اوس بڑھے نبی نون و سیا سارا حال  
 حسرت دے و چہ آگیا سن کے نبی غفار  
 پگڑھی دے و چہ بند لیا اوہ موٹی زمی شان  
 رہے اندر اوسنوں بلپا یک اسوار  
 بڑھا عاجز کو کدا کھلا رہیا و چہ پار  
 حضرت اک اسوار نے کس لیا اوہ لال  
 کہیا نبی سلیمان لے سن گرا و سدھی گل  
 ایہو تخت تاروں لکھی و چہ تقدیر  
 رش خدوے کسے و انمول نہ چلے زور  
 بڑھے نے جلدی ایہ حضرت دی گفتار  
 جوں گزارا کسے و اکھیا لکھن ہار  
 و کھو کواں سلیمان لے اوس بڑھ و نال  
 پھر می و سنوں لڑکے ہاں پھیلے  
 اولیٰ اپنی بگ بھی دے بھٹا تاران  
 کی کھیاں قسمتوں یکے سچے لال  
 جلد تک ہوں ختم نہ گردش دے ایام  
 حال پھر بدی طرف اٹھ کٹھی جنجال  
 کچھ مدت تھیں بعد پھر تخت نبی سلیمان  
 اندر جس میدان دے بڑھوا اوہ کنگال  
 اوہ بڑھا جد نبی نون لکڑیہ آیا نول  
 یک بڑھا اس جگہ تے بلپا سی یک وار

قصہ کوتاہ پھر می رہیا و چہ اوس بار  
 پھر تخت سلیمان واسے آیا تشریف  
 اپنے پاس بلائے کے کہیا نال پیار  
 کہیا اوسنوں بچکے کھاویں موبان نال  
 پائی اندر جس طرح وگ پیا اوہ لال  
 پھر یک موٹی اوسنوں و تار تھی وار  
 بالن اوٹھے چھوڑ کے گھروں مویار وان  
 نس گیا اوہ لالہ کے بڑھے دی دستار  
 پاس سلیمان آئے کے کردار بکار  
 نال لے پھر می بگ بھی لے گیا موٹی نال  
 قسمت تیر ہی اپنی بچیا تلبال لال  
 رب دے دے باجوہ بند اوٹی امیر  
 اوسرا کم مجال کی سرور کے کوئی ہور  
 لگا بالن چین پھر جوں قدیمی کار  
 رہندا اوسے حال و چہ ترا کرے نرالہ  
 کیا اپنی طرف تھیں کہیا ترس کمال  
 لعلال بچھے تن دن بکوار رہا غریب  
 تر لایستہ لقع و اولیٰ ہوا نقوسان  
 آخر وہ انکوٹ لے اوٹا رام و نال  
 باجوہ لیبیاں کسے نول کولن و نال  
 اوٹ بڑھا لڑکی تھیں ہوگیا نال  
 اوٹا و چہ ملوے آیا اوس کنگال  
 تیلہ سی لکڑیاں بڑھی نشست نال  
 نال تائیں اکھرا اللہ و استقبل  
 چین چین بالن لکڑیاں جمع کریند بھار

و تے کن میں اوسنوں موئی تن عجیب  
 سن اوہ بدھا اس جانظر نہ آوے یار  
 جاو کھال وچ شہر وے معلم کرو حوال  
 سے سی بڑا غریب اوہ عاجز ناتواں  
 سن کر نوکر حکم پھرو گئے فی الحال  
 اچ حضرت سلیمان نے تینوں کیتا یاد  
 بدھا کہند جاتے کے میرا ویسوسلام  
 بیجو میری طرف کوئی گھوڑا یا مقبول  
 جا حضرت نول نوکراں کیتا حال بیان  
 اوہ بدھا ایس جا ہوندا انت حوالہ  
 سن اوہ باجو سوالیوں مول نہ سکدا چل  
 کیونکہ اوسنے فضل ایہ کیتا رب غفور  
 اوسویں پھیا گھوڑا سہہ غلام  
 حاضر ہو یا پکے بدھا حضرت ریاس  
 پھیا حال فقیر تھیں تہ حضرت سلیمان  
 کہن لگا اوہ نسل جو کینے تال عطا  
 رو رو وچ خیاب میں کرو انت سوال  
 کہن بان خن نول آیا میں اس جا  
 پھر صیا میں اوس رکھ تے بڑی مشقت نال  
 شاید اوہ لعل سے میں جاتا وچہ دل  
 خوش ہو کے میں لعل اوہ وچیا وچ بازار  
 اوسے دن تھیں ہو گیا میں آسودہ حال  
 اید گل کر کے گریا بدھا گھر نول پھر  
 سے رب آوے دن تے اوسنوں ویزکا  
 جیکر اوسنوں ویوناں ہو کے نامنظور

ایس پر ضیاع ہو گئے ناہے اوس نصیب  
 زندہ سے یاہر گیا جانے رب غفار  
 جیکر ہووے جھوندا ڈھونڈھ لیا و نال  
 معلم کرے اوس تھیں سن کیونکر گزاراں  
 بدھے تائیں ڈھونڈھ کے جاو تیا حوال  
 حل اساوے نال نول سو یا ایہ ارشاد  
 تانے بعد سلام تھیں وینا ایہ پیغام  
 نہیں نال باجو سوالیوں میں نہیں آوہ انمول  
 سن کر حضرت بات ایہ بہت تھے حیران  
 اسیقول بھلا اوکھا نیکے جاوے بازار  
 بڑا تعجب آوہ اس کے اوسدنی گل  
 سن میں اوسنوں سد کے کھال حال ضرر  
 بدھے نول اوس چار کے آندا نال آرام  
 پہنیا سے سی اوسنے سو منا جب لباس  
 وں بدھیا میں کس طرح تیری سر گزاراں  
 مے کو لول لعل اوہ تے پے کھڑا  
 رتاوے پھر لعل اوہ رحمت اپنی نال  
 امانا کی درخت تے مینوں نظر پیا  
 پھولیا جان اوہ امانا وچوں لد حال  
 چیرا میں تھیں کھس کے نش تھی سی ال  
 علی قیمت اوسدی مہراں ستر ستر  
 گھر میرے من مول نہ میوندا اورت نال  
 تحت گیا گھرا پنے کوئی نہ لگی ویر  
 کھڑاں چنراں ندنی ویندا پھر بھیا  
 میں موئی شفقت جے نال بھی ہوون وور



اس روپہ حکمت ربوی جیکر سمجھے کو  
منگ پڈ پیرا رب تقنین تکبیر غیر ہٹا

با جھوں دتے رب ہے کوئی نہ سوکھا ہو  
مولا با جھوں ہو نہ سکدا کوئی رحبا

بیان بیت المقدس و وفات حضرت سلیمان علیہ السلام

کتنے رساں سلطنت پندر سلیمان  
کئی مکان عمارتاں قلعے کوٹ حصار  
پڑے بڑے کم اوہنا نڈے کر دے دلو تمام  
بیت المقدس تمام وچہ جو مے عالی تمان  
پہلے اوہ داود نے کیتی جان بنا  
دیوال نول سلیمان نے دس وئی ایہ کار  
دیوال ہو جب کم دے شروع کیتا اچھ کم  
جالی گزراں بلند اوہ کیتے تھم تیار  
وگھو وگھوے بہ دے رکھے سوسے نام  
وو جا طوئی باب سی تریجا رتھ جان  
تاک لگے اہنوس دے ہرور وارے نول  
وچہ قندیلان ٹنگیاں چاندی تھیں ہوا  
اے گندھک سرخ تھیں بندے کیمیا  
رکھے ہر قندیل وچہ لٹل جو شب چراغ  
بن کوئل تک اوہنا نڈا جان جائے دور  
حاجت ناہی تیل دھی ہونڈی ہر گومول  
ققدہ کوتاہ جس طرح ہویا شاہ سلیمان  
آخرا وہ کئی چھوڑ کے ونسیا نار فنا  
ہک دن شیش محل وچہ حضرت ہو ولسا و  
اگیا ہک الموت بھی سو کے تری تیار  
کہدائیں بن آپدی تھیں کرسیاں جان

اوپر ہرک چیز ہے کیتی وچہ بہ سان  
وچہ خبیاتی آپنی کیتے اونساں تیار  
جن پر ہی نے تھوت بھی تا بعدار غلام  
اوہ بھی سی ہوا گیا جلال تھیں سلیمان  
پھر حضرت سلیمان نے وئی بہت وول  
گندہاں منگ سفید تھیں وسدیاں کو تیا  
گندہاں سونے رنگیاں منگ ہر فرے تھم  
رکھے چاروں طرف تھیں خوش دوازے چار  
پہلا باب داود او رساں کھول تھام  
چوتھا باب تھیں ہی آخر ہی زمان  
تھت بنائی ساجدی سوسنی خوش ہوزون  
گندھک سرخ خندگائے کے وئی وچہ بلا  
یہ حضرت سلیمان نول کیتی رب عطا  
آپے کر دے روشنی منتوں نیک مانع  
ایسا روشن و نساں نول کیتا رب غفور  
الہیہ سبب وک خلا صیوں کیتا میں منتوں  
ایسا شاہ نہ ہو کر کوہ ہویا وچہ جہسان  
کر کے کوچ بہمان تھیں چلے بستر چا  
عاجے اوپر کھلویے کر کے خدا نول یاد  
پچھیا حضرت کس طرح آیا میں نول پار  
تالی پھر او سنوں اکھیا پندر سلیمان

مہلت پائی ہیں وہی سینوں کو و عطار  
 اتنا پھرن واسطے نہیں سینوں فران  
 پتہ نہ لگا کسے لوں پائی ہی وفات  
 ہر کوئی جانے کھڑے زندہ ہے رسول  
 حال پھر عاصی و ابوجہا تو سبیا ہر  
 دیا وہ کز وہ ہوئی لاش زمین  
 اتنی مدت لاش ایہ کھڑی رہی بے جان  
 و عویٰ علم الغیب و اکر وے سن جنات  
 و کی جسد لاش اوہ عاصی نال  
 جھوٹا و عویٰ او نہ اندامویات سبب  
 و و جا اس و چاہیسی حکمت پاک خدا  
 مسجد بیت مقدس وہی شروع آہی تعمیر  
 تھوڑا بہتا ہے ہی باقی رسد اتم  
 جیکر خبر وفات وہی ہو جائدی مشہور  
 آئے قسم جنات قصے جو مزدور تمام  
 اسے حکمت واسطے عالم غیب خدرا  
 اس قصے بھی اہ ہو گیا معلم حال تمام  
 جاں پھر مسجد ہو گئی پورے کطور تیار  
 رخصت ہو گئے جن قصے کرا فوس کمال  
 ایسوں تک سلیمان و اشم ہو یا مذکور

کہا ملک الموت نے پھر نہیں حکم خدا  
 ایہ گل جلدی آکھ کے قصص کہتی اوں جان  
 رہی کھلوتی لاش اوہ آہی جوں حیات  
 برس نال تک سینوں خبر نہ ہوئی مول  
 ایسوں و سکڑدھ لوں کیرے لیتا کھا  
 تال سب لو کال بات ایہ سمجھی نال یقین  
 ہو یا فوت پھر و کمال تعمیر سلیمان  
 او نہ انمول بھی مول نہ معلم ہوئی بات  
 جہاں لوں بھی تدویں ایہ معلم ہو یا حال  
 علم الغیب نہ کسے لوں با جھوں سحر رب  
 جد حضرت سلیمان وہی ہوئی جان ہوا  
 پوری آجے تیار نہ ہوئی با تعمیر  
 پرا وہ بھی سمجھائے کے حضرت و تا دم  
 مسجد انبویں چھوڑ کے لاش جانڈے مزدور  
 ہے اوہ جانڈے لاش تال کون کرینڈا کام  
 فوت ہونا سلیمان دار کھیا بید چھپا  
 علم الغیب نہ کسے لوں با جھوں رب غلام  
 و کی لاش زمین کے حال ہوا اظہار  
 غایب ہوا تخت بھی اوڑھو اوینال  
 گول من لقمان و ا حال کراں مسطور

### ذکر حضرت لقمان حکیم بن با عثور

من قصہ لقمان و اسنیوں کے عثور  
 جہوں ہی و اوڑوں حکم خدا وے نال  
 پایا حکمت علم سا نال لقمان حکیم

اندر قصص الانبیاء لکھی ہے اس طور  
 ملیاں شان تعمیر می گذر گئے بن سال  
 جیونکر و چہ قرآن دے کیا رب رحیم



ابتداءً لقمان الحكيم ته کہا پاک خدا  
 حکمت علم جو او نہا نزل بخشیارے و وہ  
 آئے جی قوم کھنیں اوہ لقمان حکیم  
 امر سنی قوم دے آئے اوہ سلام  
 اوس آقا و او سر امیر پاک نوکر سہا  
 اور وہاں نوکراں کیتا اوس گمان  
 جیکر سادے اورے مشہد تسانوں کا  
 نکالے اور کھنیں جی کھادی اوہ پھر  
 نے اولیٰ و وہاں نول تے پانی نال  
 مالک حکمت دیکر کے بہت ہو یا اول شاہ  
 پہلی حکمت ادبنا مذہبی ایسے مشہور  
 مالک نے آزاد جہاں کر و تا لقمان  
 وقت قیلو لے رک دن حکمے نال خدا  
 یا حضرت رب تسانوں کیتا حکمتین  
 سن حضرت لقمان لے تے کیتا انکار  
 کہیں جو حق ناحق دا وچہ خلافت و  
 جیکر ہووے حق نال لوک نہ چھوڑن مول  
 سن کر ملک خدا پیدا آیا وچہ جناب  
 حکمت تے پیغمبری دولوں تیرے و  
 حکمت و لقمان نے کیتا نزل سوال  
 رائیں ستمیاں و نہا نول حکمت ہوگی یا

حکمت سے لقمان نول کیتی اسماں خطا  
 پاکے اوس کھنیں فایده بہت ہی دا و  
 رنگ سیاہ سی او نہا نول بخشیارے رحم  
 خدمت کروے او نہا نول نورات سلام  
 مالک و می اوہ چنرک چوری بھیٹا کھا  
 مالک تائیں آکھیا نال حضرت لقمان  
 نے الو او اسماں نول پانی کرم پلا  
 سن کر مالک ایسے پھر تے کیتی تجھوڑا  
 دو جے تے اوہ پیک تھیں نکل سنی و الحال  
 راضی ہو لقمان نول کیتا اوس آزاد  
 وچہ و اس تاریخ و نے لکھیا ایہ مذکور  
 اوس تھیں کھجے حکمتاں ہو یا سہ بیان  
 اوس حضرت لقمان نول کیا فرمے آ  
 اسس خلیفہ کراں گے سنوں او پر زمین  
 یں تھیں نول نہ ہووے ایسی مشکل کار  
 جے ہووے ناحق نال خطرہ روز حشر  
 امر خلافت مجھ نول سر نہیں قبول  
 پھر حکم لقمان نول کیتا رب و باب  
 جو تینوں منظورے جلد اسانوں و  
 کیتا رب نے او سنوں حکمت وچہ کراں  
 ہووے سادے و گوچہ حکمت تے استاد

تصیح کردان حضرت لقمان اپنے فرزند خود

تصحیح اول

بہ تھیں چھوٹا انہا نرا سی پاک پتہ جہان

اندر قصص الانبیاء را وہی کہے بیان

یک دن اوس نے باپ نول آکھیا نال بیار  
 جیونکر مرضی تساندی کروینوں فرمان  
 اللہ حافظ ہو سیا ایسے سیکر فرزند  
 سہ گھنٹس اول مت ایہ وئی اوس مقبول  
 شرک کرن گھنٹس آدمی موٹرا لے ایمان

جاندا ہاں میں سفر تے کارن کاروبار  
 تان اپنے فرزندوں کسیا ایہ لھتمان  
 رکھیں دلوجہ یاد توں متیں میراں چند  
 بیٹا نال خدا تے شرک نہ کرنا سول  
 جیونکر خبر خدائے نے وئی وجہ قرآن

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ وَقْفٌ يَا بَنِيَّ لَا يَشْرِكْ بِاللَّهِ ط اِرْت  
 اَشْرِكُكَ لَقَدْ كَفَرَ عَظُمَ

یعنی اپنے پت نول کہا ایہ لھتمان  
 اے بیٹے ناکرں تو شرک خدا دے نال  
 مور جگہ قرآن وجہ کسیا پاک خدا  
 شرک جہی کوئی موزنا سرگزشتی کار

نال لھتمان لھتمان کروا و عظیم بیان  
 بے ایہ شرک کما و نا و اظلم کمال  
 بختے جاون کتب سب شرک کنہ کھنجا  
 جہرے شرک کما و تھے نہماں خدا و می نار

## تفہیم دوم

اس کہیں جھجھے آکھیا قائم کری نماز  
 باجمہ نمازوں آدمی مومن بنے نہ کو  
 کرنا شرک نماز و اشیرک برابر جان

ایہ جھی بھاری مت سے ہر مومن و اسار  
 جہرے شرک نماز نال کافر مونداسو  
 جیونکر خالق پاک نے کسیا وجہ قرآن

ارْجِعُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا زَكَاةَ وَأَمِنُوا بِالْمَشْرِكِ نَبِيٍّ ط

یعنی کرو نمازوں قائم جئے سول  
 مشرک شرک کما و تے کرن نمازوں عار  
 جو کوئی کرے نماز نہ بنجے وقت ادا  
 اسے طور حدیث وجہ حضرت و افرمان  
 مومن کافر وجہ سب فرق نماز عیان  
 بلکہ جو کوئی جان کے چھوڑے یک نماز  
 و وحی توحیدی چھوڑاں پکا کافر مو  
 پار و سر کم چھوڑ کے پڑھیا کرو مساکر

نال جو و توں مشرکوں ہونا میں سول  
 تاہیں مشرک و نہماں توں کسیا رب عفو  
 بھاوس شرک کرے اوہ مومن کسیا نہ جا  
 جہرے شرک نماز نال وہ نس مشلمان  
 پڑے تال مسلمان بنے تال کافر جان  
 اوس و ابھی ایمان ہے جاندا کر پروا  
 بن تو بہ پھرا و سدا مور علاج نہ کو  
 تال پھر خمت تال تے مومے بے انداز



### توضیح سوم

تبرگی وئی منت ایچہ بیے نول نقمان  
 یعنی جہ تک رہے گا زندہ ترا دم  
 مندا کم نہ کیے نول سرگز و سبب مومل  
 سر مومن نول فرشتے کسبی ایچہ بھی منت  
 جنناں ہووے کیے نول علم خسر عدا جان  
 بھاریں کی مسلیوں ہووے و افکار  
 جیکر کچھ نہیں جائزے بے علم غریب  
 آگھے او کنگ کے کرے جو چنگی کار  
 حضرت کہا جو کوئی فرستے کار صواب  
 آگہ کرادے لے لھس جو کوئی کار تباہ  
 و سنا چاہیے خلقی نول چنگا کم فرور

کہتا کرو چہ خلقی دے امر معروف بیان  
 جو کوئی بے سببہ نول دستیں چنگے کم  
 نہیں تال قبر خدا میدا شیعے مومل نول  
 نیکی دے خلقی نول برمی نہ دے کت  
 او تال اندر خلقی دے کر داسے بیان  
 تال بھی او با خلقی و چہ کر دیوے اظہار  
 تال بھی آگھے نیک کم موند ابیت عجیب  
 اجر رابر و و تال نول دیوے رب غفار  
 کرے وائے تال اوس پورا لے تورا ب  
 بکو جننا و و تال نول موند اکیب گناہ  
 بڑے گناہ دے کم لھس رہو ہمشہ دور

### توضیح چہارم

جو کئی ایہ نقمان نے وئی سے سہا پند  
 یعنی جتنے تدر لول بے کوئی بد کار  
 جیکر آیا باز اوہ و و تال ثواب حصول  
 ایچہ بھی بھاری منت بے موجب حکم خدا  
 کسبی و چہ حدیث وے حضرت نے تاکید  
 مار سکو تال مار کے رو کو ستم تال  
 جب کز تال زبان کھی روک نہ سکے مومل  
 شہر شہر بے بد کار و امول نہ کرو پیار  
 جتنی طاقت کیے نول بخشی رب جنال  
 جیکر قوت بازو ال دیوے مار بٹا

کنتح کرین بڑیا مومل اے میرے فرزند  
 او ستموں اوسدے لھس متح کرین لیکار  
 نہیں تال تیرا جہنا فی الجحیم مومل  
 و اجب ستم تال ہو تال کین یا و سدار  
 جہ کوئی متکثر شہر عدا و کھو تھیں بلیار  
 نہیں تال تال زبانی شہر کر و لی الخال  
 ول تھیں اوسد تال پھر ویر کھو مومل  
 نہیں تال اوسد تال دے مومل شہر  
 متح کرے بد کار لول اتنی طاقت تال  
 نہیں تال کر تال تھیں اوسد مومل بند و تال

و رواے ہے آکھنوں مت لے جاے گل  
نال پورا و سنوں لول و جانے دشمن دین  
جیکر ایہ بھی کرے نا اوس ایمان صنف  
جس طاقت سے ہونڈیاں کوئی مسلمان  
طاقت ایہو پڑ پیرا لول بخشتی رب لطیف

یا اوہ اوسے آکھیاں سنے ناہیں گل  
تاہیں موسیٰ آپ اوہ مومن نال یقین  
کامل مومن اوسنوں کو نہ شریک شریف  
روکے نہ بدکارنوں سے اوہ بیفرمان  
روکے جلد اموزیاں کر کے لطف

### توضیح

پہچوں ایہ فرزندوں دنی مت کمال  
یعنے دکھ تکلیف جو نینوں پہنچے آر  
لے صبری داکریں نہ سرگز مومل خیال  
بھی کہیا لقمان لے لے لول اوس دم  
سمت باجھوں کہے تھیں صبر نہ ہونڈا مومل  
بن مقبولال رہدیاں کرنا صبر محال  
وچہ تکلیف پیہر ال کینے صبر عظیم  
یا یوسف بقیوب لے کینا صبر کمال  
کیا کچھ درجے اوہنا نول بخشتے رب غلام  
درجے جیکر صبر وے کرن لگا مسطور  
کارن نہ حال مومناں کافی ایہو دعا

جو بچہ ہوئے تہہ لول صبر کریں سر حال  
لینیں سرے لے جھل اوہ کر کے خاک خدار  
آپے مولا صبریں سختی دیند مال  
بیشک کرنا صبر ایہ سے سمیت واکم  
سچی ایہ گل پت لول آگھی اوس مقبول  
جو گوئی صبر کما وندا ہونڈا مالا مال  
موسیٰ عیسیٰ ذکر یاہ بخشی ابراہیم  
یوسف دمی گلزار وچہ دیکھ و نماند حال  
بد لے صبر کمان وے مطلب لے تمام  
وکر جو ہے لقمان دار مسجاسی پھر دور  
سے مصنف سمجھنوں و لہے صبر خدار

### توضیح

چھینوں مت لقمان لے دنی ایہ معقول  
یعنے جو گوئی آدمی لے تینوں سر حال  
نال سرور نہ کے ول سرگز کریں نگاہ  
نورس خلوت تھیں بہنوں لیں سمیت سنگ  
عجب نصیحت مومناں ایہ بھی سے درکار

لوکانوں لے رخی تھیں سرگز دلیں نہ مومل  
کھالوں ہونے با و شاہ بھالوں ہو کنگال  
و نکھیں تاہیں کسے لول ہونے لے پرواہ  
لوکان تاہیں دیکھو کے مومل نہ ہو دین تنگ  
سر مومن لول دیکھ کرنا خلق پیار



نفساں خواہ امیر سزاوے اعلیٰ کل  
در شہن لول بھی دیکھ کے مستحقے وٹ نہ پا  
پاک نبی جدا پنا کیسا خلق غیبان  
ایہ طرف سے بہنوں پر طنز بڑا ضرور

سب لول جنگا آپ تھیں جانن سر واپل  
مقال ہاربت خلق تھیں اسنوں کرے خدا  
کافر مدد صرف رکھ دے سوئے مسلمان  
رکھے کرے خلق تھیں سر کوئی نسا زور

قصیدت

بستوں مت فرزند لول دئی ایہ سبہ مال  
تسخیر کر سزا باں رب نہ کرے پسند  
فخر بکر خیر ماں کے گستاو چہ نینسار  
اول کسیر ہماں کے گستاوی شیطان  
پھر فرعون پید لول شامت جایا آر  
کیسا کھنڈ قارون کے کبرائے ہنکار  
کس دس داکھول کے حال کراں اظہار  
کس کس پر کڑ خال دئی اکڑ تھی نہ بھیج  
دیکھیں اپنے اصل لول جی لول کر کے غور  
دون لولان دے راہ تھیں باہر آیا جو  
ایہ نکتہ یاد ہے رکھیں نال لقیں

چلیں نہ او پیر زین دے مسکرا ندی حال  
اکھ بھی ہر ایک واسطے دومی و شری بند  
سے جگ گئے اونسا نسا ہویا حال خوار  
لا لول لعنت سردا او ہویا لے ایساں  
سے کما فی لشکر الکتا سز قی خدا  
کڑا کھڑ و تازین وچہ دتار ب نکھار  
جو کوئی او جا آگیا و گاندو نہر سے بھار  
لول مولی کس باغ دئی تم چوہیں اوج  
پھر نہ سرگز ہا فلا پراس الساطور  
کس کس کی کرے گا کھنڈ تھکر سو  
وانگ پئی سز قیور دے رہیں سدا کین

قصیدت

اشوں دئی مت ایہ بہت نکت نال  
بہت تر گھاڑن تھیں فوگسین ہرگز و  
وہاں وچہ لقصاں سے کریں نہ ایسی کار  
کافی ایہ سزاں ہے سر کم اندر پار  
دیکھو وچہ حدیث دے کہیا شاہ اقم

پسا اپنی لور وچہ کپڑی ہماں حال  
اپن دسی لول لور تھیں لور  
چے چا پائیں آسودا لور او سطر شمار  
اس تھیں باہر چلے جو ہوندا انت خوار  
سبہ کماں تھیں جان لول ہر او سطر کم

تختراکاموس او سبطہا

اوسط و اسیر کم و چہ کرے خیال نہ جو  
 کھانا پینا پیننا پینور جو خرچ تمام  
 تھوڑا کھاوے قوت نقص لھک نہ اتر مہول  
 جو کوئی اپنے قدر نقص خرچ کرے بسیار  
 نالے تھوڑے فنا لو چہ او دانگ ناموس  
 جیکر اپنے قدر نقص لھک وہ کرے نہ مہول  
 نالے سو کھی اپنی رہے سدا گذران  
 و چہ قرآن کریم دے کہیا رب جلال  
 کئے جس دم خرچ اوہ ناسراف کمان  
 بس پذیرا ہوئے بہرہ حق نیک طریقی

بیشک اوسد کم اوہ کدیں نہ پورا ہو  
 سر کم و چہ اسبات دار کئے فکر مدام  
 قدر ول باسر کھاو مال پورے تسانی سول  
 بیخ او چکا اوسنوں آنکھے کل نینسار  
 قدر ول تھوڑا خرچیاں لوگ کہن کجوس  
 سو بھاموئے جگ وی راضی رب رسول  
 کئے اس و چہ فائدے کئے اوہ نقصان  
 بندے رہے وہ جو عین میانی جال  
 ناہوں تنگی کرن اوہ و چلے رستے جان  
 چلے چال میان جے رب دیوے توفیقی

### توضیحات، نہم

نالوالا ایہ فرزندوں کہیا اوہ سہمتاڑ  
 نال کے دے مول نال اوچی کرس کلام  
 کھوئے وا او اڑے کتنا بہت بلند  
 کو چہ سہرا وا نقصیں سے آواز خر  
 او چاہوں منج سے اندر شرع رسول  
 بولے ہک ون لوگ کچہ پاس رسول کریم  
 او سے ویلے رب جاندا حکم وحی  
 یعنی جتنا بولدے ہی رسول خدا  
 من کر حکم خدا پیدا سہ اصحاب کبار  
 ایہ حکم تمام نول جو کوئی مومن ہو  
 اس و چہ بھی کرن نہ ایسی بات بلند  
 کر کے خاص نہ عورتاں کرن اجنبی گل  
 جیونگا او چاہو لیاں پوندا تنہاں حلال

بولن ویلے اپنا زرم کرس آواز  
 او چاہوں پسند نہ کرے لوگ تمام  
 ایہ اوسنوں مول نہ کر و کوئی پسند  
 بیٹے احسن حسیت جاں کیتی جاندا سے ور  
 جس نول نکلے لوگ بھی ہوون تنگ لول  
 نال آواز بلند دے سننوں پارہ ہم  
 کرو بلند آواز نا او پر آواز بنی  
 اوس شخصیں وہ آواز نا او چا کر لوب کا  
 پاس ہی دے پھر ناکرن اوچی گفتار  
 پاس نہ رگاں بیٹھ کے کرن نہ اچا شور  
 ختمی دوسے شخص نول ہوئے نہیں پسند  
 جونا محرم شخص نول کر دیوے سے کل  
 نول نہ خوش آواز بھی ہوئے غیر نول



گاؤن مسن ہو رہو سہراں نکالن لہل  
اکثر ناں الہیاں دھیالیں ہیں اچکل  
وکیمن جتھے مرد کچھ ڈنڈے ڈوٹے ول  
جیکوئی روکے اونہا ننوں اٹھا پونڈیا گل  
مٹن لٹن وچہ ٹکڑیاں فاضل خوں اہل  
بگنی اندر پھیلاں کرک لکھال ل تھیل  
اوچا نیوال بولنارہ جاندا اک ول  
ہک وچاریاں تارکاں پھون نکا حوں حل  
اوپر توں پھیلاں جھونکریا بے ل  
خاوردی کچھ لوڑنا وقت گیا ادہ ول  
دیارب داسرے لہن چاریاں بھل  
اکھن سائوں لوڑنا زور رنگ محفل  
اسے گل وچہ سکرے پلوچہ لہنیاں محفل  
ننگی تارنی لایکے دھوں پھرن ل  
چھوڑ پین پراو کر اچھل انہاں تھیں گل

سجھے ایہ نا کھراں سینے پاون سل  
ول بون و اجہا ننوں مول آوے ول  
اوچا اوچا بول کے تا دیون تھر تھل  
گیال کھیال ہار کے اوسنوں کرو پانل  
باخبروں شش فسادے مولی زکندے نل  
دیساں ورن کچھ اولوں لالیں چھرن تھل  
برھے اندر آوندیاں کسی موکا نئے نل  
باچھ ویا مول ہو گئے سارے مطلب تھل  
ور واپس ورن رات واپکی پکائی تھل  
اوک رک رک دن جاونا خاک مٹی وچہ گل  
مار بے اپنے شرم دے کٹن اوک سو تھل  
تال مھٹلے دوستی لکھی روز آزل  
چھ تو اے اونہاں تھیں جنہاں لساگی گل  
کچھ پرواہ نہیں جہاں تک سی سلامت گل  
مٹ کوئی آکھے تر دھوں چل گہرے گل

### ذکر باقی نصیحت

ایہ نوٹن پت لول دھیال جو لھتان  
حال ایہ تھیں دے رہیا کیتا ایہ فرمان  
کنا سے کچھ پور کھی تھنوں میں سمجھا  
قفہ کو تال بھول کچھ مویا او تھیا  
نال محبت پت لول کہن لگا لھتان  
وکیمن گاکا سار کول اندر اوس رہین  
یاور گھن اوس رکھ دے پھرنہ تھیں جبار  
موسیٰ اوسکے پیکر ہر عامر و نصیحت

وکر انہاں وارب لے آندا وچہ قرآن  
ل کے جاویں کچھ لول جس دم لگول حل  
تال جو اندر تھرو دے دکھ نہ دیکھیں کار  
آلیا کچھ باب لول بیٹا فرما نزار  
ساد وچہ تھنوں جاندیاں اوسے کھیلن  
موسیٰ اوسکے پاس کھی کاک چھنہ تھنوں  
رکھے اوس آواز تھیں تھنوں پاک خدا  
منیں دل لے جان تھیں اوسدا کلم تھنوں

دو جی تینوں بات میں دس سال یہ سمجھا  
 او کھنوں دسے جو آدمی میں میرے آشنا  
 عورت سے او سچکے ایک صاحب حسن حال  
 اوس عورت دیناں توں کس نمونہ ویاہ  
 تیر جی ایہ بھی بات سے سن لوں بر خور دار  
 نام فلانا او سدا ندرت گئی و بار  
 جا کے اوس تھیں اپنا فرسہ کریں وصول  
 ایہ سب باتیں میراں رکھیں یا و ضرور  
 سنا کر نصیحتاں ہو یا ندرت روان  
 ڈٹھا اوس درخت یک سوہنا سا یہ دار  
 نالے چشمہ بچ یک جاری و سدے پاس  
 کہند او لوچہ پی کوال پانی دا پاک جام  
 ترنت و صیت باپ وی آئی اوسنوں یا و  
 پدھا اوسنوں ویکو کے کروا ایکو فرمان  
 کرے میرے کول توں سائے ہیہ آرام  
 بیشک بابا وڈ کیا سچ تیر افسر مان  
 لڑ کے وی ایہ بات سن بولیا سر و خارا  
 سنی جدول ایہ بات پھر لڑ کے نیک نہا  
 کہیا سی باپ کے سنوں لڑ وی واز  
 حال پھر اوس ضعیف وامن لیا فرمان  
 پانی پی کے چشمیوں سنا او سے خار  
 ڈنگن لگا اوسنوں بڈھا سی بیدار  
 کٹ لیا سر سپ وار کھیا اپنے کول  
 لڑکا اوس ضعیف تھیں سکر ساری بات  
 بچپوں اوس ضعیف نے کہیا پھر بکلا

جدول فلانے لوک وچہ داخل ہو پس جا  
 تینوں گھر لے جائیکے خدمت کرن ادا  
 تینوں کسین عقداں کر اس عورت نال  
 اللہ تینوں اوس تھیں رکھے وچہ پناہ  
 وچہ فلانے پنڈو کے رہندا یک سچار  
 اتنا میں تھیں نقدا وہ لیکیا قرض او ٹھا  
 یا و رکھیں پرا و سچکے رات نہ رہنا مہول  
 جا میں بیٹا تھو دا حافظ رب غفور  
 جدم لو پھٹا جائیکے اندر اوس میدان  
 بیٹھا اوس کے بیٹو یک بڈھا بزرگوار  
 منشی بن لکمان لوں واندھی سخت مہاس  
 پھر پھٹاں اوس رکھو کے کرساں بیٹو آرام  
 لگا او کھنوں رن جال لڑکانیک نہا  
 اندر ایسی و صپ کے کدھر لگوں جان  
 لڑکا اوس ول پرت کے کروا یہ کلام  
 منع ایساں باپ وی بہتا اس مکان  
 رپ وی قسم نہ لڑکیا و سپ ایسی وچہ جا  
 آئی اوسنوں باپ وی ترنت و صیت یا و  
 میں لکھیں جو کہے لوہ بڈھا بزرگ واز  
 ترنت سلامی ہو سکے بیٹھا اوس مکان  
 سپ یک او سے رکھو تھیں تلے تھیا آر  
 لے گئے عام اس لوں او سے چھوڈیا مار  
 لڑکا جدم جاگتا وی حالت کھول  
 رخصت لیکے چلیا اوسنوں نیک صفات  
 کھوئے جاسیں لڑکیا تینوں سچ بتار



جاسان میں اوس پنڈوں کے کیا حال  
 بیشک چلو تیس ہی لڑکا کے جواب  
 جسویے اوس پنڈوچہ دونوں پتے جا  
 چھپیا لوکاں اونہاں تھیں سارا پتہ نشان  
 و سار کے اونہاں تھیں اپنا کھول بیان  
 سن کے لوکاں اوس دیکھا ادب کمال  
 اچھی خاطر و دانڈی کیتی سی اوس قوم  
 لڑکے لوں اک روز اوہ کہندے زری نال  
 نالے اوس دے پاس سے دولت مال کثیر  
 تیری خاطر دل کے کیتی آساں صلاح  
 لڑکے کہہ باپ کے کیتی سی ایہ پنڈ  
 ہنس نال و چہ پرویس و سے پاوندگا کھنکھن  
 تھیں اوس دے بات لوں نامور تھیں بیان  
 جو کچھ اوس نے آکھیا سوس کال قبول  
 پڑھنے لوں اس جا کے دنا حال سنا  
 لڑکے لوں اوس شخص بھی وئی ایہ صلاح  
 نال اوس لڑکے کھنکھن تھیں عورت نال  
 اس عورت دے نال جو خندا کر سدا آہ  
 نو خاوند اس تھیں اگے و تے مار  
 تینوں بھی ایہ ہارسی جسویہ نہ جانی تھوں  
 بد سے لوں اوس آئے وستی ساری گل  
 پڑھے کہہ تھوں ایہ فکر نہ کہ لوں کار  
 راتیں تیرے گول جاں آوے وقت حراج  
 و سال میں اوس وقت میں تینوں کا سچویر  
 القصد اوس راتیں تھوں ایہ کیتی کار

نال پھر پڑھے آکھیا تینوں لے چل نال  
 تا کھنکھن ہاٹریا اوس کے نال شباب  
 حقیقی اوس کے بات دے آئے پاراشنا  
 کون تھیں کس تھیں تھیں آئے اس مکان  
 آ گیا میں اوس تھیں تھیں باپ میرا تھیں  
 گھر لے آئے دو ہاتھوں بہت محنت نال  
 کر کر لے اونہاں تھوں رکھیا کتنے لوم  
 عورت سے ہک اچکھا صاحب جن جمال  
 چھٹی ذات و صفات تھیں عورت و دی اہیر  
 آ تھیں نال و نال چاہیر الال نکاح  
 کسے امر و اسف و چہ نامور وں پابند  
 ہاں البتہ تدرہ لوں جو گل کئے تھیں پت  
 ایہ بھی گل میں و سنوں کرساں وں تھیں بیان  
 اوس دے تھوں باچھ میں لڑکے کال تھوں  
 اس کم اندر تھیں تھیں لے کس طرح رضا  
 بیشک اوس دے نال لوں کر لے حق نکاح  
 پختوں کی شخص نے اوس پیا ایہ حال  
 پہلی راتیں اوس تھوں و تیری ایہ کھنکھا  
 کیں کیتی تدرہ نار ایہ سے وڈی بدکار  
 سن بیٹا تھیں و اہویا بہت بلوں  
 تینوں اس نکاح و امندراہ پار پھیل  
 میں تینوں اس بات دی حکمت لوں تھیں  
 جلدی تینوں آئے و لوں لوں اصلاح  
 الشار اللہ چھوگی تیری جان عزیز  
 خلوت کالہ جوں اوس عورت ہوئی تیار

لے رخصت تک بلکہ می آیا بزرگ دل  
 بدھے اور سنوں اکھیا لے آئوں فی الحال  
 آندہ آتش جان اوس آتش نال بھرا  
 معصوم سدا اس شخص لے رکھ لیا سی پاس  
 کندہ آتش دان ایہ لیا توں من نار  
 عورت کپڑے اپنے لائے حدوں تمام  
 میرے پاس لیا ونا کھرا یہ آتش دان  
 تیرے انگلیٹھا لے گیا عورت اپنی پاس  
 حال اوس کپڑے اپنے دے سبہ اوتار  
 من کے عورت حکم ایہ کہتا سے طور  
 پڑھے آتش دان جان دھانا نال و صیان  
 سدا کے اوس جوان توں دے پھر دکھا  
 اگلے خاوند مر گئے اسے شامت نال  
 بیشک اسدیناں من صحبت کر توں جا  
 آیا عورت طرف پھر روکا نیک صفات  
 صحیح سلامت فخر توں اوٹھیا بن لقمان  
 آنھو اٹھوں کو چدا کہتا پھر سامان  
 کیا بن لقمان نے اوس بدھے توں جا  
 اوٹھیں میں ہک شخص توں بنا میر سول  
 کیونکر مرضی تساندی و سوا پنا حال  
 اورک اوٹھوں کرے دونوں سنگی رزل  
 میں ہاں پت لقمان و اکھنا اوس جوان  
 قرقم میرے باب و ابو بجمہ دینا میں  
 کہا اوس بجانے سدا و سدھی بات  
 بھلکے اوٹھو سول کرال حساب کتاب

کندہ اوسنوں آئیکے دس بیٹوں وہ گل  
 ہک انگلیٹھا اک و ابھر کے آتش نال  
 پچھے چھرا سپ وہ بابے نار یا سار  
 سدا آتش دان و چاہو نہ لے و سول  
 عورت توں جا اکھنا کپڑے سبہ اوتار  
 سیکے اوپر اک لے اپنا خاص اندام  
 حاکم بزرگ دے کپڑے بن لقمان  
 کندہ اٹھو اوتار توں اپنا گل لباس  
 سیک ننگ من اپنا کیا اوس یوکار  
 پھیرنگلیٹھا لیا بدھے و ل فی الفور  
 نظری آئے سب دو اندر آتش دان  
 اوس عورت دے پت شخص نکلی ایہ بڑا  
 تیری وادی رب نے آفت و تھی نال  
 انشا اللہ تدو توں و کونہ پہونچو کا  
 صحبت جو و نال اوس کیتی ساری رات  
 بندے اوسنوں و بیکر کے بہت سے حیران  
 اگوں اوس مقروض واپس تھیں سنو بیان  
 یا بزرگ اک لوکے اوپر لب دریا  
 قرقمہ اوٹھیں باب واکرنا و تھو  
 بزرگ کہا اس میں بھی جلیاں تیر نال  
 وچ ملے اوس شخص توں و سی ساری گل  
 کیتا بیٹوں باب نے تیری طرف روان  
 دے من بیٹوں جلد توں لین آنا ہاں میں  
 رہو اسلئے کول توں اچ جوگی رات  
 پلے پاوال تسانے جو کچھ نے حساب



اور کے کہیا بات ایسے سائلوں نہیں قبول  
 بڑے کہیا لکنا مال کر کوئی قبول  
 لڑ کے اور بزرگ و امن بس فرمان  
 وچھ اصل تجار اور ہے سی بڑا مسکار  
 سے سی اورس تجار و مالک پسند مکان  
 میسر کے اورس مکان دے چلا اسی وریا  
 ویکم اورس مکان تے قدرت زبیدی مال  
 تلوس منزل وچھ جو سو نہ اور تھے جا  
 اور تلوی منزل اور سدے سو نہ کے اعلیٰ عیال  
 جس دے مال تجار و دی ہوگ بھارت کا  
 روٹیر جاندا اور کانگ وچھ راہیں مولاجار  
 ایہو سوپ تجار نے سو جیا اور نہا نمان  
 لیجاوے گی دو ہا نمنوں راہیں کانگ روٹا  
 جیکر پھر قومان نے سنگی کاٹی چیسر  
 رکھا اور سنے دو ہا نمنوں کر کے ایہو قیاس  
 رات تھی مال دو ہا نمنوں کھانا خوب کھوا  
 سوں گیا پت لقمان و ابڑا سی بیدار  
 جلدی اورس جہان نول بڑھے لیا جگار  
 جتھے اورس تجار وے سکتے سن فرزند  
 تھر اور سدے اور نہاں نے جلدی مال اور کھا  
 آپ اور نہاں ہی ہوگ تے سے دو نولیں پار  
 فجر می اورس تجار نے کیتا بجدوں و عیان  
 تلوس منزل اور سدے پت ہو کے سردار  
 دیکھ کافر وے وچھ کسدا اور بدوا و  
 پتھر مال دیوں دیکھ کے کردا مال پر کار

کہیا ہے سی باب نے رات نہ رہا منزل  
 اور جانے اچ رات نول سے ایسے کھل  
 رہے اور سے کول اور بڑا تھے جہان  
 سن نہیں تینوں اور سدہ حال کراں اظہار  
 الا اور دو منزل تے اور تے حیان  
 کدی اور پور سوپ کتھر کیتا اورس بنا  
 اور سی راہیں اور سی کانگ و مال مسال  
 راہیں وقت لیجا و نہی و سوں کانگ تے  
 اور تھے وچ نہ سکدا پانی مال روال  
 تلوس منزل اور سوں دیندا و سچ سہوا  
 کسی نا واقف اور سنے انوں کھوڑے مار  
 تلوس منزل و نہا نمنوں کھیا نسا مال  
 قرضہ دینا اور کے مال مگر دل لہجے ہلاز  
 کہیاں تھیں لیگیا تیرا پت عریزہ  
 رہے اور سدے پاس اور کر کے بنگلہ اس  
 تلوس منزل سوں وھی وئی جگر ہتا  
 اور سی راہیں کانگ و آچر صیا جگار  
 اور تلوی منزل وور کے دو نول پتے جسا  
 پورے اورس مکان کے دو نول قدر بلند  
 تلوس منزل اور نہا نمنوں و نا ان سنا  
 حکمتیاں نول حکمتی بلن دلا کے مار  
 اور تلوی منزل دو نول اور سنے اکرن امان  
 پانی وچھ اور نہا نندیال لاشال بھرن خوار  
 نلے سوں ان کے لہ پورے اور ستا و  
 لہے میں مال مسائلوں نول کیتا یہ کار

کسی اندول مسافر اس کن کر اوسدی گل  
ایسے طرح بدی واسبندی بلے سمش  
اسے طور قرآن و حیح کی تاحکم خدا

تندیوں اپنی نیت و انلیاے اہم کھل  
بر کرے جو کے وا اوندانے پیش  
سکوں آیت لکھ کے تندیوں یاں نسا

وَلَا يَجْنِبُ الْمَلَائِكَةُ السُّجُودَ إِلَّا حَاهِلَهُ

فہنے مکرمہ کھرو امور کے لوں جا  
سبح کلام خدا بدی سچ اس و فرمان  
جسکو مکر اس تجارنے دیکھ لیا ار ما  
قہمہ کو ماہ جدوں اس وٹھا یہ کام  
کر کے قرض و سول اوہ بڈھا تے جوان  
ناملے بن لقمان اوہ عورت لے کی نال  
ناملے اوسدے یاں جو کے کسی دولت مال  
جال بیٹا لقمان و اہموتا وطن قریب  
انہی مدت سفر میں کٹا ترے نال  
سین میں پھیلاں تدرہ قصیں امیر لقمان  
جائے تندیوں برالوں یا کچھ نیکو کار  
لو بیات لقمان واپس لوں نہ کصفات  
تسال دیوالی محو لوں عورت تے سہ مال  
ایسہ گل کن کے اکھیا بزرگ نیک خصال  
سن کر اس کے اسم کیا بے شک لہو و نڈا  
بڈھے کیا و نڈے تندیوں پھر شباب  
مال پھر بڈھے مال اوہ خود کتا تقسیم  
تھوڑی اوس تھیں و نڈ کے رکھی عورتوں  
بیٹرا حقہ و ماں تھیں تے تندیوں منظور  
مال پھر بڈھے لے لیا حصہ پاک اوٹھا  
وہ جاوےں ضعیف لوں و تاسارا مال

جس کتا اوہ کرے اوسندوں کھرے آ  
جو کوئی مکر کا و نڈا کر و ا نے کان  
کیسی نال مسافر اس گھرنوں کی آر  
کن و تاسپہ اوہا تندیوں جتنا قرض تمام  
وہ لوں اپنے وطن لوں ہو کے پھر روان  
غدا کتا اوس تھوڑے سے ہی تندیوں  
اوہ بھی عورت لے لیا کچھ اپنے نال  
م کھن لگا اوسندوں بڈھا یا حبیب  
معلم تندیوں ہو گیا میر حبیب احوال  
کیونکر میرے اوپر سے تیرا و ہم گمان  
جسکو نکر تیرے تھل و چھ او سے کرا جسار  
کیسی میری بد و تدرہ اندر تکلیفات  
سدا سلامت تسانوں رکھے رب حلال  
میرا بھی اس مال تھیں حصہ کچھ نکال  
آدھی دولت تسانوں دیوالی خوشی و ضا  
رہ کے کیا و نڈ لو اپنے تیس جناب  
جو کھی دولت اک طرف رکھی اوس فہم  
ہستہ میں کچھ آکھیا اس رو کے لوں بول  
کر کے اپنی طرف لوں ہو کے خوش مسرور  
عورت اوسدی کول جو با لے رکھیا سار  
رخصت ہو کے گھرنوں اٹھوڑیا فی الحال



جدوں گیسے آتیا پھول کرے وھیان  
 نال پھر پڑھا دستوں نگوں کے بلار  
 لڑ کے تہا تسانوں اپہ کی گیا خیال  
 بھرے رفتی تفتیشی ہوئے تہا ب  
 کیستیال میراں مشکلاں بہ تسان آسان  
 سن کر اوسدی بات یہ کہیا مرد کمال  
 فینوں دولت مال وہی نہیں فورت کا  
 مارو تیری نول پھچیا بنوں رب علام  
 جاں کوئی رب کے دوستاں مشکل ہوئے کم  
 اپہ بنوں رب واسے مددوں ارشاد  
 لگا ہاں من جاں میں ہیں تھیں رخصت پا  
 جائن اپنے باپ نول نول خیری نال  
 لڑکا لے کے تہا عورت نال تمام  
 ساری حالت نفروسی کیتی بیٹھ بیان  
 وچہ مارچاں انسا کے میں کئی مذکور  
 اگے ہی طرہ وادساں تینوں حال

گر لے چلیا آوند اوہ بڈھا انسان  
 تہا پدہ سینوں مال تہہ ڈر کے دتا چا  
 دیا میں اپہ تسانوں اپنی مرضی نال  
 تہا تسانے قوم و عورت مال اسباب  
 کتنی واری مجھ دی تسان بچپائی جان  
 میں راضی ہاں تہہ تہا لجا اپنے نال  
 میں نہیں خاکی آدمی ہاں میں ملک خدا  
 اپہ ہمیشہ رب کے بنوں سوچیا کام  
 شرت اونسا مذہبی مددوں جاوا نہیں بلکہ ہم  
 خچکیاں لوکاں واسطے جا کرئی امار  
 فضل آلموں تہہ نول دیا گھر ہو سچا  
 ایہ گل کر کے ہو گیا غائب وہ فی الحال  
 صحیح سلامت باپ نول کیتا آن سلام  
 کیتا نقل حلاصیوں میں ایہ سبہ بیان  
 ہشت نمونہ ذکر اچھ کیتا میں مسطور  
 اچھ بھی تھوڑا تو کرے نا میں طول طوال

ذکر حضرت عزم علیہ السلام

اندر قصص الانبیاء لکھا ایہ بیان  
 مشرق مغرب تک اور ستارا حکم روان  
 بیت المقدس شہر کے گلہ کیتوس حکم  
 و تہا اسکیاں تخت ہزارب شہر  
 نال ہر وقت طرہ نول کیتا نبی خدا  
 و تہا حکم خدایہ اخلاقت وچہ تمام  
 پھر و کے پھرے جہاں اوہ کے اس مکان

تخت لشکر بادشاہ سی کا فر شہطان  
 اوپر اسکیاں عارب مویا آں  
 کل مکان ہاں تہا کیتیاں و تہا  
 کچھ بار سے کچھ لے گیا کر کے نال اسیر  
 نشان نبوت اونسا نول ہر یا نول عطا  
 ارکان نول سکندر ہدایت عطا ہوا  
 بیت المقدس شہر نول اوہ کا ویراں

کہہ کہن لگے دیکھ کے ہو یا ایہ بر باد  
 قدرتِ ربی وہاں نے وھوندی انت  
 اچھریا نونوں چکر پھیرا وہ دیوے کدیں وسا  
 او سے ویلے کھجیا رب نے عزرا میل  
 گداسی اکا ونا ندا جتے سن اسوار  
 نالے پاس عزیر دے مسی کچھ طم م  
 سو برسوں تھیں بعد پھر کیتا رب حیات

کیونکر پھیرا اس شہزادوں رب کرسی آباد  
 موسیٰ نونوں پھیرا کس طرح زندہ کرسی اب  
 موسیٰ نونوں کھنی کھنا کھیر زندہ کرے خدا  
 کیتا فوت عزیر نونوں ملک الموت و کمل  
 اوہ بھی او سے جگہ تیرے نونوں تارا  
 اوہ بھی او سے رہ گیا ویکر خدا کے کام  
 جوں قرآن مجید وچہ آئی آیہ آیات

فَاَمَّا لَهُ اللهُ مَا كُنَّا عَامِرًا بَعَثَهُ

زندہ ہو کر دیکھا جدول عزیر بنی  
 تال اسوقت عزیر تھیں کھجیا رب غلام  
 کسند ایک اوہ روز میں رسیا نونوں امی جا  
 کھانے اپنے طرف نونوں کھانے زورہ میان  
 پانی گدھا اپنا دیکھو نال تمیز  
 یعنی پاک اوہ روز حج اچھریا نونوں  
 ایک ایک قدرت اپنی وئی اسال دیکھا  
 اوپر پدیاں و سدیاں کیونکر جاراں ماس  
 زندہ کیتا رب نے او سنوں قدرت نال  
 نالے سارا شہزادہ ڈٹھا پھر آباد  
 قدرت دیکھ خدا میدی کئے عزیر الالا  
 سر گیا اوہ مرد و وسا نحت نصر شیطان  
 او سدھی جگہ آ گیا حاکم کوئی مور  
 سچے پوٹھلو مکن پھیرے اوہ جاگ  
 سو برسوں تھیں بعد جال زندہ ہو یا عزیر  
 یعنی تم کہن اوہا ہے مول نہ کر یو شک  
 ہی تورات عزیر نونوں لوک زبانوں یاد

و سدیاں ڈٹھا شہزادہ جو نکرو سداسی  
 کتنی بدت رسول نونوں اندر اس مقام  
 حکم ہو یا سو برسوں سے تینوں گیا و ہار  
 سرگز کمول نہ وڑیا رسیا امن آمان  
 ڈیاں باجھوں او سدھی رسی کانی چیز  
 گدھا تیرا اس طرح ہوندا کوں زبون  
 گدھا تیرا دیکھ من دے اسے اسے جوا  
 اوہ قدرت اسانندی تھیں نال قیاس  
 اچھریا پ عزیر نے ڈٹھا سارا حال  
 نحت نصر مرد و وسا کیتا سا بر باد  
 جاتا میں سر چیز نے قاور پاک خدا  
 بیت مقدس شہزادوں جس کیتا ویران  
 سب اولاد یعقوب و می وئی او ستر چھوڑ  
 بیت مقدس شہزادوں رب لگاے بھاگ  
 اکثر بندے دیکھ کے جانن او سنوں غیر  
 کتنی کہن ہووسی تدوں اسالوں یک  
 جے ایہ کدیں سارا و مریے او ال اکتفا و



سخت زہر پینٹ کے گما پلید گوا  
 کتابیں لکھیں لکھیں لکھیں لکھیں  
 نائے کاتب سدا کے ولی تری لکھا  
 سو پر سال تھیں بعد یہ مویا پھر حیات  
 رب واپس طرزوں کے لکے سب بیان  
 صر نون کھچے سو برس زندہ ہووے پھر  
 بے بیٹا رب و اچھوٹا رب غریب  
 پوچھن لگے بے او سنوں ہو گئے بیدین  
 جیلر کسے زرگ وی کوئی کرامت بان  
 نا جانن جو اس طرح ہوسال بے بیان  
 قبرال تامل یونج کے ہو جان مردو  
 اوسدے مشرک ہون و پھر سرزنش کا  
 چیز بکروچہ حدیث کے کہیا تاک رسول

نابے سون ٹوریت سے ساڈے پاس نہ کا  
 بیگرا سنوں یاد کے اوہ ٹوریت کتاب  
 ناں پھر مٹی طرز کے ولی یار کھار  
 مویا پک تھیں حال لوکانوں ایہ بات  
 مویا مویا ان پھر لگے کن گمان  
 آکھن کیا کون سے دنیا وچہ دلیر  
 ایہ ناسرگزی سے نا اچھ کوئی غیر  
 اسے گل نے پئے کیتا پاک یقین  
 ایہ عادت مت کال اچ کل وچہ جہان  
 نال خداوے اوسدا پورا جانن نشان  
 کھچ کھچ اگے اوسدے وچ سچو  
 جو کوئی سجدہ کے نول کروا باچھو خارا  
 لعنت ربی اوستے ہووے سدا زول

لَعْنَةُ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَتَقْبُولُوا اَبْنَاءَهُمْ مَسَاجِدًا

قبرال جہمال پتھر ال مسجد ال لیاں بنا  
 تامل لعنت اوٹھا نول شمشیر ربے ورو  
 زنت اپنے سی وی پکڑی سجدہ گاہ  
 دو نول فرٹے رب نے کروٹے ملعون  
 مور کسے نول کدوں پھر سجدہ کران روا  
 لایق لعنت ربی بیشک جاندا پھر  
 کیتا سارا ذکر میں وچہ زینت اسلام  
 جہمال قبرال پوجیاں سوہوے ملعون

اوہ پھر و نصاریاں لعنت کرے خدا  
 یعنی اپنے ہی وی پوجن پھر بہو و  
 اے طور نصاریاں کیتا کم تہا  
 دو مال قبرال یونج کے کیتا کم زین  
 بنیاں وی جاڈ قبرنول سجدہ روانہ ار  
 باچھو خداوند کے نول سجدہ کرے جے کو  
 خستے قسماں شرک سے پھر جان حرام  
 بس پندرا اچھوڑوں اچھے ایہ مضمون

تقریر حضرت زکریا وہ حکمی علیہما السلام

کیتا رب نے اوٹھا نول پناخان رسول

سی اولاد وارو تھیں زکریا مقبول

رندی آہی و نہا نٹوں بیٹے کارن چاہ  
 وچہ بڑے بچے بخش توں میرے رب مجید  
 تان پھیر پیٹا او سنوں و تار ب غلام  
 یحییٰ رکھیا نام اوس موجب حکم خدا  
 چار برس اوہ گھروں نابا بر نکلیا مول  
 رکھرا گوشے پٹھ کے رہی طرف خیال  
 ہر دم حضرت زکریا ردا و غلط کلام  
 یک دن موجب قاعدے مجلس چہ بیان  
 یحییٰ نے بھی چھپ کے سنیاں سبہ احوال  
 طرف بہاڑاں رونڈے چلے گئے فی الفور  
 رہی دھونڈھیندی مالو کھی بہت ہا گیاں ترک  
 یک دن وہی کسی نے ایہ خوشخبر پسند  
 رائیں رمندا جانیکے وچہ فلائی غبار  
 جا کر اگے غار دے بیٹھی روز تمام  
 کینتس مان توں دیکھ کے نس طرف خیال  
 نال رو بیٹا کوئی میرے نال کلام  
 یحییٰ کہنداروں تھیں کرنی چپ محال  
 بخوردن چلداں اوسدی و منشت نال  
 بہت نجات مانو نے کیتی ہور بخور  
 مسجد اندرا و نہاں نے کینتا ان مقام  
 وچہ بہاڑا رب ڈھی ان ہونے مصروف  
 زکریا و کچھ حال میں مجلس و حج سنا  
 سنوں حقیقت اسطرح راوی کرے گیا  
 حضرت و غلط سناوے کوئی نہ سنا مول  
 مارن لکھ و نہا نٹوں رطل سبہ ہر وار

وقت ضعیفی عرض ایہ کیتی پیش الہ  
 بیٹوں اپنی مہر تھیں یک فرزند رشید  
 حکم مویا توں ایسا یحییٰ رکھیں نام  
 پورین کرے پیار تھیں ہر دم صبح مستا  
 دل وچہ رب کے خوف تھیں نہ سدا لعل  
 کدیں نہ پاس جا سکے کھڈیا رکھیاں نال  
 بہت کے اندر خلق دے حوال رسوال کلام  
 دوزخ اتے منشت داکیتا و غلط بیان  
 آیا اندر دے دے ایسا جوش کمال  
 ست دیہا کے و نہا نٹوں کدے اسطور  
 ایسیر کوئی اوسنوں پتہ نہ لگا ٹھیک  
 وچہ بہاڑاں رووندا پھرے تیرا فرزند  
 تان پھر مانی اوسنوں دھونڈاں مویا تیار  
 یحییٰ رووندا آ گیا جس نم مویا تمام  
 نال پھر گیا مانو نے رو کے جذبے نال  
 رووندا میں کس واسطے دس احوال تمام  
 جس دم میرا جاوندا دوزخ طرف خیال  
 تھکے کھٹے اوسے مر لوں کھچے حساب  
 آخر اندا نال اوس یحییٰ سر منچہ ہور  
 تدرول او نہاندی عمر سی برس سال ست تمام  
 بس پیدار اسجگہ ایہ گل رکھو موقوف  
 کیونکہ اندر خلق دے شور مویا بریا  
 زکریا تھیں خلق سبہ مویا کے فرمان  
 منکر حکم خدا پیدار مویا کے سبہ منچہ ہور  
 او کھول جان بچا نیکی نہ ٹھانی بخوار



جا کر اک درخت تھیں مٹی اونہاں پستانہ  
 آجائے کہیں وہ چہ میں پیرا سخنوار  
 داخل ہو یا نہ کر یا بیٹھا نال آرام  
 ڈھونڈو رہے ہر طرف تھیں پتہ لگا کو  
 ویسا اشیطان کے سارا پتہ نشان  
 آ رہ جلد ننگاوندے سن کر اوہ تشریب  
 جلا حضرت دے سر وہ چہ آ رہ لگا حیا  
 او سے ویلے رب نے بھیجا جب اسل  
 پھیکڑوں اُف کر ننگا لے میرے مقبول  
 رکھن ہارا خلق وا ہے اوہ پاک الہ  
 منگ پناہ من سے تھیں تینو لئے بچیا  
 سن کے تھم تک نہ پھر اوں کسے جوں چرا  
 وچے اوں درخت دے ہو یا مٹی تھسید

بول کہیا اوں رکھنے قدرت نال الہ  
 اتنا کہہ کے رکھ اوہ پاٹ گیا تاک بار  
 پھیکڑوں خلقت ڈھونڈو رہی آئی او سمقام  
 کہنے کے کتھے گیا اوہ چہ کے فائز ہو  
 داخل اس درخت وہ چہ ہو یا اک انسان  
 سڈیا اوں درخت نول سر سیرال تک چہ  
 درم ہو یا نال اُف تک کتھی تھیں بھلا  
 آکھن لگا مٹی نول کہیا لب جلیب  
 صابر بیباں وہ چہ نا داخل موسس نول  
 کس گلوں تہہ دھڑک تھیں مٹی آن پناہ  
 نال نال کر کے پھر پھر ایہ تکلیف اڑھا  
 مٹی دل جے جان تھیں ریدی جوں سنا  
 درجہ خاں تھما نول بخشا رب تھسید

شہادتِ حضرت محمدی علیہ السلام

جس دم حضرت زکریا گیا شہادت پا  
 گئے روزاں باپ تھیں چھے بھی مقبول  
 وئی رب پھیر مٹی او سڈے تائیں پھنر  
 اندر اسر بیباں سی پاک عورت نکا  
 پھولا خاوند اور سدا فوت گیا سی ہوا  
 تھئی پہلے ختم تھیں گھر او سڈے پکھی  
 خاوند اچے جوال تھی اور سدا صاحب زور  
 مذکر او سنوں اکھدی تا کہ مور خیال  
 کر کے او سڈے نال نول اپنا نونہ کراج  
 نکلا وسدی بات نول کہیا اوں مقبول

پھلی بیٹا او نہا ندا مسجد اندر سدا  
 نہیا اندر مسجد کے بندگی وہ چہ ششبول  
 دیکھے حکم خدا تیدا سر و دم رب نا تھنر  
 بلکہ اس وانا م سارا وہی لکھی گسیب  
 روحی واری پھر اوں خاوند کہیں تھنر  
 جسویٹے پھر آپ اوہ بندگی تھنر  
 کہنا جیانی او سڈے کورت تھنر  
 تھئی تھیری پنجاب سے ماہ تھنر  
 تا کہ عورت تھروہی سرگ تھنر  
 سدا کام رادی تھنر تھئی تھنر

بجائی نول بلوئے کے لو کاں و سیا حال  
 حقت کہیا شرح و چہ ایہ گل نہیں صحیح  
 ایہی اوہ باپ کے بھادیں کر چکر لک  
 بجائی نولوں کی جاں بلکہ نے ایہ بات  
 یحییٰ تیرے عقدا نول جائزہ کے نہ مول  
 حاکم سی اوں شہر و اوہ مرد و وید  
 بکر لیا و جائیکے بجائی نول فی الحال  
 پکر سپاہیاں بی نول حاضریتا آ  
 اوسید کے رب نے بھیجا جبرائیل  
 جے نول آکھیں شہر نول پوچھ کر ان خراب  
 حضرت یحییٰ آکھیا ان کے ابو تقصیر  
 جب کہ اس کے مقصود تھیں لکھی موت خدا  
 کہیا جبرائیل نے لکھی انیوں موت  
 تال پھیر بجائی آکھیا میری کیا مجال  
 ترت اگے تقدیر دے دنا سس نور  
 سس مبارک نبی و اجال ہو گیا جلا  
 دھا جلاں فرشتیاں مویا ہی شہید  
 یارب تیرے نبی تھیں کیا ہوئی تقصیر  
 حکم مویا درگاہ تھیں ماریا باحد گناہ  
 جب کہ کسی مقصود تھیں منور ایہ مقبول  
 قصہ کوتاہ ہو گیا یحییٰ جلاں شہید  
 بی بی و اوں خصم نول و تا عقار پڑھا  
 کوٹھے اوپر چڑھی اوہ عورت کھنے کم  
 اس وقت اوڈائیکے لیکھی اوسنوں نال  
 و کن سستی اوسنوں پاڑ کھا بد ایک شیر

کر و نکاح اس جتنے واس وی بیٹی نال  
 بھانویں و و جو تھیں تھیں کرا یہ اسدی وہی  
 رو نکاح نہ انہا نذا معلم سارے جگ  
 غصے مو کے خصم نول کن لگی بد ذات  
 اسیدو بیٹے اوسنوں مار کر و مقبول  
 سد سپاہی نے کروا حکم شدید  
 ماراں اسے وقت میں اوسنوں کر بھال  
 جاں وہ کافر نبی دل آیا تیغ اوٹھا  
 کھلے نول آکھدا کہیا رب جلیل  
 کیونکر میری نذر وہی بنوں میں کتاب  
 کیونکر میری موت سے لکھی وہی تقدیر  
 تال بنوں منظورے لکھی نکر رب رفا  
 اس کافر دے مقصود تھیں مونا مردہ موت  
 نال قصار خدا بندگی میں راضی ہر حال  
 تال پھر کافر اوٹھ کے وہی تیغ چلا  
 پھری ایہ کھلا نہیں ایہ عقدر رہا  
 کر دے عرض سوال ایہ اگے رب مجید  
 کس گناہوں اسنوں ایہہ ملی تقدیر  
 تال بہت فضیلتاں بلیاں وہی درگاہ  
 کیونکر ساڈے پاس ایہ بہت مونا مقبول  
 پھول اوہ جو کافر آئی رہن پلید  
 او سے ویٹے اوسنوں وہی رب سزا  
 سخت ہوا انک رب نے بھیجی تکی یکر  
 جا کے وہیہ او جاڑ دے سٹی ریحال  
 گئی جہنم کھوکھی مول نہ لگی دیر



ایسوں اور کے خصم نے مویا غضب خدا  
 چڑھ کے فالس ملک اٹھیں ایک فقہم  
 جہادک سے پلید نامو کے مقتول  
 شہر تار ہو و دانگل رہیا جاں گند  
 جو کوئی رب کے دوستان ہوے دکھاندا  
 ایسے کچھ جسے انبی و اولیاء میں مذکور

سے نامی قوم سے و تار ب او و ا  
 کینے قتل تمام اوس کے جنگ عظیم  
 لہی کھی دمی لاش دا بند نہ مویا مویا  
 مال کھی ذمی لاش کھن خون مویا ہی بند  
 لے شک بد لے اونہاں کھن لہن آپ خدا  
 اگے من جہدیں و احوال کراں مسطور

قصہ حضرت جبرئیل علیہ السلام

وہ چہ خار سے اپنا لکھیا ایسے بیان  
 ک فلسطین شہر کے اندر لنگے تمام  
 نالے بت پرست تک رہندا اوکھے شاہ  
 نال نبی جبرئیل کے کہو اظلم کمال  
 وہ سے وارسی اونہاں توں ماریا اوس پلید  
 سارا کھنہ کھول کے ٹکڑوں ویاں سنا  
 صورتے واک بت سی کیتا اوس تیار  
 نالے اوکے کھنہ وچ پھرتے لوک تمام  
 جو کوئی اوکے بت توں بچد کرے نہ جا  
 ایسے طریقہ اوسد کر کے ہمیشہ پاپ  
 بھیجا رب جبرئیل توں ایسا ہی بتا  
 مال حضرت جبرئیل نے کن نے حکم خدا  
 نالے اندر خلق دے کر و او غلط کلام  
 کر و کھاوت رب دمی جو سے پاک خدا  
 خالق ساری خلقی وایسے اوہ نہر ہمار  
 اوسے دمی سے ذات لوگ لائق سدا بخود  
 سنی نصیحت جہدوں ایسے اوس کا فر بدکار

سی حضرت جبرئیل میں بھی پھرتے ذمی شان  
 اچھ حضرت جبرئیل سار متا اوس مقام  
 دا ومانہ اوس نام سا کا کفر و سیاہ  
 جیو تگر وچہ تفسیر کے لکھیا سے احوال  
 وہ سے وارسی کچھ اوہ زندہ مویا شہید  
 جس کھن اوس پلید نے کیتا اید جفا  
 لو جا کر و او سد می اوہ کا فر بدکار  
 سہنوں لو جا بت دمی و سدا اوہ حرام  
 لاش اندر او سنوں و مت اسدا جلا  
 بت لو جا کے خلق کھن نالے لو جا پ  
 جاتوں اوس پلیدوں میرا حکم سنا  
 اوس کا ذلول وکن دمی طوت کوئی  
 چھوڑو بت پرستیاں لے آو اسلام  
 جس نے ایسی قدر توں کیتے ارغ سہار  
 نالے رب العالمین سبہ داپالین مار  
 سنوں و حدت اوسدی جانواں اوہ مسود  
 نال نبی جبرئیل سے کن لگا تکرار

کہنڈا جیگرپ سے تیرا سے قیوم  
 روئی کارن پھریں لوں عاجز تے محتاج  
 کہیا بنی جہیز تے فانی سے ایہ مال  
 مینوں دولت و ایمنی ویسی یاگ خدا  
 رے ہمیشہ نال اوہ کدیں نہ موسیٰ دور  
 کہیا اوس پیر نے کیا اوہ ہو ایسی چیز  
 جنت نعمت اسانوں کرسی رب عطا  
 واکم علیشان عشرتال نعمت توئی نصیب  
 توں بھی جیگرپ تے لے آویں ایمان  
 حال یہ باتاں بنی قص سنیاں اوس تیر  
 سوئی تے اس شخص لوں چاڑو کر بحال  
 لوے دے دزار پھر داؤے تیر منگا  
 سنی کھلدی کافران نیما ایہو حال  
 آتش و چول بول کے ماریاں کیں سنار  
 اکیلا اللہ واسبہ لوں کشتی میا آواز  
 سوئی قدرت رب دسی مول نہ لگی دیر  
 امن سلامت اٹھ کے کہنڈا پھر جہیز  
 بولو کلمہ لا الہ الا اللہ تمام  
 دو جی واری پھر اوس کافر غصہ کھا  
 اوپر زمین او تانیاں پیغمبر لوں ڈال  
 تئی بلدی دوسری بسر و چم وئی مار  
 نیکل و جو روں نہی دمی زخمت ہوئی ان  
 اس وقت فرشتے بھیجے رب حکمان  
 زندہ ہوئے پھر اوہ قدرت نال خدا  
 پھر مئی لو نہاں رب دمی مئی نا لوجہار

مینوں کیوں پھر و لتوں کہیا اوس محروم  
 مینوں اپنے رہنے و تاکتتا راج  
 دولت دنیا کسے دے مول نہ جاسی نال  
 حدے فانی ہون و اخطرہ مول نہ کا  
 ایسی نعمت اسال لوں ویسی بت مغفور  
 تال حضرت جہیز نے کہیا نال تیر  
 سچ مہیبت و گناہ جس وچہ موسیٰ کا  
 کدیں زوال نہ او نہا نینوں ویسی یحییٰ  
 تینوں بھی وچہ جنتاں ویسی رب مکان  
 سد پاری اپنے کہن لگا بے پیر  
 مر جاوے تال لاش پھر جو لو تھو نال  
 ماریاں سدیاں گڑھے کے آگ و خیمہ چھو  
 آتش و پوچھ ڈالیاں بڑیاں بہ نکال  
 چھوڑو لو کو کفر لوں مینوں ہک خدا  
 ایسے پھر بھی کفر تھیں مول نہ آئے با  
 او تانی اوس آگ تھیں زندہ ہو یا پھر  
 مینوں و حدت بددی چھوڑو کفر تھیں  
 کرواں اس تسانوں جی و موت سلام  
 چھ میناں منگوائے و تیاں سخت تیا  
 سننے اندر منخ ہک تھو کی غصے نال  
 پھریں پھریں کھو کیاں مائی میناں چار  
 چھوڑی لاش زمین تے چھوڑے شیطان  
 لاش بنی جہیز تھیں میناں کئے کال  
 کفار لال لوں اکھدا کلمہ کہو صفا  
 کرن لگے پھر غصہ یہ رکھل سپہ پمید



بیڑی ساری دیک دیک چلے اور چڑھا  
 دلی تیلے و سکر اس تہ نش سحت خبلا  
 چڑھے و چون رہے چشمہ پاک نکال  
 وانگ فرہارے پہنچا حیرت اور جاہ  
 امن سلامت دیک و چہ بھیا اوہ تہ قبول  
 قدرت رب دمی دیکہ کر سہ ہو کر حیران  
 اتنے تینوں سحت میں دئے دکھ کتنے  
 کہیا نبی جبرئیل نے سنتوں کے شیطان  
 پائی اوپر زمین نول و تا جس ٹیکار  
 سر دم میرے نال سے اوہ مردو گار  
 اہم گل سن کے ڈر گیا دل و چہ اوہ پلید  
 جگر خلقت ہو رہی رن گئی اوسدے رنگ  
 اچھ گل دل و پتہ سو چکے اوس بل ہکا رہ  
 اوپر زمین لٹا سیکے تندی خانے ڈال  
 حالی جمیال پھر تک پھر آندا جاہ  
 رائیں آن فرشتیاں حکم خدادے نالی  
 کھانا پانی نبی نول خوب کھیا پواہ  
 وہ مصیبت رہو کے تیس اجرت نکال  
 اپنی بدت لود کھیر سو سو تیس شہید  
 چھری اٹھیا نبی پھر کے رہی اس  
 پچھیا اوک تین کے لورال میں جبرئیل  
 ہال اردو جبرئیل میں شکر نہ اسوچہ کو  
 تینوں اوک مصیبتوں کہتا کہ سن خلاص  
 پھر کہیا اوک ستر کے اپنے لفر تہریہ  
 دو گھر کے کہ نبی نول پھر یا آری نالی

گدھک تیل لائے کے اسوچہ دیا پا  
 پکڑ نبی جبرئیل نول اوس و چہ و تا پا  
 تہر و کیتا اوس تہنگوں قدرت نبی نالی  
 پتہ تہر نول دیک و چہ سیک نہ لگا کار  
 سہر زونگہ ال بھی اوسدہ مویانہ نول  
 آگھن رگا نبی نول اوہ تہاہ کے لہیان  
 پھر بھی تینوں نول زامو ندی کچھ تا تہیر  
 تھمال باجہ کھلا ریا بٹھنے اگھ آسمان  
 تیکر کو نول مجھ نول سیکر انہاں بچا  
 تینوں اوسدے حکم سن کوئی نہ سکد ریاہ  
 سحت کے ساری خلق نول یہ کر کے تہر  
 تہا ہی تہری کھکے تینوں کرسی تھک  
 پھیرنی دئے واسطے کتنی قہر تہار  
 کر توہنجانی نول و تا دکھ کسال  
 اوپنی دے پیٹے دے تا اوہ ٹکار  
 چکیا پتہ تہر تہر تہر تہر تہر نکال  
 رب دمی طرفوں حکم اگھ و تا پھر تہار  
 تہا کر سنا دکھ و چہ تہر کرب تہر حال  
 درجہ خواہش تہا دلی و نبی رب تہر تہر  
 تہر سلامت انیا اوس تہاہ کا فر تہر  
 کیا حضرت اوسنوں نالی تہر تہر تہر  
 پھر اوہ کا فر اگھ و تہر تہر تہر تہر  
 حضرت کہیا رب نے رقم کہیا تہر تہر  
 آ رہے کے اسی نول چلندے تہر تہر تہر  
 تہر تہر کے کھاروہ تہر تہر تہر تہر

شیریں سرگنہی دامول نہ کھایا ماس  
 راتیں زندہ او نہا ننوں کیتا پھر خدا  
 کیسے کیسے ہی تے کرے ظلم کفار  
 سنوین سز فقیر تھیں سچ اکھاں اکھین  
 جدوں فرشتے نبی نول کھانا رہے کھوا  
 کل وپھاڑ اعیید و جمع ہوں کفار  
 رب ہی طرفے بہر نول دعوت کرنی جا  
 جبری حضرت اٹھ کے آئے امن امان  
 ویکھیر نبی نول کافراں کہیا ہو بیکل  
 پھر نول او تھوں اس طرح اول زندہ ہو  
 اسے حالت عدم تھیں کروا او وجود  
 پاس لساوے بھیجا یینوں رب جو  
 سن کر اول کافراں کڈھیا یہ آواز  
 جادو دی کوئی کھیا ہے تیرے پاس کمال  
 انہماں کر کے اسانوں ہوں آپ فرار  
 سچھین کچھ پھر اوس کافر شاہ یدکار  
 م کھن لگا او نہا ننوں اپنے پاس بلا  
 بہتھی دولت لسانوں نیساں میں انعام  
 ساوے اگے کم ایہ مشکل مول نہ کا  
 کافر کمندا مجھ ننوں کھول ساو حال  
 کہیا جادو و گراں نے گاں پاک و پھونگا  
 تال پھر کافر او نہا ننوں گاں وئی منکار  
 او کے ویلے سو گئی دو ٹکڑے اوہ گاں  
 اونہاں بیلاں نال پھر واپس او نہاں مل  
 او کے ویلے فس کے نبولی پاک تیار

ہتھوں وہ کما سکے بدھ و اسے سے پاس  
 آن فرشتے حکم تھیں کھانا گئے کھوا  
 رب جو تے جنوں کیتا اسکے مار  
 رب جنہا ندی بکلیں جنگل کیوں سوڑ بن  
 کمندے یا مقبول ایک تہا حکم خدا  
 تسال ہی او تھے جاو ناموجب امر تھیا  
 اتنی آکھ فرشتے واپس گئے سد بار  
 لگے آکھ نول رب واکم سنان  
 شیریں گے چیر کے سٹیا ننوں کل  
 حضرت کہیا رب نول مشکل ایہ نہ کو  
 اینوں اوہ موجود تھیں کرویندانا بود  
 منوں و حدت اوس ہی کلمہ کہو صفار  
 معلم ہوندا اسانوں میں نول جادو ساز  
 کرویندا ہیں کور نول سالوں جادو نال  
 سمجھ نہ آوے کسے نول کیا کیتی اس کار  
 جمنج کتے سر ملکے جادو گر مسکار  
 اس جہز نول جادو کوئی چلا  
 ایہ گل سن کے آکھدے جادو ساز کام  
 وکر نہ رکھو یینوں لوواں منے اوڈا  
 مارو گے جہز نول تھری حکمت نال  
 ساری حکمت لسانوں کھیں ہاں دکھا  
 منتشر ٹھ کے گاوے کن وجہ و تین چلا  
 ٹکڑیاں وے پھر ہل وین گراو و تھال  
 گڈھی کنک کتاب پھر تھی اوسے مل  
 وڈھی گا ہی پیسا انا توب سنوار



روئی او سے کنک وی کھادی تیرت پکا  
 کہندہ جادو گر انہوں کافر ہوئے اور  
 دیا جادو گر ان پھر پانی کر کے دم  
 پھینکا جادو گر ان نے دستوں احوال  
 حضرت کہیا پیاس قوس بسیاں میں لاجار  
 ہو پانی آراستہ ٹھکانا پانی پتی  
 کہیا جادو گر ان نے میں تون وڈمی بلا  
 چکر کوئی ہو راہ پیدراہ چہ جہسان  
 عالم تھامی سحر و ایتھوں حالے یا و  
 تیکر مال براری ساٹھوں تون نہ ہو  
 کافر تون بھی ساحر ال و تارت جواب  
 اس گل و چہ جزیں وی شہرت ہوئی ہو

کافر و اس بات یقین نہ اول جہار  
 ٹھیک تھیں جزیں تون بسو مار ضرور  
 یہ ہے بسم اللہ تیری نے پتیا ہو بہتم  
 کیا کچھ نظر می آتیا سید بہوں نال  
 درائینوں تمال یہ پانی ٹھکانا کھار  
 کھلا کر برب تساندا کھنڈار کھے جی  
 چہ ترا پانی تدم اچھ پی کے لیا پچا و  
 میں تک اوسد اپتہ نہ ملدا کسے مکان  
 میں تون جادو گر می وجہ سا و اچھی سا و  
 تیکر اور اساندا جادو گر کے نہ کو  
 اٹھے کم نہ اوندی سا و می سحر کتاب  
 سر کوئی کلمے فقراہے گا صاحب زور

مختصرہ حضرت چمر میں علیہ السلام

یک عورت آہنی تون بکن کر کے سوال  
 تر کہہ پکے گھر و چہ آہنی کچھ گال  
 اوہ بھی حضرت سرگئی میں ہوئی آتنگ  
 کرو وعا اوس واسطے یا محبوب خدا  
 سن پتھر رب واکہن ا عورت تون  
 اوس گائیں دے بڈ جو چھو لے بڑے کام  
 ماریں اویرا و نسا نڈے عا و سا یہ او کھا  
 او ٹھکھلوی تیرت اوہ زورہ ہوئی الفور  
 او سے لے کے رب نے زندہ کیسی گال  
 سی اوس کافر شاہ و اخامہ کب وزیر  
 او سے و پلے تیرت اوہ لے آیا ایمان

یا حضرت میں عا جزو ہال بڈمی کنکال  
 وودہ اوسد میں کچھ کھو ا کھانڈیاں  
 فائے اندر مو گئے یقینوں کھنے ڈنگ  
 گال میری اوہ فتنوں میں و پورے ب جوا  
 لیجا اپنے نال اچھ عا صا سیرا تون  
 جمع کر کے تون و نسا نڈے ا کے ا ہنڈام  
 نالے اکتیں او ٹھکھلوی حکمیں نال خدا  
 تالی اوس عورت جاٹھے کیتا سے طور  
 وڈھ گیا اچھ زورہ اندر سر سر کھال  
 خیر سنی جالی او سے ہر گئی تیا شہیر  
 چار تیرا ال ہو رہی ہوئے مسلمان

سہنہا نمونوں سدوائیکے کیتا پکڑو شہید

خبر سنی جدا و نہا ندی اوس مکار پلید

## معجزہ دیکر

بھارا منکر بنی واسخت پلید مکار  
 نے تول سجائنی ہیں معجزہ کوئی دکھا  
 تال پھر گوں اکھدا اوہ کافر شیطان  
 چارے پائے اوسدے بن درخت کمال  
 وکھو وکھرے سب تے میوے لگ کھول  
 جانال گا پھر تدرہ تول سجائی خدا  
 نالے منال تدرہ تول مونسال مسلمان  
 رب میرے وی قدر تول پھول کج نہ دور  
 چارے پائے اوسدے کیتے سبز خدا  
 کرنی سازنی رب نے کر وئی گلزار  
 میوہ دانہ کھانے کے کیتا سب حرام  
 تانے وی پاک اوس تے کیتی گال تیار  
 گندک نالے کیتل تھیں و تاسہ کھوار  
 سٹیا اندر چنڈے و اڈوی کھنڈس مال  
 سخت اندھیری رات وئی تروت کھوار  
 لگ لگ اڈیرا ہانڈے مرن لگے کذات  
 آگھیرے لوک سب دیکھ انہیر غبار  
 اندرون تے رات تے فرق نہ جالے کو  
 کڈو کے گال اوس چنڈے تھیں سلیمہ وئی میکا  
 اسن سلامت بنی تول دوتار پ نکال  
 پھر جاندر کافر ال کہنا بنی پوکار  
 وزیر وحدت رہدی اولوں پاک یقین

واویانہ وے شکروں آگاہک سرور  
 یک دن اوہ جہیزیں تول کھنڈا پاس بلوا  
 بنی کہیا کس طرح و امیر ہ کرال عیان  
 جس کرسی تے اور میں بیٹھا ہاں فی الحال  
 ہوں سارے مختلف اکثر قسم نہ ہوں  
 جسیرے میں اونہانڈے میوے لیسال کھا  
 اور پھرے رب تے لے آواں ایمان  
 سن کر اوسدی بات ایو کہیا بنی منظور  
 اوسو پیلے بنی نے کیتا پھیر و سا  
 وکھو وکھرے رکھ اوہ چارے مو کے تیار  
 ایو پھر کھی اوس نے نا اندر اسلام  
 اسوقتیں چکھے ظلم ایو کیتا شاہ مکار  
 وڈا سارا اوس وایت غلطیم سنا  
 وچھو سکے جہیزیں تول ظلم تے ڈال  
 قدرت رہدی اوس دن ایسی ہوئی آ  
 چاروں طرف جہانوجہ پور کیتی کالی رات  
 بچالی اولوں کولپ کے کر وئی مار و مار  
 کیتے دن اس قسم دا گیا انہیرا ہو  
 حضرت میکائیل نے حکم تے تھیں آ  
 پاپا پٹ اوس گال وار سلیمہ وگن دینال  
 مویا دور جہان تھیں جہول انہیر غبار  
 کلمہ اکھو کافر و منوں سجی دین



دیکھو نبی جبرئیلؑ کی مجلسوں میں ہونے سے پہلے حیران

اس پر پھر بھی کہنے نہ آندا ایمان

### مختصرہ دیکھو

آنحضرتؐ جبرئیلؑ کی مجلسوں میں ہونے سے پہلے کفار  
 جے ٹولے گورستانِ طغیان دلوں اور جوار  
 کہیا نبی جبرئیلؑ نے جے اور وہ ہوں حیات  
 جس نے گنہ گراؤں کے گستاخ سے ہرمان  
 ایہ گل کہتا وہ تھا کہ ٹولے اس میں ہوں خدا  
 موی سحر میں قبول اور حکم خدا ویناں  
 ناکل و عا جبرئیلؑ سے اس دن رب خفکار  
 ہر حال و چوں اور بڑے کیسے ہارے وہ سب  
 اور ہاں گھنٹیں اک شخص دانوں والا نام  
 گنتی دیتا تازہ ٹولوں ہویاں گئی و ہار  
 کہتا بہت پرست میں عسایاں یا سرکار  
 اور دیتا گھنٹیں پکڑتا و چہ غار ہاں میں  
 سرور نازل ہو و نارا میتھیوں غراب  
 گھنٹیں سنیاں کافراں اور سدا یہ آواز  
 کرن روایت پھر اور وہ جتنے آئے سب

ہوئے سادھی قوم طغیان ہندو یا کھہ شمار  
 ہاں پھر تینوں ہاں سال سجا نبی خدا  
 رب ہنیرے دی قدرتوں عمارت اور نبی بات  
 مویاں پھر جو ادناں اور ہوں جو آسان  
 جا کے گورستان اور چہ گنتی سحر میں عا  
 سرورے گورستان گھنٹیں اور طغیان و الحال  
 زندہ کیسے آدمی باران جان ہزار  
 ایسی قدرت انہی ظالم کسبتی رب  
 چہ گنتی اور گھنٹیں بات ایہ نبی علیہ السلام  
 آہیں کہتے دین کے چہ سوچ ہنار  
 مویاں ہنیرے ہون گئے برسوں چار ہزار  
 ہن تک ملی بجات نہ کی کچھ برسوں میں  
 ہنیاں ٹولوں میں پوچھا ہاں ہویا خراب  
 پھر بھی بہت پرستوں ہوں نہ آئے باہر  
 آہو ایسی قوم چہ واصل کہتے رب

### الض

کرن روایت ہر ماہ بڑھی عورت کو  
 حک لیا نبی نال اور گنہ گار ہاں  
 گنتی میں اس کے واسطے حضرت کر و عا  
 اگلیں اور اور سنوں لائی حضرت رب  
 کناں و چہ طغیان ٹولوں پھر نبی و عا  
 باقی وہ ہاں ہاں رساں اور سنوں ہاں

ہاں نبی جبرئیلؑ سے آئی مسائل ہوں  
 اور گنتی گنہ گار نبی انہاں لاچار  
 گنتی ہر ہاں اور اس ٹولوں سے گنتی  
 فوراً اگلیں اور سدیاں روٹن کہتیاں رب  
 سنوں گناہ بات ٹولوں کہتیاں فضل خدا  
 عورت تا کہیں نبی سے کہتیاں ہر ماں

کے آئین اسماں توں اور خدا دے تھب  
 سن کے پورے حکم ایچہ ہوتی مسلمان  
 اوسو پیلے نی توں موڈی نے بکڑا  
 وچہ اگلی کوٹھڑی اوسنوں قراڈنک  
 کھانا پینا نہی واکہ تائبہ تمام  
 قدرت رب کریم دی ایسی ہوتی آ  
 اوس کوٹھے وچہ تمہم ہک آہ خشک کمال  
 لگا او پراو کرمیوہ قسم ہنراہ  
 اندر پانہرا و سدی آہکی خوشبو  
 اوس پورے توں جدول ایچہ معلوم ہوا حال  
 عاویانہ ملعون لے سنی جدول ایچہ کل  
 کوٹھا اوسدا آئیکے وکوس سبہ پٹا  
 پکاہ نہی چرچس توں غصے نال بھین  
 سخت ٹھکنجہ لوہے واو تا مسر توں چاڑھ  
 خاک ہوئی اوہ لاش جاں سٹی وچہ دریا  
 اے دریا اس خاک توں رکھیں اسماں  
 کافراں نے بھی غیب نہیں سنیا ایہو اعجاز  
 اسن سلامت ایسوں باسرو میں نکال  
 سن دریا لے رب وا آندا حکم بجاہ  
 جد دریا وں نکلیا زندہ سوچہ جس  
 رل مل ساکے نی توں کس لگو جہنوں  
 نہی کہیا میں کراں نال ایسا کم بد زیب  
 اندر سارے شہر دے کرد تائبہ ہور  
 سن کے تباہ ملعون بھی ہو یا خوشی کہاں  
 کہند ایسے پاس میں چل کرو آرام

ایچہ بھی دو بہاریاں دور کر لسی رب  
 سنیاں تباہ ملعون نے سارا ایہ بیان  
 اوس پورے تے گھرے وچہ و تاقیرا  
 باسروں جنڈے مار کے کھیتا ڈوٹا ہک  
 مرث کوئی دیوے سینوں یا فی ہور طعام  
 جس کوٹھے وچہ قیدر سا ہو یا نہی خدا  
 ہو یا سیر و رخت اوہ قدرت رب دی نال  
 کوٹھا سارا رب لے پتیا باغ بہار  
 ارے پڑے لوک سب گئے تھجوب ہور  
 اگے نالوں اوسدا ہو یا یقین کمال  
 غصے ہو کے آوندا نال تباہی چیل  
 سکا سبہ و رخت اوہ جیو نکرا گے سا  
 متھیں پیرل ماریاں مسخاں او پر زمین  
 پانی ہی وفات جاں لاش وئی اوہ ساڑ  
 غیبوں اوس دریا توں آئی تری نرا  
 مرث کے اسنوں گالے کر دیوں نقھمان  
 اے دریا اس خاکنوں مرث کے کریں گزار  
 ضالچ کریں زبستھیں سیر کر مک رحال  
 زندہ اوہ اس خاکسروں ہو یا نہی خدا  
 ویکھ تھجوب ہو گئے کل کفار جس  
 توں بھی پوجا بتاندی کرے دیوں قبول  
 مال پھر انڈا کافراں کتا ہور فریب  
 ست پوجا جس نے کر لسی جہنم کو  
 گھر اپنے چرچس توں لے آندا اوس نال  
 پچھلے غیب تصور جو کر و معاف تمام



گھڑوں کے گدابی نے پڑھی نماز عشائے  
 ایسی خوش آواز تھی پڑھی تھی تو رات  
 ایسا ہے نہ خبر اچھ پانی نشا و جمبول  
 پھر وہ بدی عاجزہ عورت مسلمان  
 کے گھر کے واسطے کہتی تھی دعا  
 باقی اور سنوں رہنے والی بسین مریضوں کو  
 یا نبی اللہ! حال جو کیتا سی اقرار  
 دو مریضوں کو اور سداں آگے کیتیاں تو  
 گنگا ہے اچھ کھنڈھیں مول نہ کروا گل  
 کرو دعا اس واسطے یا مقبول خدا  
 تاں پھر حضرت طفل لول کیتا یہ فرمان  
 او سے ویلے بولیا گنگا کر لبیک نہ  
 پڑھیں کلمہ نبی و امویا مسلمان  
 باقی اور سنوں رہ گیا بکو خلل قصور  
 اوہ کبھی رہے حکم تھیں و کبھی ہوندا اول  
 شمال لول و بیچ آکھ لول بت خانے سے جا  
 گھنڈیا کے جہیز میں نے سنوں کساں بلان  
 بت خانے کے تھیں بت اس آندے سے بلا  
 و کبھی کبھی کبھی رب نے بنیاں و نا شان  
 تھیں وہ بت لول کے جہیز کے لہن چلا  
 انہوں نے یہ فقیر لول و لول چا اس کساں  
 سنوں حقیقت بت حال حاضر ہو کر  
 حال اس سکھ بناؤ و کھا حال خراب  
 نالے اپنے نشاہ لول کسندھی پاس بلا  
 جیکر اسدے دین تھیں کس لول انکار

پہلے لگا لوریت پھر وہ مقبول خدا  
 عورت اسدھی ہو گئی مہوں اسے رات  
 عورت میری کر لیا مجا دین قبول  
 آلی جہیز لول تھیں سنو بیان  
 اکھیں لے کن اور سنوں بخشے پاک خدا  
 حضرت جہیز میں لول کسندھی حاضر ہو  
 صحت سلامت ہو وہی اچھ لول کا بیمار  
 دون کارن میں کبھی آئی تھیں حضور  
 نالے ہے ایہ لنگڑا مول نہ سکدا چل  
 ایہ بھی مریضوں اسدیاں و لول رب و بنا  
 بول خدا وے حکم تھیں کھول کتاب بن  
 نال اجوب ہے نبی لول کے سلام علیک  
 نال و عاجزہ میں نے بخشا رب زبان  
 مے سی لنگڑا طفل اوہ لول تھیں مریضوں  
 حضرت کبھی لول کبھی اوہ کبھی لول چل  
 حاضر ہو و چل کے پاس رسول خدا  
 ایہ گل سن کے لنگڑا موسیٰ اٹھ روان  
 سارے آگے نبی لول کے آئے تھیں جہیز کا  
 بتاں لے کبھی جہیز لول لیا فرمان  
 لنگیاں لول کبھی تھیں لول نال لول  
 میں لنگے لول منصفی آپ راسی نال  
 لول جہیز میں نے و مریضی چھوڑے تھیں  
 لول کال تھیں لول کبھی لول کبھی لول  
 اوہ لول جہیز میں نے جہیز لول لیا  
 بتاں و لول کرے گا تیرا حال خیر

کہیا شاہ ملعون نے سگ اپنی نون  
 سانوں شہر برس تختیں منجھ کے پیرا دکھا  
 بیکم کہناری ازل نفس حیرے ہون پلید  
 وجہ تھیں جہانوں دوزخ لکھیار  
 بجاوں طرف او نہاندی آون کئی رسول  
 مہرے اور رب و اہویا فضل کمال  
 اچھل سُن کے جوش و چہ آیا سخت پلید  
 او سختی چکھے بھی نون کرن لگا اتنگ  
 یارب کتنے برس میں جھلیا دکھ کمال  
 میں میں عاجز ہوئے منگال ایہ دعا  
 نازل کر کفارے اپنا قہر عذاب  
 ہونے مسلمان جو دنوں ایمان لیا  
 اوسے ویلے نبی دی ہوئی دعا قبول  
 بھلی وانگول کرک کے وہاں پیکار  
 کہتی ہے جہیز میں نے شاید برمی دعا  
 اچھل کر کے کافراں وہی تیغ اوٹھا  
 جوں تہادت مرتبہ جاسا اوں مقبول  
 بخششی خالق پاک نے خاص تہید می موت  
 اوٹری کسی جو قہر دی آتش سخت کمال  
 سنے مکاناں او نہاندی یہی سخ خدا  
 بنیاں دے حق جہان نے کتیا احوال  
 کیا کیا ظلم کفار نے کہتے ہوں مفروہ  
 کہسے واری سبہ دی رب او ڈالی و ہور  
 باقی تہید نہ ہر جو آئے مسلمان  
 جہان رب رسول کے آئے حکم بجا

کو معجزہ دیکھ کے نییاں اوسنوں نون  
 ایسے من تک اسانوں دل تے پیرا کا  
 کیونکر کھے رب می منن اوہ توحید  
 حجت طرف نہ ہون اوہ جاون کہ سبب  
 دین لاکھال معجزے ہا نہ منن ہون  
 ہوئی مسلمان میں کیسے معجزے نال  
 سولی دیکھے اوسنوں کتیا تہید  
 حضرت نے پھر رب تختیں تھی شہادت منگ  
 موجب تیرے حکم نے صبر کیا حال  
 موت تہادت بخش نون ہون ہا ک حد  
 اپنے بے فرمان سہ کرے سب خراب  
 امن سلامت او نہاندی فضلوں میں بجا  
 غصوں آتش قہر دی کتی رب نزول  
 و طہی جسد کافراں کہن لگے مسکار  
 تا میں ساڈے او پرا یہ کھیا قہر خدا  
 پکا تھی جہیز و کتیا بیس جسد  
 اوسے طور خدا نے کتی عرض قبول  
 جے لکھ رسال جویے اورک ہونا فوت  
 ساری فوج کفار دی رطہ مولیٰ احوال  
 ہا پل اندر قہر تھس دے رہ او ڈا  
 اورک بلدن او نہاندی انوں نون حال  
 پکا لیا حال رب نے پلوچے تھے چور  
 کر کے ظلم بجا وے کوڑ وے لوکا کوڑ  
 بھیکے اوس عذاب تھس سارے امن مان  
 کیوں نار کھے او نہاندی قہر رب بجا



حال ہی جڑیں و ختم ہو یا اس جا

اگے کچھ مضمون فادویوں ذکر سار

## ذکر حضرت مضمون علیہ السلام

وچہ خلاصے اس طرح لکھتے مضمون  
کوئی نہ ہو رہی کرے اوٹھائے نال  
روم اندر یک شہر سا نام محمودیہ جان  
اوس و ایک مکان سی اور لب وریا  
حضرت مضمون چار ماہ اندر سرک سال  
یسی بیت پرست اوہ کافر فوطہ شاہ  
سٹہ نرال فوج سی رکھرا اوہ بلعون  
ہک نرال جوان لول مارا وے ہر سال  
چار مہینے آئے کے گھر وچہ اوہ مقبول  
چار مہینے خلق وچہ کر و او خط رنگ  
چار مہینے لڑویاں دینا پھیر گزار  
ہو یا و او ہاتنگ حال اوہ کافر بلعون  
سو وے مال یہ مارے کوئی فریب بنا  
لی لی جو مضمون وئی آہی نیکو کار  
جائے نہ مضمون وئی نسبت نیر خیال  
کے لول مارا اوسنوں کر کوئی سچو بنا  
نالے پیرے لول کے تحت حکومت تاج  
حال غور مضمون وئی سنیا ایسہ ہر نام  
لگی کہن وکیل لول ہے یہ بات قبول  
مال پھر اوس وکیل نے رسہ ہک نکال  
خبریں کھو اساتوں پکو نیوکیا وال آر  
آپے لول اوس وئی حصول ہو سی نشا

بڑا لورا اور آدمی سی حضرت مضمون  
سٹہ والانو انگ سن بدن او پکی وال  
سی و تھول و ابا و شاہ فوطہ نے ایمان  
کدیں کدیں اوہ اسی چچہ حشون کرینا آر  
جنگ کرنے اوس شہر وچہ ہا کفار لال  
نالے ریت اوس وئی سبہ آہی گراہ  
اک اکیرا او نال تھیں حال لڑا مضمون  
باقی تھک کے سٹہ آوے بحال  
وچہ عبادت زیدی رید اسار مشغول  
اوسے اگلا سال جاں پھر کر و وچہ جنگ  
پورا اوہ سے آدمی پھیرا وے اوہ مار  
کہنیا اچھوں اساتوں نہیں بند مضمون  
نہیں مال میری فوج اید وئی سبہ بگلا  
اوس وئی طرفے پھیرا اوہ ہر نام سرکار  
تائیں نرال طرف اوہ رکھرا نسبت خیال  
کر سال تھیں عقدر ہاں کھساں بہت کز  
بہاری نرال آہیکے سی کہتے سیں راج  
پھل سی اوسدی ہارت لکھن لڑا لکھنا  
ایسے مضمون لول کوئی کراں مضمون  
دما او سنوں سوں حال تھیں اساتوں  
بہا ہو پاشاہ وے کول و مال پھو کجا  
مالے ہوا ویں و تھیں تھیں لڑا پھو لڑا

تالوں کی بی بی رکھیار سے کول چھیا  
 نیندر دے وچہ اونہا فنوں بدیا اور تھیا  
 بی بی کولوں پھدا بدیا مینوں کس  
 خفانہ ہونا جھنہ تے بدیاے میں تال  
 زور از ماون واسطے کیتا میں ایہ ڈہرب  
 حضرت کھیار بدیا مینے فضل کمال  
 بی بی طاقت دیکھ کے گئی تعجب ہوا  
 حضرت کھیار جان توں لاپنے وچہ خوب  
 گزار کھیار اوہ برس جبال پھریا وچہ مال  
 پھری یک سرنوں کر آیا قسلا م  
 بی بی لول آا کھدا قاصد یک مجبول  
 نا تھو و سنوں بنہ کے کھیار ساوے پاس  
 بی بی کھیار و سنوں یا پاسی میں حال  
 سن کے ساری خبر ایہو و سچی وچہ شریہ  
 جسویئے نلے سمعون لول نیندر کرسی زور  
 سن پورٹ سمعون دی کیتا ایسو کم  
 او کھیار جبال سمعون پھریا وچہ اس حال  
 بی بی کھندی آپ میں پایا ایہی تال  
 او کھیار جبال سمعون پھریا پران ہلا  
 پھریا شہا بلعون لول ایہی خبر تمام  
 اس گل تھیں مرودا اوہ بہت ہو یا و لکیر  
 لوسے دے زنجیر بھی تے اوسس توڑا  
 بی بی نے پھر شہا لول آکھ کھلایا یہ بات  
 میری طرف نہ بھجی سرگز کولی چہ پیر  
 بلکہ ان گھر سمعون جال آیا کر کے بھگ

گھریئے سمعون جبال راتیں سنا آر  
 فجر ہوئی تال جا گیا اوہ مقبول جناب  
 بی بی لول آکھدی ایہ کم کیتا میں  
 و کھیال رسا تال تھیں ٹڈاے ماناں  
 و کھیال کتنی تسانوں قوت بخشیا رب  
 ایہو نکل کر کے توڑیا رسا جلدی نال  
 و نیا اندر تال و اتانی ہور نہ کو  
 امریاں میں کسے تھیں ناموساں معلوب  
 لڑیا جاسمعون پھر کفاراں دے نال  
 مگروں اوس بلعون کے بھجیا پھر پیغام  
 من تک تھو سمعون لول نکل ز کیتا مہل  
 جا کے ساو می فوج واکر آیا پھر ناس  
 ایہ رسا توڑ کے نکل گیا فی الحال  
 پھر اس شاہ بلعون کے بھجیا یک زنجیر  
 جلاں اسکا نال لول پھریا تے توڑ  
 سنے لول زنجیر اوس پاوتا یک دم  
 کھنڈا مینوں جلاں کس زنجیراں نال  
 و کھیال ایہی تال تھیں ٹڈاے ماناں  
 ٹڈ گیا زنجیر اوہ بلکہ حرکت کھار  
 ٹڈ گیا زنجیر اوہ کوئی نہ بنیاں کام  
 کھنڈا من سمعون دی کیا کرے تہ پیر  
 اس تھیں پختہ ہور کی بھجیاں میں اس دا  
 چپ رہوں تساندی کوئی نہ جلدی کھا  
 آپے میں سمعون دی کرساں من تجویز  
 بی بی آگے پھولیاں با تالوں رنکو رنگ



اسی وقت زور و اکہد میں حال بیان  
 سن سن باتاں اکہدی بی بی اگوں بول  
 بولے دے زبیر بھی دیکھے ہیں آرماء  
 ایسی بھی کوئی چیز ہے جو نہ سکوت و روت  
 بی بی کہیا تسال کھیں چھیدی ہاں ہاں  
 حضرت نے پھر اسنوں کہیا ناں مہیر  
 بدن میں کورے وال یا مہیر دگر کٹ  
 او کرا و چہی میرا زور نہ کار  
 رات ہوئی ناں او سنے اگوں کہتی کار  
 نیند رو چہ شمعوں دے کٹے سرے مال  
 چہر می حضرت نیند کھنٹی جلم ہوئے بیدار  
 پھر بھی عورت بول کے دتا او ما جواب  
 اس کے زور پر اس انداموں نہ چلے نہ ور  
 اگے جے میں تسال منوں بدھا کھنٹی وار  
 میں کیوں اکھو چھ لوں آئے لسو ترور  
 حضرت کہیا چکر لیں میں لاواں زور  
 آخر دیو چہ چھیا عورت جاں سر سول  
 جلد می خشاہ ملعونوں لوں پھیجا اول پیغام  
 بھیجا اوس ملعون نے شتر سوار سزار  
 جا کے او کے دیو نے سہتہ تے پیر و عا  
 باقی اوسدی لو کھ جو ہوئے کول کول  
 سن فرمان پلیر نا آئے او ہے القور  
 کٹ دتے دو تھنسی نا لے دولوں پیر  
 او کھ دے اور لار کے اند می لو کھ او کھ  
 کافر جو اس تہر و چہر سنا عرس ملعون

جیونکر قتل کھاروں کہتا او چہ میدان  
 لے شک صاحب بہت زور و تسال کول  
 اوہ بھی تسال ترور کے دتے سہ او و ا  
 حضرت کہیا تہہ لوں پھینے دی کی لوڑ  
 چیز زور او تسال کھیں تر کولی یا ناں  
 ٹٹ نہ سکدی اسال کھیں ہرک السی چیز  
 جیکوئی سنوں انساں کھیں پھر رستی و ٹ  
 بی بی سن کے باٹا یہ لسی دے و چہ بار  
 جس ویلے گھر آئے کے ستا ہی کھنڈار  
 رستی و ٹ کے نہی لوں نہ دتا او کھ ناں  
 عورت کولوں پھینے کے کس کھنٹی کھ کار  
 حضرت کہیا کھول لوں اسدن تساب  
 عورت اگوں اکھدی آئے لسو ترور  
 آپے تسال ترور کے نکل گئے ہاک بار  
 ناں میں بیشک تسال منوں جانال ہنا زور  
 بل جاؤں ہاک کھنڈ سہ بدن میر پھوڑ  
 میں ایہ قابو ہو گیا نکل نہ سکے مسول  
 پکڑ لے جا ملعونوں لوں ہو گیا کھ تسام  
 اسواراں لوں اکھا اوس پلیر مسکار  
 ناک کے کن زبان کھیں کھیں ہنوکھ  
 او کھ دے او پر لہ کے انوں پیر کول  
 جیونکر اوس نے کہیا سی کہتا او سے طور  
 و ڈھیا ناک کے کن بھی پورا کہتا عور  
 اگے کشاہ ملعون دے حاضر کھنٹی آر  
 کھنٹی و ہمال آئے لکھ جدرول کھنڈوں

آپو آب تمام اوہ بول اوٹھے یک بار  
 کوئی آٹھے مجھ واما یا اس بھرا  
 کوئی بھتیجا آکھو کوئی کے واما  
 سن سن باتال بھتیں کمندا اوہ بدکار  
 مارو بالکل سینوں دیکے کوئی عذاب  
 بالا خالے سچھ جو وگ واسے وریا  
 امیر بندہ اسدے پیرگز کھو لو مول  
 سن کر جلدی کافرال و تا سخت عذاب  
 او سے وقت خدائے نے بھیجا جبرائیل  
 جا حضرت شمعون دمی لے لوں جلدی تیار  
 کیسے جدا کفار نے جو اسدے پھنسا  
 نالے او سدی لاش تھیں کھول تبتانی بند  
 سن فرمان جناب تھیں حضرت جبرائیل  
 و دیکھ سکن ظالماں جو ساکے اعضا  
 اسی دے اوہ بند کھیں و تے سب نکال  
 کیا پھر شمعون لوں جبرائیل یو کار  
 جاکے اس ملعون کے کوٹ حصار اوٹھا  
 ختنے ظالم شہر وچہ ہں کافر چندال  
 سن حضرت شمعون نے کر کے یا و خدا  
 پٹے تمام زمین اوہ حکم خدا دے نال  
 غرق کیے رب تم تھیں سارے ایمان  
 نا اوہ زہا شہر نا اوہ کافر ملعون  
 اس تھیں چھے گنا پھر گھرانے مقبول  
 آندا حکم جناب تھیں جبرائیل و کبیل  
 نال ساکھا وٹ کافرال کیتا اس قصور

اگے شاہ شمعون دے کر دے زار لو کار  
 کوئی اپنے باپ دا دعوے کر دیا  
 اسطوریہ تمام اوہ کرن لگے فریاد  
 اے نہ اسدے بدن تھیں نکال جان سنجار  
 بالا خالے او پھر لے کے پھر موشتاب  
 او پروں اسدنی لاش لوں اسوچہ و نہوگا  
 بدنام ہو یا ندی وچہ سکون ہے نسول  
 وچہ وریا دے مار کے سکیا وچ تباب  
 حکم سنایا او سنوں خالو پاک جلیل  
 وچہ دریا لے او سنوں سٹ گئے کفار  
 کن اکھنیں سچھ پھر بھی سہ درست تیار  
 زندہ ہو کے ندی تھیں نکلے قدر بلند  
 فوراً آکے حکم دمی کر دتی تمہیل  
 آپو اپنی جگہ اوہ دتے سبہ لگا  
 زندہ ہو یا پھیر اوہ قدرت رب دی نال  
 قوت تینوں رب نے بخشی کے بسیار  
 کھو و تمام زمین تھیں سٹو وچہ وریا  
 سکے ناکارال سبہ دمی و ہموخ نکال  
 سنے کفارال شہر اوہ و تا سبہ او و ار  
 اوٹی کر کے ندی وچہ وال دتی فی الحال  
 باقی رسیا نہ او نہانا اسر گز نام نشان  
 سبہ دمی بیخ او ٹھائے کت کر کیتا شمعون  
 بی بی تائیں جا پکے کرن لگا مقبول  
 قتل نہ کر لو سینوں بسیار جلیل  
 ناقص عقول عورتاں پونہریاں باجو مشہور



آگے لگے بغیر بے جوں سکھائے کوہ  
 اس بھی آگے و نہا تھے کستی بی خطا  
 تیس بی بھی اس کے قتل و اقصیٰ کر لومول  
 اقصیٰ تک ایہ ذکر ہے وچہ قصص الانبیاء  
 بعض کتابیں آویزاں ہو رہی طرح بیان  
 لکھی اندر او نہا تھے اس طرح مضمون  
 کر کے تھی خدائیدار او نہا تھے لکھی ممول  
 زاید عابد پارسیا بندہ نیکو کار ہو  
 بخشیا رب نے او نہا تھے نول قوت و کمال  
 نال کفار ان جانے کے کروا خاک جہاد  
 آخر عورت او نہا تھی بلکہ نال کفار  
 نہ نکر کے او سنوں و وحی وار خدا  
 وچہ کیا دت رہی رہیا ماہ ہزار  
 مجھل اچھ تاریخ و لکھی اس احوال  
 جو جو دوست رہے اگے گزریے مو  
 مو کے تھے مضمون تک جو جو تھی کمال  
 نال او نہا تھے کافران کہتے کس مستم  
 جو نہا تھے نول رب فضل تھے لکھی ان بیان  
 کیا کچھ کہتی و نہا تھے حضرت عیسیٰ نال  
 باب بنال رب او سنوں آندا وچہ جہان  
 پھر نرا ان مخرجے او سنوں بخشیا رب  
 سوئی او پر چار کے لکے دین ایذا  
 ذکر کھائی او نہا تھے اہمکا طول طویل  
 بھی او پر او نہا تھے رب کتاب اہل  
 جیو نکر رب نے او نہا تھے نشان کمال

اسے اندر انہا نول نہیں عقلمی ہو  
 سو بھی اپنے فضل تھے وئی بخش خدا  
 اللہ بخش ہمارے توبہ کرے قبول  
 جو کچھ ہیں وہی وہی ویا کھول سنا  
 جیوں تفسیر مراد یہ ہو و غیرہ بیان  
 سی پاک ولی خدائیدار یہ حضرت مضمون  
 اندر اسر سلیماں سی ایہ پاک مقبول  
 وطن مبارک او نہا تھے ہر بار  
 اندر سارے لکے کی و ڈاکھتال  
 وہاں روزہ را تنوں کرے خدائیں یاد  
 تہ ہر وایا او نہا تھے نول کر کے مکر ہکار  
 ہر رہیدیم ہر کچھ کستی ہو رہی مطا  
 و کھن او سارے رب نے کئے مار حوال  
 اگوں مستم رہنوں کسو نکر عقل حمال  
 نال او نہا تھے کافران ظلم نہ چھوڑیا کوہ  
 ٹھو کے اس کتاب تھے لکھی او نہا تھے نال  
 تھی نکر او نہا تھے ہر تھے او چالیانہ دم  
 کافر دشمن او نہا تھے کئے مار و بیان  
 کس کس واپس کھول کے تینوں سال نال  
 یوسف وہی گزار وچہ لکھی تھیں ہر سال  
 قوم ہر سال و لکھی کے دکن ہر کسب  
 رب نے اپنے فضل تھے او سنوں لکھی جان  
 ہر سے اس کتاب ہے پونا او سدری لکھی  
 اندر دویاں ہر سال یا یا شان کمال  
 انہوں چاہیے او نہا تھے نول حمال

حے سن با تفصیل میں لگاں کرن بیان  
جیکر تھوڑا ذکر میں لکھاں کہ منقول  
آیا سے واسطے بینوں ایہ خیال  
جیکر بینوں زندگی بخشی رب غفار  
ذکر رسوال اسجا کہیتا ختم پذیر

ہو جاوے گی حجم و چہ ایہ گلزار کلاں  
پر تھنے والے آفسن کچھ نہ تکتیس مول  
لکھنا چاہیے اونہا نذا و کھرا کل احوال  
و گھری ہک بنا و سال عیسیٰ وی گلزار  
اگے کہف اصحاب و احوال کرے تحریر

## قصہ اصحاب کہف

قصہ کہف اصحاب و آیا و چہ قرآن  
اس قصے وچ مختلف ہیں کئی اقوال  
اسر تھوڑا ذکر میں تینوں ہاں سنا  
وقیانوس یک بادشاہ آکا و ڈاشریر  
فوج رعیت اوسدی ایسی باجھ شمار  
لو کال تھیں پوجوا و نذا اینا بت بنا  
لڑیا اوسدے نال آشاہ کوئی ہاکہ ہور  
باقی بیٹے اوسدے آسے تیم کھرا  
رکھے اپنے پاس اوہ وقیانوس شریر  
حال کچھ مدت رہے اوہ ڈٹھا بار حال  
شرک سکھائے بہنوں ظلموں اوہ شیطان  
جسجا کہ کوئی سے اوہ مومن اہل توحید  
رب سداوے آپنوں اوہ کافر مردود  
نت بنا کے اپنا رکھیا اوسس مکار  
جو کوئی اوسدے پوجنوں کروا سا انکار  
رہند رہے سن اوس کول جو وہ چھ لور حال  
اونہاں وچوں کس و معلم ہو یوں حال  
پکڑ خرابی اوسنوں وقیانوس پید

کامل قدرت آپنی کستی رب بیان  
کتنے قسم روایاں اس وچ طول طوال  
اصلی مطلب کہتیں ہوئے خوب او  
اندر نکلے روم وے رہند اوہ لے پیر  
کافر کروا خلق نول زور می اوہ مکار  
آکھے پوجو مجھ نول میں ہاں لساں خدا  
اوسنوں اس مردود نے ماریا کر کے زور  
اونہاں نول اس بیکر کے نو کر لیا بنا  
بھٹھے آکھن اونہا نول کیتا خا کھن زیر  
جیونکر اوس مردود و آکا خلق حال  
زور دھنگا نے خلق نول کروا لے انمان  
زور می اوسنوں بیکر کے کافر نے پید  
لو کال تباہیں آکھدا بینوں کرو کچھو  
پوجا اوسدی بہنوں سدا اوہ بدکار  
مارے اوس نریب نول ظلموں کرسنگار  
قایل اوہ توحید وے سلین مسلمان  
رکھاے ایمان اے ربدی وحدت نال  
سولی اوپر تنگ کے لگا کرن خمید



پنجواری اوس نگیا سولی اوپر چڑھا  
 سولی کے بھی اوسنے رکھی ایسوں زبان  
 آخر وقت اوس نول ہو یا جدول نقین  
 کتا قید پیدائے اوسنوں کر مجبور  
 بائی اوسکے نور جو آئے پنج بھیرا  
 کر اصلاحت آپ وچہ سارے نیک صفات  
 کراں عبادت رب بنی جانکے کے مقام  
 رستے اندر رب نول عرفیاں کرن کام  
 کرن روایت جدول اوہ رکھے رہنوں سہر  
 ویکیر بائی اوسنوں نقین کھیا حال بیان  
 کہیا اوسنوں ایال نول چلے طرف خدا  
 سن کر بات ایال اوہ بہت ہو یا خوشحال  
 بعقے کہن ایال اوہ آہے ورتن حیار  
 کتا یک ایال دارا کھائے سی جان  
 کتے تائیں ویکھ کے کتا اوسنا کھیا  
 اسیں رے مال نس کو چوری جان بچا  
 حکم لگے اوسنوں پتھر وٹے مار  
 رٹنوں رٹنی ہو گیا نارال چوٹال کھا  
 آخر اوسنوں رب نے وئی صاف بان  
 جس خدا وے تئیں ہو بندے تال بعد  
 جس دی بندگی واسطے چلے تئیں تمام  
 دینوں پتھر مار کے تئیں نہ چکوں دور  
 بھونکال تائیں نول کن کن لسا اوسنوں  
 سن کر یا مال اوسنوں آیتوں کمال  
 نال نجت اوسنوں وارو وارو اٹھا

نیچے واری اوسنوں رب نے لیا بچا  
 اللہ واحد نال میں لے آندا ایسا ن  
 مروانا میں سول یہ بندہ صاحبین  
 ون نہ چھڈیا اوسنے قید کتے منظور  
 رال نال اوسنوں قیدوں لیا چھو  
 وروے وقت اوس نقین تھے رات  
 ایہ مرد ووزہ اسانوں دیندالین آرام  
 ثابت رکھیں مال کا سا وادین اسلام  
 راہ وچہ لیا اوسنوں اک بائی سہر  
 و سوریار و تئیں میں کتوں ہو کے روان  
 جسے اپنی قدر نول کتے ارض سمار  
 بکریاں نول چھوڑ کے اوہ بھی لیا نال  
 اللہ اعلم رب نول معلوم اصل شمار  
 اوہ بھی اٹھ چھوڑ کے ہو یا نال روان  
 جے کر اسے طور ایہ آیا سا وے نال  
 مت کے اچا بھونک کے دیوے ایہ بکڑا  
 اسیر لیا سول نہ اوہ کتا ہو شہیار  
 پتھر تھی سرگزا اوسنوں نقین ہو یا نا جودا  
 آکھن لگا بول کے مارو تئیں جوان  
 میں بھی اوسے ربا مال پاک پیرا وار  
 میں بھی اوسے ربدی رکھال طلب تمام  
 لے چلو سکھیں نول اپنے نال ضرور  
 جسے زہر سوسال وائسا تئیں رکھوال  
 کتے تائیں جاک کے لگئے اپنے نال  
 آئے پاک پیرا لے اوہ مقبول خدا

اچراں تائیں رات بھی ہوئی ختم تمام  
 تال جو اوس پہاڑو چہ نظری اک غار  
 بکھج بکھج ساری رات اوہ تھکت ہوئے بحال  
 لیٹ رہے اوس غار وچہ کر کے یاد خدا  
 سستیاں سستیاں و نہانوں اندر سے حال  
 جیو نکرو چہ شران دے وئی خبر خدا

اکھن لگے پیٹھ کے کر یے ہن آرام  
 وڑ بیٹھے اوس غار وچہ اوہ سہ نیکو کار  
 نائے وقیانوس و ااما خوف کمال  
 یارب اپنے فضل تھیں سانوں لیس بجا  
 گذر گئے وچہ غارتے ہن سوئے تو سال  
 اندر صورت کھن دے ویکھو آیت آ

وَلْيَتَوَفَّىٰ كَفِيَّتُمْ ثَلَاثًا وَسَاعَةً سَبِيْعًا فَانْرَدَا دُوَالسِّنْعَاءَ ط

یعنی اپنی غار وچہ چہ اوہ ہن سو سال  
 کتابھی اوہ اوہنا اندر گیا اوہنا کے کول  
 حال یہ وقیانوس نول محکم ہو یا حال  
 چہا چھپے اوس غار وچہ و سیا کسے تھیر  
 اوکے وپیلے اپنے لوکر کچھ بھجھا  
 بند کرانی غار اوہ غھسے نو مجھنول  
 جنہاں اوسکے حکم تھیں بند کستی او غار  
 چوری چوری اوہناں نے تختی ہک بنا  
 وچہ فلاںے سنہ دے وقت فلاںے شاہ  
 سکر ظالم باو شاہ غار کرانی بند  
 ایہ کیفیت اوہناں نے لکھی مخفی طور  
 پاکے کندھ نشاب اوہ لوکر گئے سدہا  
 اوس تھیں چھر مور پھر ہوئے کتنے شاہ  
 پھر ہوا اک باو شاہ عادل نسکو کار  
 نام مبارک او سداسی عبد الرحمن  
 بت کما کی ہن کے اوس نے پتے چور  
 اندر اوسکے بند دے خالق پاک غفار  
 سنے ہن جس غار وچہ اوہ رہدے مقبول

ہو زیا وہ نورس کیار ب حلال  
 ہن ہن وقیانوس وئی حالت سان کھول  
 نس گئے ہن راتوں اوہ صاحب قبال  
 سن کر اوس پلید نے کیسی ایہ تدمیر  
 او پر ہونہ اوس غار دے وئی کندہ ہوا  
 تال جو باس پھر اوہ نکل زسکن مول  
 وچہ نہانے اوہناں دے لے اک دو بار  
 کل تحقیقت لکھ کے وئی وچہ جھڑا  
 آپچھے اس غار وچہ بندے ست الاہ  
 اوسکے حکموں نو کراں آیا بی اھ کندہ  
 رکھ وئی اوس کندہ وچہ اوہ تختی تی الفور  
 ہویا وقیانوس پھر کبشار ب فرار  
 کئی زمانے اوہ سنوں ہویاں گئے وعا  
 عیسیٰ و می زنجیل و اس اوہ تا بعد  
 کل رعیت اوہ نے کیسی مسلمان  
 ہویا رب دے فضل تھیں کفر تھامی دور  
 کامل قدرت اپنی کرن لگا اظہار  
 کندہ پوانی اوہ نے سی کافر مجھنول





دس ساکے اور سے ہوری طرح مکان  
 اگے سن اوک شہر و چہ رہندہ کل کفار  
 دیکھتے تھیں ہو گیا لوگ لوں سا مان  
 ایسی اگلے وقت واکول اوہ دے دینار  
 و تاجدول وکان تے ارستے اوہ دینار  
 رل مل سارے اور تھیں کھن لگے آ  
 شاید اگلے وقت والدہ ہائیں مال  
 سن کر اگوں اکھدا اوہ مقبول خدا  
 ہے گا میرا اپنا گھر و ایچہ دینار  
 جو جو اوہ سننے اپنے دے پتے نشان  
 تم کھن تیری بات و اوہ نا اعتبار  
 جیکر ساوے شہر و اموندول توو سٹیک  
 یا کوئی تیرا ہوندا ارکھے واقف کار  
 سن سن باناں اوہ بھی ہوندا اولوں حیران  
 ہے سی و قیالوس و او سنوں خوف کمال  
 جیوں جیوں ہولی بول پوئے انہا نزل شک  
 جمع ہوئے بہوں آدمی سن کے اچھا شور  
 جدول چھری گیا اوہ پھر ہو یا حیران  
 نا اوہ ظالم بادشاہ نا امر ا شہر  
 اگے عادل شاہ دے ہا شہر ہو یا جا  
 سنے کھری بادشاہ کے تعجب ہو  
 کہیا اوس مقبول نے میں کھی ہاں حیران  
 بت پوجا وے خلق تھیں اوہ کافر بدکار  
 ڈر کے اوکے ظلم تھیں چہ پرت اس جوان  
 و چہ فدا تی غار دے چھپے و نچ کشام

نظر نہ آیا و سنوں اگلا کوئی نشان  
 میں سبہ انہوں جایدے مومن نیکو کار  
 آضرک دوکان تے آیا ہو حیران  
 جتنے وقتا لوں ہی آہی قرب خمار  
 لوک تاملی دیکھ کے لگے کرن و حصار  
 تہوں لدھی مہر ایہ تینوں سچ نشان  
 اس کے نوں گذریاں ہو گئے تین ہوسال  
 بیٹوں سرگز کسے و مال نہ لدھا کار  
 گھر میرا اس شہر و چہ اوں محلے یار  
 سنکر اگوں لوک اوہ مہوئے سہ حیران  
 معلوم نامیں اسانوں کوئی تیرا گھر بار  
 کسے نہ گئے مکان واپتہ لکاندوں ٹھیک  
 نا تول واقف کسے وانا کوئی تیرا یار  
 سچ سچ ساکے وقت وانا میں کوئی نشان  
 ڈرو ایگی بات نہ کرے کسے وے مال  
 لدا او سنوں مال سے سائوں ہو گیا یک  
 لے گئے تھانے پکڑے او سنوں زور و زور  
 او تھے و قیالوس و اناسی نام نشان  
 بیٹھے مومن نیک سہ شاہ امیر وزیر  
 کل حقیقت اپنی وئی بول سننا  
 سانوں تیری بات واپتہ نہ لگدا کور  
 کل تھے سی بادشاہ و قیالوس شیطان  
 مارو ضگائے ظلم تھیں کافر کرے مکار  
 کر منسوبہ رات تول ہوئے کس روان  
 بکورات اوں غار و چہ کیتا اسال رام



فجر موئی نال بھکھ تھیں موئے ایس لاجپار  
 وٹھا کے شہر جاں ہو یا میں حیران  
 نا اوہ دقیا نوس ہے ظالم شاہ خسرو  
 جاں ایچہ حالت اپنی کیتی اوس اظہار  
 سے ہی عادل بادشاہ منصف نیکو کار  
 جہاں نول تاریخ و اہ علم کمال  
 دسو کمال کچہ تسانوں ہے ایہ معلوم حال  
 نال پھر رطل شاہ نول کہن لگے کلاما  
 وچہ کتا باں او صد آیا ایچہ مذکور  
 نچے کن کچہ آدمی اوس تھیں مسلمان  
 سنیا دقیا نوس فی جہوں و نہانہ حال  
 وچہ تار سچاں سال خود وٹھا یہ بیان  
 ایچہ گل نون کے بادشاہ ہو یا تری تیار  
 پیلینا نول اب تھیں آندا اپنے نال  
 پیر کے آئی غار جاں کے کیلینا بول  
 دوسال اگدول جا بیکے سارا ذکر بیان  
 جیکر یوں تھیں سبہ گئے اوٹھا کے پاس  
 جان گئے اوہ اسانوں آیا پھر نون مکار  
 ایچہ گل کہے شاہ نول آیا اوہ مقبول  
 مرگیا دقیا نوس اوہ ظالم اہل جہاں  
 سانوں بھی اس غار وچہ پیر کو اتنے سال  
 وورہ سوئے پیر پیرتی و تھیں بے ایمان  
 کرن زیارت تسانندی آیا میرے نال  
 سنیاں کھن اصحاب نے حال لہہ ذکر تمام  
 کن جو پختہ ہی آکھ سے اوہ مقبول خداد

گھلیا سنوں سیلیاں کھانا لین بازار  
 نا اوہ دن آدمی نا اوہ محل مکان  
 ایہ کوئی قدرت اپنی کیتی رب قدر  
 رل امیر و وزیر سبہ لگے کرن و چار  
 سکا وٹھے اپنے اہل علم سو شہ پار  
 پچھن لگا او نہانوں اپنے پاس بہال  
 ہو یا دقیا نوس اوہ اندر کیتھے سے سال  
 تن سو برس سال و سنوں ہو یاں گئے و ہا  
 سے سی دقیا نوس اوہ بڑا پلید ضرور  
 و سچ غلامی غار وچہ کیتا او نہان مکان  
 بند کر کے غار نول جا کے جلد ہی نال  
 زندہ ہو یا او نہان تھیں شاہیہ جوان  
 سے وزیراں غار کے آیا ہو اسوار  
 کچھ کچھ کرن زیارت نال ہو جو شحال  
 جاؤن و سوز کچھ نول سہلوں سماں کول  
 ورجاؤن مرت ویکھے کے پیر اشوک تسان  
 و ر کے دقیا نوس واپوئے تھیں سوک  
 جس وکے کولوں نوس کے آچھے وچہ غار  
 یاراں نول آکھ ایہ خوف نہ کر نوسول  
 تن سو برس سال و سنوں ہو یاں گئے و ہا  
 میں میں شہوں جا بیکے معلوم کیتا حال  
 کیتا رب کن بادشاہ ہون مسلمان  
 نا لے سو نون ہو رہی آئے کرن خیال  
 کر دے شکر خدایا جس و تا آرام  
 دنیاوی ہون اسانوں عرض نہ رہی کار





نام نے تعداد و آیا فسق ضرور  
 پاک کت است آدمی بن مشهوری عام  
 مذنب و چہ بھی او نہا نکے آیتے تکرار  
 بن مرکم دے وقت اوہ ہوئے سرو خدا  
 پیر اکثر قول تھیں ایہ گل معلوم ہو  
 آکھ وڈ حرا و نہاں اول رحمت لکھو

پوری گنتی و نہاں می جائے رب غفور  
 واللہ اعلم رب انوں معلوم حال تمام  
 لغتے کہیں اچھل دے آئے تالعدار  
 نفعیہ آکھن اوس تھیں اول گئے سدا  
 وین او نہاں ذرا رب بن ہو رہے جانے کو  
 شیخ نجف رب می خہاں بھجائی توڑ

### قصہ اصحاب الاخدود

ہن اصحاب اخدود و او ساں حال قلیل  
 اندر شام ولایتی سی پاک کافر شاہ  
 رہنا اسی اوس کول پاک جاو و ساز مکار  
 جو کوئی مشکل شاہ نول او نہی سی ریش  
 بیٹا ہو یا جدول اوہ جاو و گر شیطاں  
 آکھن لگا شاہ نول پاک دن اوہ بھریر  
 جکر سنوں و ہو پاک لڑکا کوئی وانا  
 تال جو میرے لکیر اوہ آوے تیرے کم  
 تال کیر شاہ نے نہ ہونڈ کے لڑکا پاک وانا  
 نت چھری اوہ جاو و نڈ کا او تکر و ل  
 جاو و گول او نڈ اسارا روز لنگو  
 آوے جاوے روز اوہ لڑکا چیرے راہ  
 آکھ بندہ رب و ارا سب نیک تحصیل  
 راسب و می اوس پیرے کے سستی جاو و لنگو  
 او تھیں چھے جدول پھر و تھوں لنگو  
 چکر بستی و پراوہ راہ و چہ جاوے لار  
 نالے جا کے شاہ نول خیر لو جاوے پھر

جو پاک رب لے او نہاں نول کت ماژو لیل  
 لغتے کہیں بہن و چہ آہ اوہ کیرا ہ  
 اندر جاو و گری دے سی و ڈا مو تیار  
 مرکم اندر او سدھی کردا لڈو ہا کش  
 جا اس پس بن مرکم تھے پیرے پو نہاں  
 پھر تھی تے بن آئے کے میری کٹر اخیر  
 او سنوں اپنا علم پس جاوال سب سکوا  
 مشکل و چہ تارہ نول رکھی اوہ بلکم  
 جاو و سکھن واسطے او سنوں سو نیا چار  
 شام لوے تال پھر اوہ کت نول آئے چل  
 منتر جنترا اوس تھیں آوے کے کچھ پکار  
 رہنا اسی اوس راہ و چہ کت سب و نول جاو  
 کت نول کے کت نول کت نول کت نول  
 ہو تھی سب کے کت نول کت نول کت نول  
 پھر اوس او تھے پیرے کے جاو و اس حردا  
 مارن پو نڈ او سنوں سا حرد ختہ کھا  
 چکر کا پیرے طرف ایہا نڈا کر کے ویر

شاید راہ و چہ کہڈ وارسند اڑکیاں نال  
 قصہ کوتاہ شاہ کبھی رتیا او سنوں بار  
 او نارا جاندا ہے نرت رامپ کول ضرور  
 وحدانیت رب و می رامپ کرے بیان  
 یک دن گھروں جاوند اڑکا لے تعلیم  
 وڑ کے او سقین لوک نہ ہوئے کھڑی طول  
 لڑ کے اگے رب دے کیتی عرض و عا  
 اوس لڑ کے وی عرض ایو رب کیتی منظور  
 بعضے مگھن مر گیا او سدھی نال و عا  
 بعضے مگھن طفل لے پڑھ کے اسم خدا  
 سنت ہو یا سپ او سقین برکت رب علام  
 ام سوئی مشہور الہ لڑ کے وی کرامات  
 لڑ کے تاہیں کم اگھد رامپ اوہ سدوار  
 ایس بہت مہینتاں جھاگے ہر مقبول  
 مانے میر اچھیدی کس نہیں اظہار  
 لڑ کے کہیا کسے نول کرساں نہیں بیان  
 قصہ کوتاہ انت اوہ جاوے رامپ تاہیں  
 طبعی تمام اچھیل اوس ہو یا ولی خدا  
 اچھے کوڑھے ہو جو ہو وون گل بمبار  
 سی اوس کا فر شاہ و انہال یک وزیر  
 کند امیرے واسطے کر لوں نیک و عا  
 لڑ کے کہیا رب تے لے آتوں ایمان  
 تاں پھر اوسدے واسطے کیتی طفل و عا  
 آیا طرفے شاہ دے جال پھرا و وزیر  
 کیونکہ اچھیں تدرہ نول بلیاں بن بتار

تاہیں جلدی آوند کرد انہیں خیال  
 اسیر لڑ کے نول ناچھوڑی اپنی کار  
 نیک نصیحت او سدھی سندا باوند ستور  
 سن لڑ کے اوستے لے آندا ایمان  
 رستے اندر دکھیا او سنے سب عظیم  
 رستے وچوں کسے نول ننگھن دینے نول  
 جے نول سچا رب ہی آفت ایو مہیا  
 اوکے ویلے ہو گیا اوہ سپا و مھوں دور  
 بعضے مگھن طفل تھیں سب گیا سستا  
 وھر یا او سدھی کنڈ تے اپنا سستا ٹکا  
 امن سلامت گھن انمول ننگھے لوک تمام  
 رامپ نول بھی کسے لے جاوے یہ بات  
 تینوں دوست اپنا کرسی پاک خدا  
 وچہ الزامیش ریدی صبر نہ ماریں مول  
 سن تاہیں کسے نول رامپ میرا بار  
 میر چشم قبول ساں جو کرسو فرمان  
 سنے نصیحت او سدھی سمجھے نال قیاس  
 کسی کرامتاں او سدیاں ظاہر ہویاں آہر  
 اوکے مگھن لگان تھیں جاوون بہ آزار  
 سن کے لڑ کے کول اوہ آیا حاصل نہ میر  
 جلدی اچھیں میریاں روشن کرے خدا  
 اوسے ویلے نرت اوہ ہو یا مسلمان  
 اچھیں روشن او سدیاں کیتیاں پاک خدا  
 ویکھ سو جا کھا او سنوں لگان کھن شریر  
 کس طبیب حکیم تھیں کسی رلی ووا



کہندہ اینوں مول ناہیا کوئی طیب  
 باخبر و اول رب نے اکھیں و تیاں چار  
 کہندہ میرے باجوہ سے کہہرا پیرا رب  
 کسا او کسے رب جو پیرا میرا جہا  
 سنی کے اتنی باتوں سٹرل گیا پیل  
 کس دے آکھے لگ کر آند اٹھ ایمان  
 آخر اوک وزیر نے وسیا ہوا چار  
 لڑکے لوں پھر سہ کے کہندہ اوہ ملعون  
 اے کارن پالیا تینوں نال پیار  
 پک و پک جاو و گرا نول گھسیا تینوں میں  
 سیکھے سیکھے جاو و اسال کھنڈی ہویوں مشہور  
 چھوڑ طرقتے اساندا لگوں ہوسی راہ  
 فرسپا ہی او سنوں آ لگا مروان  
 رامپ کزوں دین میں کیتا و سچ ہول  
 کہندہ چھڈا وہ دین توں پکڑا ساڈی حال  
 رامپ کہندہ اون میں چھوڑاں ناہیں ہول  
 نال کچھ جلدی شاہ کے ارہ تیز منگہ  
 روکھا نال کرا و سنوں سٹیا اوس پیل  
 اوس تحقیق کھچے پھراوس سدیا اوہ وزیر  
 پھراوس لڑکے واکھے کہتا اوہ چند نال  
 اوس کہا منظر سے جو نول کریں لہسن  
 نال کھیر سپا سیاں کہندہ اوہ منگہ  
 لیسے لیسے و سترج و چھرا و سنوں سٹو جا  
 پکڑ سپا سیاں او سنوں آند اٹھ طرف پیرا  
 جالی زوہ و سٹو لگوں ہوسے سپا پیرا

فشنوں میرے رتے کیتے نیک نصیب  
 اچھ گن سن کے باوشاہ ہویا بہت خوشا  
 خستہ اکھیں خشتیاں و س اسالوں حسب  
 میرا رب بھی اوہاے سبہ واپا سن ہا رہ  
 کہندہ اٹھنوں کس نے دسی اٹھ لو تھپد  
 مارن لگا او سنوں اوہ کا فر شیطان  
 لڑکے سنوں رب و اکھیا نال بدار  
 کس دے آکھے تھڑھ کھچے پھرا راہ ہون  
 و ڈا رہو کے اسال کھنڈی کجا سیں انکار  
 جھنڈوں سبہ کرا سال جالی کھنڈیاں تیں  
 ہن توں میرے دین کھنڈی موہنوں مشہور  
 و س نساہی تھڑھ نول کس کیتا گراہ  
 آفرز کے ترنگ ہو کیتا سچ بیان  
 نال پھرا رب سدیا اوس کا فر جھول  
 نہیں نال پکڑا و سالی سنوں اسی نال  
 اڑھی نال چھوڑا ناس کر لوال قبول  
 رامپ تاہیں پکڑ کے ونا تر تھرا  
 ہویا و دست زبدا نال ایمان شہید  
 اینوں ارہ لکھ کے اوہ بھی سٹیا چھرا  
 ہمیر دین نہ چھوڑا سیں کرا سالی ہول  
 اسی میں نہیں چھوڑا ناہیں کھنڈیا لہسن  
 سٹے بلتہ پیرا کھنڈی او سنوں او بار  
 لہسن لہسن لہسن تہا بہت رے نہ کا  
 اوکے سترج لہسن لہسن لہسن او سنوں چار  
 لڑکا کا گے رب نے کرا سٹو لگوں کار

یا رب اپنے فضل بخش سینوں میں بچار  
 وجہ بنان خدا سے ہوئی قبول دعا  
 لوگ بہاروں خارجی ہوئے سب مردود  
 آیا شاہ دے کول اوہ لڑکا امن مان  
 کہندے کتھے گئے اوہ میرے نوکر سب  
 بیوں میں کہ رب نے فضلوں لیا بچار  
 سو رہا ہی پھر اس کیلئے شاہ تیار  
 بچا و اس طفل توں کشتی و چہ چڑھا  
 سن کر حکم سپاہیاں مول زکیتی ویر  
 کشتی و چہ چڑھا پائیکے آنا اوہ و چکار  
 پھر جیا اپنے دین بخش کیوں دیناں وریا  
 اور کے کھیا رب نے سینوں خاص یقین  
 پہر گل لہر طفل نے کیتی پھیر و عا  
 الٹ ابھی ہوئی اوہ بدھوئے مردود  
 سب سپاہی بوڑھے آیا شاہ دے کول  
 سن کے اوہ بلکوں پھر کہندا ہو حیران  
 سال پھر گول آکھدا لڑکا کافر توں  
 و سال تک بچوں میں تینوں اے بچوں  
 بڑھ بسم اللہ کہہ بخش تینوں تیر جلا  
 حد تک اپنے رہا سال نہ تیس تھیں نام  
 اگل سن کے شاہ لے سولی تری گدا  
 لوگ تھامی سد کے جمع کیتے لے سر  
 پٹ پٹری و چہ او سنوں تیر لگا وہ چار  
 ووت تھادوت بولیا لڑکا نال زبان  
 ویا بیوں رب نے مطلب کے پہنچا

رہو مول ای یعنی تیری جوئی رضا  
 کنیا سخت بہاڑ اوہ ڈاڑھا لڑکا  
 ضعیف سلامت طفل توں رکھیا رب وود  
 و کھا شاہ بلکوں جان بہت ہو یا حیران  
 لڑکے کھیا سب اوہ مار و بجاتے رب  
 کتا دلوں قبول ہیں جسدا دین صفار  
 آکھن لگا اوہنا منوں اوہ کافر مکار  
 اوہ و چاے جائیکے سٹو و چہ وریا  
 تھی کنائے او سنوں بکڑا نہ وئے گھیر  
 کھن لگے او سنوں رک ل سب مردار  
 آکھے لگ جا اسانے جان نہ مول و بجا  
 تاہیں زبان تیر و چہ تاہیں تھوڑا ل دین  
 حکم آہوں اوہنا ندی کشتی ڈولی آر  
 لڑکا امن امن اوہ رکھیا رب وود  
 وہی او سنوں آئے کے کلی تحقیق ماکھوں  
 مرہانا میں مول ایہ کی کرے سامان  
 جیکر بیوں مارنا سر پر چاہیں توں  
 جس دے نال شاب میں ہو جاوں مقبول  
 و سال اپنی جان میں او پر نام خدار  
 تدا تک تیرے نہ تھیں نامہ و ال قتلام  
 لڑکے تاہیں بکڑے و تا اور چڑھا  
 بڑھ بسم اللہ طفل توں بچ جلا یوں تیر  
 کلمہ پاک الایکے کیا تھادوت پار  
 نام خدار وے او پر میں جان کیتی قربان  
 وچ ہو یا مظلوم تھی او پر نام خدار



لڑکے کو لوں سنی اچھ لو کال جدول کلام  
 اوکے ویلے پخلی لے دیا نکل محسار  
 امنتا بزت الفلام لگے بول نشان  
 چٹنے حاشر لوگ سن اندراوس میدان  
 بہناں اوپر لے اندا خاص تفتین  
 وٹھا جدم حال اچھ اوکے کافر مکار  
 کیتا حکم پلید نے اندر شہر کتام  
 سوہیاں جدول تیار اوکے کھامال سر سر جا  
 اوکے تھیں کھٹے لوگ اوکے جمع کتام  
 سر بند نیوں اکھرا وار وار بو لا  
 جو کوئی اوسدے حکم تھیں کرہ اسانکار  
 سے وزیراں آپ اوکے پیٹھا کسمال داہ  
 پکر پکر کے موزناں سنن وچہ پلید  
 یک عورت پھر طالال آمدی پانس خسر  
 مڑ مڑا کھن اوکے نول چھوڑ شمائی پن  
 عورت آکھے ون تھیں کلال نہ میں انکار  
 عورت نالے ورتے کچھ نالے کرے دلیل  
 شاید منیت ملن تھیں خچوڑے اوکے حال  
 کمد اپنی مال نول ثابت رکھ پختین  
 مار شمائی چھال نول پھر گڑھ نہ کار  
 کیتی جدول کلام اچھ اوکے پانے مال  
 حال اوکے عورت اک وچہ کی سے فرزند  
 حالی گزارا پیر اوکے کٹی انسپے مار  
 چٹنی اوکے کسمال پھٹی قوم خسر  
 اوکے ونی ناکے نول فرست کی مزل

نالے شاہ بلعون تھیں سنار و نام  
 لے شک ہے اس طفل و اسجا پاک خدا  
 لڑکے سے ریا نال اسیں لے آئے ایمان  
 سارے اوکے پکار کی ہو گئے مسلمان  
 کہ کھن بیشک تھیک ہے اس لڑکے داہن  
 لڑکے تھیں زرب تھیں لوگ و پکار  
 سر سر کو چے کھی وچہ کھامال کھسو نام  
 کھمال وچہ پلید لے اک وٹی بجایا  
 جہال جھڈکے کھنوں پکڑ لیا اسیں  
 جھڈکے داہن نول ساوسی طرف  
 آتش و لوچہ اوکے نول و پنا اول مگا  
 ویکھ کاشہ ہو وندے راہنی سپہ گراہ  
 کتنے شوں ہو گئے اسے طور شہید  
 کچھرا وکے نال یک بیون والا شیر  
 تھیں نال سے اک وچہ پھر نال لقتین  
 اوکے کھن پھر اک وچہ جہال شمائی مار  
 شاہ کھیا کچھ سینوں منیت و لو قلسل  
 اچھ گل سن کے لو لیا کچھ و الا مال  
 اس آتش و نیوف تھیں پھر نال پانس پن  
 ہو سی رہے حکم تھیں اچھ آتش کسمال  
 پھر بسم اللہ اک وچہ بار کی اوکے جہال  
 حکم رہے تھیں کھڑک کے آتش ہوئی بلند  
 سارے سپہ خاں کی آتش سے بھڑکار  
 سترل کو لے ہو گئے شاہ امیر وزیر  
 یکے داری سپہ اوکے شوئے جہنوں

سہ کھایا نندے اوپر جو آسے کھڑے پلید  
 یکے حملے سبہ لوں آتش گئی جہلا  
 بلوچہ مہوئے ہلاک اوہ سبہ اصحاب بخار  
 چوں جاگنا تو پتہ عرب ول گذریا بہول

سہناں تائیں اوچھل کے لگی آگ شدید  
 قہروں و دشمن اپنے کیتے رب فتا  
 طرف جہنم رب نے دھکے سہ مرو و دو  
 جہاں کسے منظم اوہ مہوئے خوری نال

## قصہ اصحاب قبیل

اس میں مجھے موریاک و لوواں ذکر سنا  
 سی یک حاکم مین و ابرہہ اوہ سد انام  
 سرور عالم مطلقے بنیاند سے سروار  
 باویہ دن کے یک ماہ او تھیں اگے جان  
 سنسول اوہ سدے مرن و دو سال ثمنوں حال  
 شہر کے لوں لوک جاں مہون مسلمان  
 بہت رجوع مخلوق و او کیسے جاں سہ سال  
 اپنے کول مکان یک کیتا اوں تیار  
 دھریا اوک پلید کے کعبہ اوں و انام  
 لکے وے دل جان و می حاجت رہی نکا  
 اگے آگے تیس بھی حج کرو سہ سال  
 اپنی طرفوں زور بہوں لایا اوں بچہ ہوں  
 لکے وے دل لوک جاں مہوئے پھر تیار  
 زور ہی اوں مکان وچہ وک بہانے ان  
 قوم قہریشوں شخص اوہ آگ تیب کو کار  
 اسی دل وچہ او سنوں غیرت سخت کمال  
 یک راہیں رب او سنوں موقعہ و تا چا  
 بال ارباب جوہی آگ اوں مسکان  
 جہری ابرہہ تھی وٹھا جاں ایہ حال

بچوں اصحاب قبیل و میا پسی بیخ بخار  
 آگ و او پلید اوہ حاسد بد انجام  
 جس دن وچہ جہان سے مہوئے پیدوار  
 مہو بار و جہان تھیں اوہ ابرہہ شیطاں  
 جہنم نکراو س پلید کے آیا قہر و مال  
 حج گذارن واسطے سہ یک طرفوں خان  
 ول وچہ اوں پلید لوں لایا حد کمال  
 لائی او پر او سدے دولت باہجہ شمار  
 لوکاں تائیں سد کے کعبہ ابد انجام  
 گھرنے وچہ اس سال مین کعبہ لیا مین  
 جو کوئی لکے جاو سی کر سال منہ اعمال  
 ایسے آگھے و سدے کوئی نہ رگا مول  
 راموں کتنے آدمی آندے بکر و مکار  
 وچہ او نہانے عرب واری یک مسلمان  
 رمیا اوں مکان وچہ مہوئے خدمتگار  
 تائیں حاوم مہوئے کے رہیا بہانے نال  
 یک موتر کے جگہ اوہ و فی سبہ و خا  
 لیکے راہورات اوہ مہو یا نس روان  
 سہل کوئے مہو گیا آتش غصے نال



ہائے اگے دے وچہ رکھداسی ارمان  
 غصے ہو مرد و واوہ حاسد لے ایمان  
 جمع کرانے تری اوسی ہاتھی ہک ہزار  
 ہو یا کین و لائوں لے طرف روان  
 بیت القدرے کول جال آئی نون کفار  
 و چہ بہا لال جاسیکے چھب چھب کھن حال  
 قصہ کوتاہ جدول اوہ ہاتھی لگا و صون  
 کرن اکیسراوہا نول جمیوں جوں کی بان  
 ہس ہاتھی دے اور سا چڑیدا خود مردود  
 لگا او سبے چرمن جان اوہ کافر بدکار  
 آخر موی کی لے چڑھ کر اوہ سکار  
 خالی اوس محمودوں اٹنا اپنے نال  
 سبے نہیں اگے او سنوں لایا کر سردار  
 کھسے دے نزدیک جال آیا اوہ محمود  
 کرحدہ تظہم و اندر کس ادب بجا  
 سائے ہاتھی برت کے ہوئے کر روان  
 اپنی طرفوں کافر ان جن کہتے کروڑ  
 اور ک داڑے سخت جال ان ہوئے لاچار  
 آپس اور چہ بلیو کے کہندے سب شری  
 رات پئی تال رب نے ابا بلاٹھے قار  
 تن جن کھنکھ سید نے اٹھے نال او کھا  
 اندر روان جہاں اک ایک کھکر جان  
 واک بند و قال نولیاں کن کار و کاڑ  
 و کن او پر زمین دے کافر ہو مردار  
 جس کافر لاکھیا جس کی گولی کے نام

کیوں جائدے میں حج نول کے مسلمان  
 بیت القدر نول فرشتوں و اقصیٰ کرمطان  
 ہاتھی ہتھی نون بھی کھتی نال تیار  
 نماز کعبہ جائے کے دہا و کیے ویران  
 ڈر کے قوم قریش بہ چھوڑ گئے گھر بار  
 ریکھال کی کچھ کرن ایہ بیت القدر و نیال  
 کعبہ ڈھانے واسطے نول نہ اگال ہون  
 تیل نول ہاتھی نول کے پر سبک جان  
 و چہ کتاباں و سدا نام آیا محمود  
 ہون نہ و کوس او سنوں اپنے او پر سوار  
 کعبہ ڈھانے واسطے آیا ہو اسوار  
 سبے فیصلان اٹھیں نول اوہ سی و مثال  
 سارے ہاتھی او کھنکھوں نال بوار  
 بیت القدر نول دیکھ کے گاؤ چہ محمود  
 واپس ہو یا پھراوہ گردن سببہ جھکا  
 کھسے واک کھنکھ نال اب کتا القصال  
 اسرا اٹھی اور نال قصہ نشتے زور و زور  
 ہاتھ شہر نول آگے اٹھے ڈرے دار  
 کھنکھ کعبہ ڈھانے وہی کرسال کچھ بلیو  
 بچے اور اوہا کھنکھ کھنکھ کھی ہزار  
 سر کھنکھ و کھنکھ و کھنکھ کھنکھ ہزار  
 کھنکھ نول کھنکھے رور اوہ لکھن سال  
 کھنکھ کھنکھ کھنکھ کے کھنکھ ہاتھی ہزار  
 سارا کھنکھ کھنکھ کھنکھ کھنکھ ہزار  
 اور کھنکھ کھنکھ کھنکھ کھنکھ ہزار

گھوڑے ہاتھی اور کبھی سمجھوئے مقتول  
 برہ نے جد و یکھیا لشکر و ایہ حال  
 جاگے گھرو چہ اپنے لگا حال سنان  
 کردا سے سی اخی اوہ گھرو چہ ایہو گل!  
 لوکاں تائیں سد کے لگا اوہ و کھلان  
 حال جو او سے وقت اوہ پنکھی او پروں آہ  
 لگا وہک بندوق وے ایسا اوہ سکروڈ  
 او سے ویٹے خارجی مویا ہو بے حال  
 اندر سورت قیل وے آیا ایہ مذکور  
 جو کوئی اپنے اصل نول سمجھو ناریں مول  
 جس نے اپنے آپ نول لیا پھیان ضرور  
 تاپیں وچہ حدیث وے آیا اہر فرمان  
 و ساں تینوں کھول کے ساری میں تفصیل

زندہ قوم کفار تھیں ہک نہ رہیا مول  
 ڈر کے اپنے گھرانوں کس گیا چند ال  
 پنکھیاں مہری فوج نول کیتا مار ویران  
 او سے جاگہ رب نے پنکھی و تا کھل  
 ایہو چھیاں پنکھیاں کیتی فوج ویران  
 مسروحہ اوں مرد و نول ویندار و چھلا  
 نکل گیا سر چہر کے کھوڑوں و اتروڈ  
 گیا جہنم اپنا شکر لے گئے نال اا  
 و من رب غیور وے گئے جہانوں وور  
 ایوں اسے ربا ہوندا قمر نزول  
 کروانا میں مول اوہ ایڈ الہی ضرور  
 جس پھیان کس نول رہنوں لیا پھیان  
 ہے میں عارف رب و انکھیں بارگاہیں

بیان معرفت مطابق این حدیث شریف  
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

ہر جسم کلمہ دی شان بلند کمال  
 و تاخا کی جسم نول ایڈا عالی شان  
 فلک ستارے چمکدے کن بروج اسمان  
 آدم خالی ہنوز ہے یہ سب پوست جان  
 آدم و کی ترکیب و چہ رب رکھے اسرار  
 کنت کنت نول او چہ ہے ایہو جہیت عیان  
 جینے اپنے آپ نول لیا پھیان جلیب  
 جینے رب پھیان سویا کنگ زبان  
 یسینے راز خدا میدے پھیان کے ظہور

جس نے و تا روح نول چہ بدن کے وال  
 جس اگے ناچنے سے شش اتے اسمان  
 حور ال کے فرشتے سبب بہشت مکان  
 سببہ جگ وانگ موجودے آدم سوچہ جان  
 جسم کھقل وے کھ تھیں بہت کنا کے پار  
 اوہ جانے اس رہنوں جو صاحب قرآن  
 مویا اپنے رب قصیرا وہ اس وقت شرب  
 کیوں جو اسپر کھل گئے سارے راز اسان  
 آدمیل دی جس پھیان ہو گیا اوہ وور



ماسوا خدا پیدا ہو یا جدوں فنا  
 اندر ہر سر جزوے دے رب والنور  
 شاہ جہاں کی تو گئے غافل اس قدر  
 ایسے غیر خدا پر وہ وانگ و لووار  
 جد تک غیر خدا پیدا ہو ویں لوں محتاج  
 جد تک غیر خدا میدی عظمت و لوچہ ہے  
 نفس تیرا شیطان تھیں کرو اور وہ مشور  
 نفس اے شیطان سے سالوں پے زخیر  
 جو شے سادے حتی و پیموے بڑی بلا  
 کہیں بند کروئے دورے کرنے کن  
 نظری سالوں آوندی ساری جگر و پاپ  
 گویا اپنے آپ لوں غیبوں وئی وارڈ  
 چکا اپنے نفس لوں جانے مشرک ہو  
 ایک شرارت نفس دی جس تائیں معلوم  
 حضرت پاک رسول نے کہیا ات سبب  
 بھی فرمایا جس طرح کبیر کر پیدا سو  
 خون جو گندہا جس وا او سد کی زئی خوراک  
 دنیا نے جد آیا پھر یا لومو نال با  
 کھاڑ سکے روئیاں نہ کوئی موانہ و پوند  
 ایک العام خدا سے ہے جو ہر حل جلال  
 سب لوں چکا لگا کر دے سبہ نیار  
 فال اپنی کو و وچہ نت یا و سے آرام  
 چھائی واسے چشموں یا و نت خوراک  
 تھکے لگے نال رووندا خوراک کسی نلام  
 لیا دن کی کھارنے شیرینی اقسام

ہکو ذات خدایدی اسنوں نظری آ  
 گویا ہو یا سوختہ اوہ وانگول کوہ طور  
 جیونکرانگے نفس دے تارے اتے قمر  
 اچھے تال رب دے کھلجا دن اسراہ  
 تینوں نظرنہ آوندا رب سچدا راج  
 رب وینال تھریک لوں کرو اس سر شے  
 حرمال نال و نجا و نال تھرا عقل شعور  
 حتی وک جان نہ ویونڈے کرو کے پندرہ  
 اسدے وچہ پھسا و نال تھرت اسالوں جا  
 حتی ز نظری آوندا انیک نہ رسد اطن  
 چنگا نظری آوندا اسالوں اپنا آپ  
 ذرہ غیب جو تھیرا وکے وانگ پھانڈ  
 غیر ان مندا جاندا غیبی موندرا سوسد  
 غیب نہ او سدرے موندے مہول کدی مہم  
 جس پچھاتا نفس لوں وک پچھاتا رب  
 دو بولالی وکے راہ تھیں باہر آبا جو  
 کھراوہ اپنے آپ لوں کیونکر جائے پاک  
 فوت ذرہ نہ بدن وچہ عاجز ہے بحال  
 کرے محبت والدہ ایہ میرا تیرے زرد  
 الفت مانی باپ کی دلویہ و نال  
 مانی و سے پستان وچہ کینا شیر تیار  
 جارتی پھیرے سے ردا ایہ انعام  
 جھوٹے وچہ کھیریاں تھیں دی لوشاک  
 گاوان لور کی دیونڈے حاضر کرن انعام  
 ہر دم پھران و لاوندے کوں کرے آرام

ناتی و وہ پلا وندی سے سمون جبار  
 وند جتے تال منگرا میوے نعمت عام  
 وئے اللہ پاک نے ہر قسموں اشیا  
 قلبہ گوشت روئیاں زر وے تے پلا  
 میوے تے مہمائیال فرنی ہو رکباب  
 اے غافل اے نمتال دیوے رب غفور  
 رب وادتا کھائے کے شکر نہ مول کمان  
 کرے حفاظت رب نال جو تیری ہک دم  
 جن آفاتاں زہمتاں آنگن یک دم  
 جسے وئیال نمتال ہر دم کرے نمال  
 جسے وئیال نمتال کر و فضل کمال  
 لکھیار وئی مثنوی اپنی وچہ کتاب

مٹھپ ٹھپ چپ کر وندی جو روون ڈار  
 لیا وون کھنڈ لائیاں شیرین دار طعام  
 کھا وون بہن واسطے کیتا فضل خدا  
 ماکھن و و و ہر شیرینیاں بچ لڈنڈا  
 سو سو نمتال نمتال آوے ہنیں حساب  
 کھا کھا نعمت اوسدی ہو بھوں مغرور  
 تیرے نالوں غافل جسکے تی حیوان  
 سپ کھوئیں ان کے کرن تینوں بیدم  
 پلوچہ تینوں مار کے بچین طرف عالم  
 اوں مالک وے حکم و اوئی نہ مول  
 حکم عدولی اوسدی لے انصافی حیا  
 ہووے اوپر اوسدے رخت باجھ حساب

کاشکے سرگز نہ زاوے ماورم  
 تانکر وے کشیدہ نفس کا فرم

ہائے افسوس نہ جدمی بدینوں سر میاں  
 کافر نفس نہ چھوٹوں کر و آن ہلاک  
 جس جا و من ہو وندا الیسا سخت لہین  
 جیکر کرے نیکیاں بدیاں دیے پلا  
 جو و سبئی کے کبر میں بھریا اوہ بلعون  
 رکھیا اس نے اسال تقیہ و حدت پور چھا  
 دل سا دیو پچہ یا وندا سر دم ایہ مغرور  
 پیدا کیتی رب نے جو کچھ مخلوقات  
 آفا خدکے شیطاں نے و لکھی کیتا ہی  
 میں جگتاں بچہ تقیہ میرے چہانہ کو  
 اپنے وچہ پیدیاں بھریا کنڈ کی نال

اور اس جہان میں پیدا ہوندا نال  
 اس تپید بھلا یا ہیں تقیہ اللہ پاک  
 اوسدوں سرگز بھدا نا ہیں راہ تقیہ  
 ہو وون جو بریا میاں دیوے اوہ بھلا  
 اپنا آپ بچا وندار کھے بہت ورون  
 راہن من ہو کے بھدا اور راہ خدا  
 رکھدا جسکے عمل تقیہ سر دم سالوں پور  
 سب تقیہ و و ہر شرارتی نفس بھدا  
 او ہو و لکھی نقد با لکل جان صحیح  
 اتوں اس بید و سر دم و خوبے ہو  
 سرگز اس حدیث نول آوے نہیں خیال



خَمَّ قَسَمًا قَلْبًا مَكْرًا كَيْفَا لَللَّهِ بَاك  
 پتھر نالوں و وہ کے سختی و چہ و لال  
 پاک کلام خدایید می روشن جیوں خورشید  
 چمکد انہوں شمس و امول نہ بھائے نور  
 رائیں ٹکان غار قہس خوشی کریند خوب  
 و چہ از مہر ان لنگر گنڈا نوچہ گذران  
 نور کلام خدایید امور حدیث رسول  
 و چہ تاریکی عرصے پہا تھا ایہ فسر  
 جوئے قیدی اسد لیندا اوس پیسر  
 قدسی و چہ حدیث دے اللہ و افرمان  
 سارے نالی تمہریک ایہ بن بیٹھا سکار  
 اپنا اپ بچا و ندان بیٹھا مع پیو و  
 واقف جیڑا ہو گیا اسد کے مکڑوں خوب  
 اپنا برا نہ منگدا کوئی و چہ جہان  
 جس گھر اندر و سدا پیٹے اوس بنا

سخت ہوئے دل لساند خوف کنوں کیا  
 ہرگز خوف خدایید دل و چہ آسے نال  
 ایہ عالموں خفاش دے و چہ تاریکی عید  
 تاریں و چہ اظہیر مال چہ چہ بہند و در  
 سوئی اساد می عبید کے سوچ ہو باغ و در  
 ایہو حالت نفس و کی بھلائی بھکان  
 اس چمکد اور نفس نول بھائے ناں نول  
 ہر دم ساد کے بدن نول کیتا اک اسیر  
 اور کا لکھی گھٹ کے بہند اکھیرا پیر  
 نفس تیرا لے اوسی و دہ کنوں شیطان  
 و جس اسنوں جان نول جیوں کی نول  
 و جس راہ خدایید ایہ پکا مرد و در  
 اوس بچھا تار ب نول پاٹے اوہ مستلوب  
 با جھول نفس شہر کے ایہ و دانا وان  
 جس گھر ہو جاں ماندا اوسنوں کر و در

حکایت

دیکھا مالی باغ توے مرد کوئی گستاخ  
 بیٹھا سی جس شاخ لے اوہا کٹے و اسی  
 کہیا شاخ درخت دی نول ہر درکار  
 کٹے چکا ہر شاخ نول و گا گرون بھار  
 ایہو حالت نفس دی ہر دم ایہ گستاخ  
 جس گھر اندر و سدا اوہا کرے و بیان

چھڑا سیسی اک رکھڑے لے لے لے شاخ  
 کہیا مالی باغ و لے لے لے لے لے لے  
 مالی کہیا وہ نکھسیس اس ہر درکار  
 لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے  
 جس شاخ پھینچا لے لے لے لے لے لے لے  
 چھڑا لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے

در بیان علاج نفس امارہ

ہو یا باجھ لگام جو نفس تیرا بر سو  
جو اچھ حکم چلا و نڈا کے طرف بدی  
اسنوں نے دیوانگی و ڈرے یہ کجنت  
باطل فکر ال اسنوں کیتا آن تباہ  
و نیا و اے فخر تے سر و سر سے خیال  
علم پرے اوہ جنہا لوچہ حاصل ہوئے شان  
ایسی منطلق فلسفہ میرے اندر ہو  
ایسے سے بازے آون بیٹوں یاد  
فائل و ڈاجک و چہ سدن بیٹوں لوک

کے اس نام قرآن و چہ اتارہ بالستو  
اسکے نیک بنان نون بھیجے رب ہی  
جیونکر تا لچو لیا سے بیماری سخت  
اللہ رمی و رگاہ و چہ ہو پار و سیاہ  
طالب شہرت را تہ دن زمیند ایہ جنڈال  
بیٹوں و ڈا مو لوی سنے کل جہان  
جس نون جگہ چہ جاندا ہوئے مورنہ کہ  
موجا و ان ہمیشہ نہیں سدھی ایہہ سرا  
بخت کراں جس نالی بیٹوں نون لوک

## حکایت عارف

امام نزاری لکھیا اپنی وجہ کتاب  
کے خلاف اوہ نفس و اندر سہر ایک بات  
بلکن او سدے نفس نے ایہ گل چا پی آر  
ایہو خواہش نفسی کرے تیار ہی جنگ  
عارف کہیا نفس کیوں موت کرے منظور  
کیوں جو حضرت مصطفیٰ الیہا و چہ حدیث  
خواہش نیک جو سدھی اوہ بھی ہوئے بد  
سچا پاک رسول سے سچ او نہاں فرماں  
کھیا اپنے نفس تھیں سچی گل بتا  
نفس کہیا توں بدی تھیں بیٹوں کروا بند  
ہیں شہنشاہی چاہوں نڈا توں رسد الکنام  
موت کھلی اک جیونوں ہو یا و اڈا تنگ  
جال میں اندر جنگ سے ہوساں جج شہید

سی یک عارف رب و اعباد اہل ثواب  
سیدہ کیتا زور تھیں خدیث صفات  
کراں جہا و کفار تھیں مراں شہادت پا  
باجھ شہادت او سد نفس ریمو لکنگ  
اس گل اندر جا پدی حکمت کوئی فہر و  
وڈے وڈے لکرا یہ کروا نفس جلیت  
آخر سدھی آر و کرنی جائے رو  
چاہیے نفس جہا و کیوں خوشگلی شیطاں  
توں کیوں خواہش جنگری کروا رہیں  
الٹ کر جس چیز و این ہاں خواہش  
کلی میریاں خواہش ہاں بندگماہ  
شکی ظاہر جا پدی نالی کفار ال جنگ  
پہر کوئی جھپٹا اٹھسی آلا نیک شہید



ہیں مویا شہیدا وہ روزہ کن تیار  
 ارف کہیا رسول نا جاواں طرف جہاد  
 سنا ما بخولیا اندر نفس شریر  
 صفت نہیں فرعون تھیں ایسا نفس شریر  
 سدے لکھ پھیندا جو صاحب اخلاص  
 رکھے خوف خدا پیدا ہر دم پیش نظر  
 یہ علاج بتایا دیکھو وہ چہ قرآن  
 سوچے اپنے نفس وہی نیکی بدی تمام  
 بیتیاں جو اس نفس فرودیاں اگھیں بند  
 پتہ لگے جدا کیے آون غیب نظر  
 تک پا سے شیطان سے راغب بدیاں دل  
 روح تے دل وہی سلطنت و جہ بدن آسان  
 غالب نفس شیطان جہاں ہوں طرف بدی  
 غالب خوف خدا پیدا جہ دل و نہال تے آ  
 نیکی دے دل جان تھیں نفس کریند اکوڑ  
 جیکہ روح تے دل نول غالب خوف خدا  
 تال پھر طرف فرشتے راغب ہوئے دل  
 کھان دل دیاں اگھیاں جسدا سارا ج  
 روح دے کولوں نفس نول جہاں لوی ہوں  
 کرے الہام فرشتہ راز موزاں غیب  
 جہاں فرزند ہوں و نڈا نفس لیب صفات  
 اپنییاں جہاں بیاں اسوں نظر ہی ان  
 جہاں دل بلا منت آہو کر و ایم نفس روح  
 تالوا میرا سدا و چہ فرشتہ تے نام  
 جہاں فارہ ہوں و نڈا سدا ہی مرش خلیت

ٹوڑے چھپے موت دے پاواں میں اعتبار  
 لکھ تیرا میں پایا میں تیں رکھاں یا و  
 مرض قدیمی نفس وہی لگا و چہ تدبیر  
 چاہے وڈے مرتبے ہر دم ایہ بے پیر  
 کرے علاج جہاں کہ بکروں نفسی خلاص  
 اس فرسی نفس و اکدل و ساہ نہ کر  
 وَتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَيْرِهَا  
 تال جو اپنے حال واد اقف ہوئے عام  
 اپنی صفت ثنا و اسہندا خواہش مند  
 ترقوی اسدا نام ہے خوف خدا و اگر  
 دو جی طرف فرشتہ دے نیکی عمل  
 روح عالمی سے نفس تے منے اس فرمان  
 روح تے دل بھی او نہا ندی نکل سوتی  
 کھان دل دیاں اگھیاں و کیجے برا کھلا  
 تال جہاں اسدا روح بھی تال کم ہوں نا چوڑ  
 نہیں ہاں نفس وہی جو اوں جہاں آ  
 نفس جہاں تے پا و نڈا خواہش اندر دل  
 روح تے ایہ نفس بھی او سے ہے محتاج  
 دل چیکے جہوں آہینہ سورج و انکریں لو  
 وکن اندر روشتی اسے ایسی و سہا  
 شیطان اخلاتی کی چھٹا ہے ہر بات  
 تال ایہ کا فر جہاں نڈا ہوں اسکا  
 ہوں و سہا شیطان کی نیکی ہوں ہر  
 ہوں کے سکا لہر کر و اوڑ سے کام  
 اسدا ہے بہت علاج پہنچا جو شرک بند

لکھے فاضل جاؤ قال اس مضمون اشار  
 ضایع وقت و نجان دار سنوں و اخیال  
 دھوکے بہتے جاندا شائق بال مرام  
 دل وہی سستی بغض بھی نالے کج غضب  
 شوق محبت مال وہی حصر زیادہ نال  
 روح دے ایہ اخلاق فی حکم لطافت و قار  
 ایہ اخلاق و ٹاؤنے حدت نال حکم  
 شہوت نال لطافت دے لب جیابو نال  
 کمریوں چھوڑ کینگی کمال ایہ علاج  
 سختی چھوڑ کے نرمیوں حاصل کریں صلاح  
 چار طبع اخلاط جو وجہ بدن انسان  
 علم جو جانہ خون وہی بہت مناسب کھال  
 روح کا غضب مناسب جسمی و نفسی  
 یہی شہوت حال تول بلغم ایہ مثال  
 بار و مریضیاں اس میں پیدا ہوں گل  
 جو تھا و حکم خیال سے جو جا کہ سو دار  
 چارے خا طال مضمونی لازم و چہ انسان  
 خشکی موندی بدن و چہ خون جو موٹے کم  
 جیو نہ کر با جھول خون دے جیوئے انسان  
 قوت خون و دنا و ندا اندر ہر اعضا  
 بعضی شہوی و ہم جو اندر ہر حال  
 حد مناسب نال جہ ہوں کہہ اخلاط  
 طبی حدوں انساندا او وہا کھانا ہو  
 موت بلاکت آوندی مستی مجور فساد  
 قوت حکموں پاؤندا ہے ایمان کمال

حدت سخت شہوتوں ہوندا ایہ ہمار  
 سنا بہت کینگی مگر فریب کمال  
 سختی او پر عاجزاں ظلم کرے بلنام  
 بہتا شوق جو کھال میں نال بیگانہ لب  
 بے خوفی رب پاک عقین جیسا کمال  
 پیور جیائے روشنی صدق فقیر فکر  
 سخت نال و قارے رحمت نال ظلم  
 لہوئی تقیں چھوڑنی ہا سا فہم کھال  
 مگر فریب جو صدق تقیں بدو جی کمال  
 بقیراری صبر تقیں بدنی اہل صلاح  
 اینوں چار اخلاط فی وجہ سلوک ایمان  
 جے کم ہووے او سنوں آفے بخش کمال  
 ایہ بھی کھوڑا جیائے و دے کم نہ آہ  
 اسدی بہت مناسب نفس ہی نال  
 وجہ منہا نفس اپا کے آکر غل  
 و سو اسی امراض سہ اس تقیں ظاہر کر  
 علم نہ یادہ چاہے جو نہ خون ایمان  
 اینوں علم نہ نمون تقیں کوئی نہ بند کم  
 اینوں با جھول علم دے او کھال سرفان  
 قوت علم و دنا و ندا اندر راہ خدار  
 اعتدال برابری قوت سستی کمال  
 کوئی فساد نہ آؤندا جے تا ہر اخلاط  
 مریضیاں پیدا ہونداں ہر ایک کھلو  
 اسدی اک مثال ہے رکھیں لو جہ یاد  
 اطمینان قلوب جو رحمت حل کمال

حدت



طرف تحقیقت شمر کا وہ پہورا و نما  
 علم حقیقت حتی و امنہ شریعت حال  
 علم عقاید باطلہ رب کتبیں ذور کسے  
 واعظ کرے و عظم جو و وے اور سارن کو  
 غصبی قوت اس طرح ہر تک پیش نہ کم  
 کابن راہ خدائیدے کوشش نال و لیر  
 اسدے و چہ افراط جو جدول و من نام  
 ہر پر غرور تکبر و لہر و م رہنا و ور  
 سے لفظ لٹکھا و نا جدول باہر نام  
 ہونا پالغ نفس و اسر گل و چو شتاب  
 قوت سموت و چو بے پہلی صفت بظاہر  
 ہور کھل صبر ہی اللہ گفتوں حساب  
 بے صبری نے جس لہجے اس کے بے صفا  
 بند و بی جو عشق تھیں وہ دل خالی دل  
 تو بہ کر کے بند یا خوف الہی نال  
 چھڑ دیوتی بھیر نہیں رہی اس کمال  
 سے اسد افراط جو اندر طول و ال  
 خلق خدا تھیں اسکی دل و جہ و ذکی امید  
 سے اسدی لفظ لٹ جو چھڑن خوف خدا  
 دل اندر اسد اس جو باطل غیر خیال  
 القہہ لٹ بل جو و چو تمام خیال  
 اور راہ شمر چہ جہ تک قدم تبات  
 واجب فرمن شمر ہی ایچہ خدا چھپان

کل کمال واسطے علمی قوت آر  
 اسٹھیں باہر جو گیا پاوے راہ شیطان  
 بھنی عالم بے شکل جو و چو فساد مرے  
 لو کال وین نصیبتاں اپنے اندر کھوٹ  
 نیک صفاتاں اوس و چہ غیرت بہت کم  
 ہارے ہنکر وین سے چو نہر غالب شمر  
 ستر نالی کے جوہ لہری جاہزنا الہم کام  
 اسی افراط طول آوند اندر وین سموت  
 سستی کے بے بھرتی ناسر وی ایہ کام  
 اندر وینی اسدے سستی کم خراب  
 بچا بندی لٹ کھائیں دل آئینہ صراف  
 سے افراط جو لٹس و چو پھاسن بھری ہلا  
 سے لفظ لٹ جو ہر و ہر بالکل بے اخرا  
 اچھی بڑے صفات فی چو لٹ ناکر ڈل  
 یک تعلق حتی و باطل چھڑ خیال  
 شمر قیامت رکھنا رحمت عمل جلال  
 و زک فائے فقر تھیں رائے دنیا دل  
 کھنا جو شیں نال لگا اس جگ بے جاورد  
 طرف ہالی نہ و کھنا غفلت کم سدا  
 ضائع ہر گزارنی فسق شمر کمال  
 ہر سدا لک واسطے اندر ہر حال  
 چو نہ آوے اور ہر کوی انعام  
 ہاوتی وی بچو تھیں اندر راہ ہر فان

تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّكَ ذِكْرًا لِّمَن يَّهْتَدِ ۚ وَ لِّلَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ سَعِيرٌ

جہت شفا دے اندیس نسخہ عجیب عجیب  
رحمت کارن مومنال بھیجی پاک خدا  
مرفعال جاوون دل باں کروا افضل خدا  
وگر نفسی اثبات و اولیوس وار و گھوٹ  
ظالم و چہ قرآن دے رکھی نام نیا

حضرت پاک رسولنوں بھیجا رب طیب  
پاک کلام خداییدی کارن و لال شفا  
جو کوئی عمل کما و نڈا یا وے ترے شفا  
جو آثارہ نفس بے جاوون اسکر گھوٹ  
ایسپر بھیجی جنہا منوں ہووے نہیں شفا

وَمَا يَرِيكَ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

آیا ایہ قرآن جو رحمت کیتی رب  
اس نفس اوپر کی ہووے رحمت رب ہی ہو  
لاہا منوں گوا تیکے جاوون مندے حار  
سٹھوں مفت کرا تیکے چلے چھائی روک  
تھوں چلے و نجا تیکے رحمت و اہار

بدبختیاں تے ظالماں کیتا اید غضب  
و تا سرور و مسلاں طرف ساڈمی ٹور  
بھری اپنے بھلے و اکرن منوں نیال  
آخر کھاٹا یا و ندے ایسے ظالم لوگ  
ظلم کما یا نفس نے جھلستی سدا اید اب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
کتبہ مہر دین خوشی نوری پورہ

منگوانے گائتہ

شیخ غلام حسین اید مسٹر میری باڈا



کیمیائے سعادت امام غزالی رحمہ اللہ فلسفہ اخلاق و تصوف اور عقائد کے جیاد اور حلیہ القدر

یہ عالم گذرے میں تاریخ النعمانی نے مشرق و مغرب میں ان کے پایہ کا ایک بھی فلاسفر مفکر عظیم پیدا نہیں کیا یورپ میں امام غزالی کی تصانیف انتہائی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی تمام کتابیں یورپ کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں ان تصانیف میں کیمیائے سعادت القرویت کی حامل ہے جس میں اجتهاد اور آزادی رائے کے زراخ اسلامی فلسفہ کو عقلی استدلال و نیما کے خیال نقطہ فہم و ادراک کے مطابق جانچا ہے سنجیدہ اور پڑھے لکھے طبقہ کے لئے دعوتِ عملی بہترین

کتابت و طباعت قیمت = ۱۰/۱ روپے

سنگ انوار العظمیٰ پیر پیر لہندہ و حقیقہ و تحقیقیت کے کون واقف نہیں اسلام

والولوں کی شخصیت کی پہچان ہر رنگ میں اور اسلامات پر مکمل روشنی ان ہی زرگان وین جناب شوٹ لاء عظیم جیلانی کی تصنیف تحفہ و تکریم و تکریم پرکت کی گئی ہے اور تمام علما کے نزدیک تعین الطالین کا اردو ترجمہ صحیح ترین ہو گیا ہے یہ ترجمہ اور بنیاد اکثر کے آفرینی اور زبان سہجی مرحوم کے قلم سے ہوئی ہے جس کی اہمیت تفسیری بہت زیادہ ہے کہ نہ ترجمہ میں ہر نقطہ کسو لگا اور لفظ بیکار بیان کیا گیا اور یہ ضروری اور فتنے

تصنیف شیخ عبدالقادر جیلانی وائے جیلان

فصوص الغیب غوث الاعظم کی پر لاوال مقالات کی کتاب جو لشکان علم و معرفت اور طریقت اور مساکل تصوف کا بے بہا خزانہ ہے فیض یاب ہونے کے لئے ہر مسلمان کے گھر اس کتاب کا ہونا ضروری ہے قیمت = ۲/۱ روپے

جنت کی گنجی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

جنت کے دروازے کھلے ہیں مگر جنت کی جگہ حاصل کرنے کیلئے کتاب جنت کی گنجی ضرور پڑھیں اس میں اسلام کے حقوق کی نگہداشت ارکان و عقاید پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے اس لئے ہر مسلمان کے گھر اس کتاب کا ہونا ضروری ہے قیمت = ۲/۱ روپے

ارکان اسلام رکائل ارکان پر احادیث

نبوی کے حوالوں سے فرین کتاب جس کا اثر و شوخ انہی وسعت و ہمہ گیری جامعیت اور اہمیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے ہر مشکل مسئلہ پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے اور ہمارا دنیوی و دینی ہے کہ ارکان اسلام کے مفروضات پر اب تک اس سے دلیل کتاب ابھی تک طبع نہیں ہوئی قیمت = ۱/۲۵ روپے

مشیح غلام حسین ایڈیٹر و پبلشر جہاں کتب پیری بازار لاہور

### مکمل و مدلل کشف المحجوب کلاں

اردو و ہندی سوانح عمری علی ہجویری  
تصنیف حضرت زاتاج بخش حضرت امامت  
۵۰ صفحات ترجمہ ڈاکٹر الہ دگر صاحب  
قیمتی قیمت : ۱۰/- علاوہ محمولہ ڈاک

۷۰ سے خریدیں جو کہ آپ کو مکمل و اعظم  
بنائے گی قیمت ۵/۱۱ روپیہ

### داستان یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام مصر کا والی جسے  
بھائیوں نے کنوئیں میں پھینک دیا اور  
وہی یوسف ایک دن مصر کا بادشاہ بنا  
باپ نے اپنے بیٹے کے فراق میں کیا کیا کیا  
برداشت کیں کنوئیں سے نکل کر بادشاہ  
کے بنیامین اور ولگردانہ داستان اور  
تظم و نشر میں یکجا کر کے پیش کی گئی ہے  
مجلد قیمت - ۱۰/-

### نفس الیواہن

اردو زبان میں اعظم  
حضرات کے لئے  
لا جواب کتاب جس میں ہر قسم نماز اور روزہ  
حج زکوٰۃ، ختم، و روضہ رمضان شریف  
اور دوسرے واعظ شامل ہیں پیش کیے  
کئے ہیں اور یہ واعظ سیکھنے کی بہترین کتاب  
ہے قیمت ۵/۱۴ روپے

### تصوف کی نایاب و مذکورہ تصوف

۵/۶ روپے مجلد - ۱۰/۸ روپے  
منگوانے کا پتہ

### نیا قصص الانبیاء کلاں

حضرت محمد و سلم تک ایک لاکھ چوبیس  
نثر اور پیمبروں کے حالات زندگی لوگوں کو  
راہ راست پر لانے کے لئے انبیاء کرام کی تجزیہ  
اور اخلاق کی نہ صرف ہیچ پیمبروں کے حالات  
میں فیضیاب ہونے کے لئے یہ کتاب بہترین  
انداز میں پیش کی گئی ہے قیمت ۵۰/۱۳

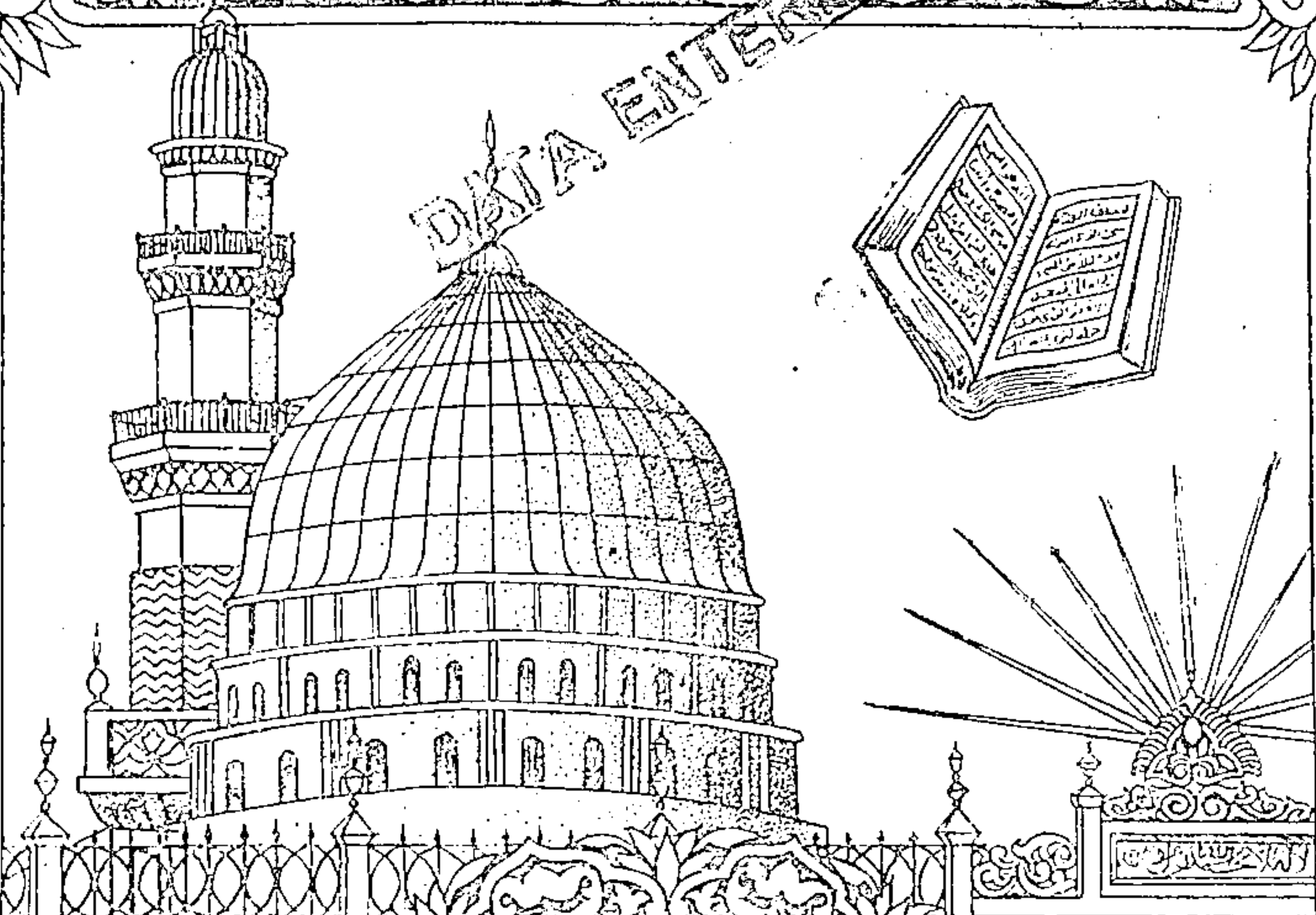
### حکایات صحابہ

حضرت اکرم کے  
اصحاب کرام کی پاک  
زندگی کے دل منور کرنے والے حالات  
جنہوں نے کفار کی سختی پر واداشت رکھی  
مگر راہ حق سے نہ ہٹے اور اپنے نبی کی خاطر  
جان تک کی پرواہ نہ کی ان کی زندگیاں  
اور حکایات قیمت ۵۰/۲  
و اعظم کے لفظ بہ لب و عطا سیکھنا چاہتے  
ہیں تو وہ اعظم بنیبر جو کہ ایک نادر نایاب

شیخ غلام حسین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور



DATA ENTER



235-

کتابتِ اسلامیہ

زرکھپنی ناشران قرآن پاک سنٹری بازار لاہور